سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

جمعرات، 8-نومبر 2018
(یوم الخمیس، 29-صفر المظفر 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چوتھا اجلاس

جلد 4

235

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(27)/2018/1870. Dated: 27th October, 2018. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54, read with Article 127, of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Parvez Elahi,** ***Speaker,*** Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Thursday, 8th November, 2018 at 10:00 am in the Assembly Chambers, Lahore.

Lahore
Dated: 26th October, 2018

PARVEZ ELAHI
SPEAKER"

237

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 8-نومبر 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ،
لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور آبپاشی)

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

امن وامان پر بحث

ایک وزیر امن وامان پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

239

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الہیٰ
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	:	پی پی۔29
2۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	:	پی پی۔258
3۔	جناب محمد رضا حسین بخاری، ایم پی اے	:	پی پی۔274
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	:	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	جناب عبدالعلیم خان	:	سینئر وزیر، وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
2۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
3۔	جناب محمد بشارت راجا	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، داخلہ *
4۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
5۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر اطلاعات وثقافت
6۔	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشنز نمبر SO(CAB-.II)2-13/2018 مورخہ 27، 29۔اگست، 12۔ ستمبر اور 18۔اکتوبر 2018 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

240

7۔	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی و معدنیات
8۔	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
9۔	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
10۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
11۔	جناب محمد سبطین خان	:	جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری، تحفظ ماحول*
12۔	جناب محمد اجمل	:	وزیر سماجی بہبود وبیت المال
13۔	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
14۔	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری و محصولات اور نار کوٹکس کنٹرول
15۔	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
16۔	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ *
17۔	مہر محمد اسلم	:	وزیر امداد باہمی
18۔	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
19۔	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
20۔	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
21۔	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
22۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
23۔	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
24۔	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
25۔	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
26۔	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی

241

27۔ جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
28۔ جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
29۔ جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
30۔ جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
31۔ مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ، منصوبہ بندی وترقیات*
32۔ جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
33۔ سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
34۔ محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
35۔ جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سینئر سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

243

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چوتھا اجلاس

جمعرات، 8-نومبر 2018

(یوم الخمیس، 29-صفر المظفر 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 51 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَوۡمَ نَدۡعُواْ كُلَّ أُنَاسِۢ بِإِمَٰمِهِمۡۖ فَمَنۡ
أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ فَأُوْلَٰٓئِكَ يَقۡرَءُونَ كِتَٰبَهُمۡ وَلَا يُظۡلَمُونَ
فَتِيلٗا (71) وَمَن كَانَ فِي هَٰذِهِۦٓ أَعۡمَىٰ فَهُوَ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ أَعۡمَىٰ
وَأَضَلُّ سَبِيلٗا (72)

سورة بنیٓ اسرآئیل 71 تا 72

جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے تو جن (کے اعمال) کی کتاب ان کے داہنے ہاتھ میں دی جائے گی وہ اپنی کتاب کو (خوش ہو کر) پڑھیں گے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا (71) اور جو شخص اس (دُنیا) میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور (نجات کے) رستے سے بہت دُور (72)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

زہے مقدر حضورِ حقؐ سے سلام آیا، پیام آیا
جھکاؤ نظریں، بچھاؤ پلکیں، ادب کا اعلیٰ مقام آیا
یہ کون سر پہ کفن لپیٹے، چلا ہے اُلفت کے راستے پر
فرشتے حیرت سے تک رہے ہیں یہ کون ذیِ احترام آیا
فضا میں لبیک کی صدائیں، از فرش تا عرش گونجتی ہیں
ہر ایک قربان ہو رہا ہے، زبان پہ یہ کس کا نام آیا
یہ کہنا آقا بہت سے عاشق تڑپتے چھوڑ آیا ہوں میں
بلاوے کے منتظر ہیں، لیکن نہ صبح آیا نہ شام آیا

جناب سپیکر: **اعوذبا للہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔** میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔** قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے — پی پی-29
2. میاں شفیع محمد، ایم پی اے — پی پی-258
3. جناب محمد رضا حسین بخاری، ایم پی اے — پی پی-274
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے — ڈبلیو-331

شکریہ

جناب سپیکر: رولز کو معطل کرنے کے حوالے سے ایک تحریک آئی ہے۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب محمد بشارت راجا، ملک ندیم کامران، سید حسن مرتضیٰ اور جناب محمد معاویہ نے قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مولانا سمیع الحق کے قتل کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت رول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کی مقتضیات کو معطل کر کے مولانا سمیع الحق کے قتل کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت رول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کی مقتضیات کو معطل کر کے مولانا سمیع الحق کے قتل کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت رول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کی مقتضیات کو معطل کر کے مولانا سمیع الحق کے قتل کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

ممتاز مذہبی و سیاسی شخصیت مولانا سمیع الحق کے بہیمانہ قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ممتاز مذہبی و سیاسی شخصیت مولانا سمیع الحق کے بہیمانہ قتل پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ان کی شہادت سے ملک ایک جید عالم دین، ممتاز مذہبی سکالر اور معتبر سیاسی راہنما سے محروم ہو گیا ہے۔ مرحوم دو مرتبہ سینیٹ کے ممبر رہے۔ ان کی دینی و سیاسی خدمات کو پیش نظر رکھا جائے گا۔

یہ ایوان مرحوم کے لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ مولانا کے قاتلوں کا جلد سراغ لگا کر انہیں نشانہ عبرت بنایا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ممتاز مذہبی و سیاسی شخصیت مولانا سمیع الحق کے بہیمانہ قتل پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ان کی شہادت سے ملک ایک جید عالم دین، ممتاز مذہبی سکالر اور معتبر سیاسی راہنما سے محروم ہو گیا ہے۔ مرحوم دو مرتبہ سینیٹ کے ممبر رہے۔ ان کی دینی و سیاسی خدمات کو پیش نظر رکھا جائے گا۔

یہ ایوان مرحوم کے اہلخانہ سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ مولانا کے قاتلوں کا جلد سراغ لگا کر انہیں نشانہ عبرت بنایا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ممتاز مذہبی و سیاسی شخصیت مولانا سمیع الحق کے بہیمانہ قتل پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ان کی شہادت سے ملک ایک جید عالم دین، ممتاز مذہبی سکالر اور معتبر سیاسی راہنما سے محروم ہو گیا ہے۔ مرحوم دو مرتبہ سینیٹ کے ممبر رہے۔ ان کی دینی و سیاسی خدمات کو پیش نظر رکھا جائے گا۔

یہ ایوان مرحوم کے اہلخانہ سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ مولانا کے قاتلوں کا جلد سراغ لگا کر انہیں نشانہ عبرت بنایا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد کے حق میں تقریر کر سکتے ہیں۔ اس قرارداد پر جناب محمد بشارت راجا، جناب محمد معاویہ، ملک ندیم کامران اور سید حسن مرتضیٰ بات کر سکتے ہیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا منور حسین!

تعزیت

ممتاز مذہبی و سیاسی شخصیت مولانا سمیع الحق کی شہادت پر دعائے مغفرت

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ مولانا سمیع الحق کی شہادت کے حوالے سے ایوان میں تقاریر شروع ہونے سے پہلے اُن کے لئے پہلے فاتحہ خوانی کرا لی جائے۔

جناب سپیکر: جی، مولانا سمیع الحق کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مولانا سمیع الحق شہید کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب سپیکر: جی، جناب محمد معاویہ!

جناب محمد معاویہ: الحمدللہ رب العٰلمین و الصلوٰۃ و السلام علی الہ و اصحابہ اجمعین۔ جناب سپیکر! مولانا سمیع الحق کا پورے ملک میں ہی ایک ایسا خلاء محسوس ہو رہا ہے جس کی یقیناً کوئی دوسری مثال نظر نہیں آتی۔ مولانا سمیع الحق ایک ہی وقت میں ایک بڑے عالم دین، شیخ الحدیث، مفسر قرآن اور صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ اس خطے میں افغانستان کے حوالے سے پاکستان کے خصوصی معاملات میں مولانا سمیع الحق کا جو کردار رہا ہے وہ کبھی بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے دفاع افغانستان کونسل اور دفاع پاکستان کونسل میں جو خدمات سرانجام دیں وہ سنہری حرُوف سے لکھنے کے قابل ہیں۔ اُن کے عقیدت مندوں نے جس پُرامن طریقے سے اُن کی شہادت کی خبر کو سُنا وہ اپنے گھروں میں آنسو بہاتے رہے اور وہ درُود شریف پڑھتے رہے اور مولانا سمیع الحق کے جنازے میں شرکت کے لئے گئے۔ تاریخ گواہ ہے کہ شاید ہی خیبر پختونخوا کی تاریخ میں اتنا بڑا جنازہ ہوا ہو جتنا بڑا جنازہ مولانا سمیع الحق کا ہوا اور آپ اُن لوگوں کے عمل کو داد دیجئے جو لاکھوں کی تعداد میں خالی ہاتھ وہاں پر آئے، جنازہ پڑھا اور واپس چلے گئے اور ایک پتا تک نہیں ٹوٹا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس روش کو بدلنا چاہئے کہ جب لوگ دھرنے دیتے ہیں، جنازوں کو رکھ کر roads block کرتے ہیں اُس وقت ہی حکومت اُن کے مطالبات کو سُنتی اور مانتی ہے۔ جو لوگ پُرامن رہتے ہیں وہ لاکھوں کی تعداد میں آتے ہیں، جنازہ پڑھتے ہیں،

اپنا احتجاج ریکارڈ کراتے ہیں، عدالتوں کے دروازوں پر دستک دیتے ہیں لیکن اُن کو انصاف نہیں ملتا۔

جناب سپیکر! میں اُمید کروں گا کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت جو کہ خیبر پختونخوا میں بھی ہے، پنجاب میں بھی ہے اور وفاق میں بھی ہے چونکہ مولانا سمیع الحق کے قتل کا یہ واقعہ پنجاب میں ہوا ہے اس لئے ہمارے اوپر زیادہ ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز وزیر قانون و پارلیمانی امور سے درخواست کروں گا کہ ایوان میں اس وقت جتنے بھی لوگ ہیں وہ سارے مولانا سمیع الحق سے محبت کرتے ہیں تو وہ چاہیں گے کہ بیس دن کے اندر اندر اس کی تحقیقات کرا کر اس ایوان کے سامنے لائی جائیں کہ آخر پاکستان میں اتنے بڑے عالم کے ساتھ یہ واقعہ کیوں کر ہوا؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ مولانا سمیع الحق سمیت اس ملک میں بہت سے مذہبی اور سیاسی حساس لیڈر شپ کے لئے سکیورٹی کا بندوبست کیوں نہیں کیا گیا؟ یہ ایک سوالیہ نشان ہے کہ اتنے بڑے لیڈر جنہوں نے اس خطے کے حوالے سے پاکستان کے لئے ماضی میں بھی بڑی خدمات انجام دیں اور اب بھی اس حوالے سے اُن کے ارادے بڑے مثبت تھے اُن کے لئے سکیورٹی کا بہتر بندوبست نہ کرنا یہ حکومت وقت کی کارکردگی پر سوالیہ نشان ہے؟

جناب سپیکر! میں اس پر اتنی بات ضرور کہوں گا کہ جس محترم نے سکیورٹی رکھنے کے حوالے سے فیصلہ دیا ہے کہ کوئی شخص سکیورٹی نہیں رکھ سکتا اُن کی سکیورٹی اس وقت ملک میں سب سے زیادہ ہے۔ سب سے پہلے انہیں اپنی سکیورٹی ختم کرنی چاہئے بعد میں کسی اور شخص کی سکیورٹی کی بات کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! مولانا سمیع الحق کے حوالے سے دوسری بات یہ ہے کہ جن دنوں میں اُن کی شہادت ہوئی اُن دنوں میں مولانا سمیع الحق کس چیز کو لے کر چل رہے تھے اور اُن دنوں میں مولانا سمیع الحق کی movement کس عنوان پر تھی؟ آپ اُن کی تقریریں اُٹھا کر دیکھ لیں جن دنوں میں مولانا سمیع الحق کی شہادت ہوئی اُس وقت وہ ناموس رسالتؐ کے عنوان پر بات کر رہے تھے۔ 8-اکتوبر کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے آسیہ ملعونہ کی بریت کا کیس سُنا اور 10-اکتوبر کو اُس کا فیصلہ نہیں سُنایا، 16 اور 20-اکتوبر کو بھی اس کیس کا فیصلہ نہیں سُنایا، 31-اکتوبر 2018 کو اس کیس کا فیصلہ سُنایا جس دن غازی علم دین کا یوم شہادت تھا۔ غازی علم دین کے یوم شہادت پر حضور علیہ السلام ﷺ کے گستاخ کو بری کرنے کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ 22 کروڑ لوگوں کو یہ

پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اس دھرتی کے اندر گستاخ رسولؐ کے لئے اور عاشقِ رسولؐ کے لئے تمام سرحدوں کو توڑ کر حل نکالا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں دیکھتا ہوں کہ اس ملک کے اندر اصغر خان کیس کا ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا، اس ملک کے اندر ابھی تک جنرل پرویز مشرف پر جو charges لگے اُن کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا لیکن اگر جلدی فیصلے ہوئے تو ممتاز قادری کے ہوئے، جلدی فیصلے ہوئے تو آسیہ ملعونہ کے ہوئے کیا وجہ ہے کہ ایسے عشاق کو دن بدن حضور علیہ السلام ﷺ سے محبت کرنے والوں کو کبھی خون میں نہا کر، کبھی عدالتوں سے مایوس ہو کر واپس آنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! میں دُکھ اور افسوس کے ساتھ کہوں گا اس فیصلے کے بعد حکومت وقت کو یہ چاہئے تھا وہ نظرثانی کی اپیل کی طرف خود جاتی لیکن وزیراعظم کا بیان مایوس کن تھا، وزیراعظم کے بیان نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں میاں محمد نواز شریف ہو، جناب آصف علی زرداری ہو، معاویہ اعظم طارق ہو، جناب عثمان احمد خان بُزدار ہو یا جناب عمران خان ہو، رحمت اللعالمین کے جوتوں پر قربان ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بات طے ہے کہ نبیؐ کی عزت و عظمت سے بہتر کوئی نہیں ہے۔ جب یہ بات طے ہے کہ پاک پیغمبرؐ کی ناموس سے بڑھ کر اس کائنات کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ یہاں پر میرے نبیؐ کی نعت پڑھی گئی، یہاں پر قرآنِ مجید کی تلاوت کی گئی جو قرآن مجید میرے نبیؐ پر اُترا لیکن جب پاک پیغمبرؐ کی عزت کے لئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو سوائے مایوسی کے کوئی چیز ہاتھ میں نہیں آئی۔

جناب سپیکر! میں افسوس سے کہوں گا ہم قرآن والی اُمت، پچھلے دورِ حکومت میں اور آج کے دورِ حکومت میں ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو پاکستان لانے میں ناکام ہوئے لیکن وہ یورپ کے رکھوالے آسیہ ملعونہ کو لے کر چلے گئے۔ کہاں چلی گئی مسلم اُمہ اور کہاں چلی گئی ہماری غیرت؟ شام میں مظلوم بہنوں کے لئے تو کوئی طیارہ نہیں آیا، عراق میں مظلوم بہنوں کے لئے تو کوئی طیارہ نہیں آیا، ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو پاکستان لانے کے لئے تو پچھلے دورِ حکومت میں پی آئی اے کا کوئی جہاز نہیں گیا اور آج یورپ کے دلدادہ انسانی حقوق کے علمبردار 22 کروڑ مسلمانوں کے جذبات سے کھیل کر آسیہ ملعونہ کو واپس لے جا کر یہ بتانا چاہتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ کے نام پر بننے والے ملک کے اندر بھی محمدؐ کی عزت کے قانون پر کوئی سمجھوتا نہیں ہے؟

جناب سپیکر! میں یہ بات اپوزیشن یا حکومت کے لئے نہیں کر رہا بلکہ میں یہ بات اپنی شفاعت کے لئے کر رہا ہوں۔ خدا کی قسم، جب میں آج کے حالات دیکھتا ہوں میرا دل گھٹتا ہے کہ میں قیامت کے دن رحمت اللعالمین نبیؐ کے سامنے کس منہ سے پیش ہوں گا جہاں پر اُن تمام لوگوں کو حقوق تو ملے جنہوں نے جمہوریت کے لئے فیصل آباد بند کیا، کراچی بند کیا، پورا پاکستان بند کیا لیکن جب میں نے حسینؓ کے نانا کے لئے آواز اُٹھائی تو دہشت گرد ہو گیا، میں نے ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کے پیر کے لئے بات کی تو مولانا سمیع الحق کا لاشہ اُٹھانا پڑا۔

جناب سپیکر! میں نبی کریم رحمت اللعالمینؐ کی شفاعت کو سامنے رکھ کر یہ بات کر رہا ہوں اور میں اگلی بات کروں گا جنہوں نے ناموس رسالت کے عنوان پر نعشیں گرائیں، اُن کی املاک کا نقصان کیا، توڑ پھوڑ کی ہے اُن کو ایسی سزا ملنی چاہئے کہ وہ عبرت کا نشان بنیں لیکن پاکستان کے کروڑوں پُرامن عشاقِ مصطفیٰؐ نکلے تھے اس توڑ پھوڑ کی آڑ میں اُن کے احتجاج کو نظر انداز نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! مجھے میڈیا مالکان پر افسوس ہو گا کیونکہ یہاں چھوٹی چھوٹی خبروں کے اخبار بنا دیئے جاتے ہیں لیکن یہاں پیمرا کے قوانین آ گئے کہ پُرامن عشاقِ مصطفیٰؐ کو بھی نہ دکھایا جائے اس کا کیا مطلب ہے؟

جناب سپیکر! میں میڈیا مالکان سے کہوں گا کہ یہ پیمرا کا نوٹس تمہارے کام نہیں آئے گا پاک پیغمبرؐ کی شفاعت تمہارے کام آئے گی۔ میڈیا کے منہ بند کر دیئے گئے، کسی میڈیا والے نے tickerتک چلانا گوارا نہ کیا۔ رحمت اللعالمینؐ کے عنوان پر بھی اگر قوم آج اس اضطراب میں مبتلا ہے تو مجھے ڈر ہے وہ وقت نہ آ جائے جب لوگوں کا ہمارے ملک کی عدالتوں سے مکمل طور پر اعتماد اُٹھ جائے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے الگ ایک قرارداد لانا چاہتا تھا لیکن میرے پاس الفاظ ختم ہو گئے میں کون سی قرارداد لاؤں، میں کس دروازے پر جا کر دستک دوں اور میں نبیؐ کی عزت کی بات کروں تو کہاں جا کر کروں؟ لیکن میں اُمید کروں گا کہ سپریم کورٹ نے 56 صفحات پر مشتمل جو فیصلہ لکھا ہے کیا وہ حقائق ذیلی عدالتوں کو نظر نہیں آئے جو حقائق سپریم کورٹ کو نظر آئے۔ ذیلی عدالتوں نے سزائے موت کو باقی رکھا جبکہ بالائی عدالتوں نے سزائے موت ختم کر دی اس کا کیا مطلب ہے؟ ناموس رسالتؐ حساس عنوان ہے اگر ذیلی عدالت کے لوگوں نے حقائق کو نظر انداز کر کے اُسے حضورؐ کا گستاخ declare کیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نیچے والے تمام ججز کے دل

میں یہ بات نہیں کہ کسی کو گستاخ رسول کہنا بھی ٹھیک نہیں اور جو گستاخ رسولؐ ہو تو اُس کو بچانا بھی ٹھیک نہیں ہے۔ وہ ٹھیک تھا یا یہ ٹھیک ہے۔ حکمران میڈیا پر آکر اس بات کو واضح کریں کہ یہ تمام تر سازشیں کہاں سے ہو رہی ہیں اور مولانا سمیع الحق کے قتل کے پیچھے جہاں افغانستان میں جنرل رزاق کا قتل ہوا ہمارے پاکستان میں وہ بے ایمان موجود ہیں جنہوں نے پاکستان کے اُس دشمن کا جنازہ بلوچستان میں پڑھا۔

جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ جنرل رزاق کے قتل کے بعد مولانا سمیع الحق کی یہ شہادت پاک افغان مذاکرات کے حوالے سے بھی ایک گہری سازش ہے اور میں اُمید کروں گا کہ یہ ایوان صرف قراردادوں تک محدود نہیں رہے گا بلکہ اُن کے حوالے سے عملی شواہد اور اس تحقیق کے حوالے سے بھی اس ہاؤس کو آگاہ کرے گا۔ اللہ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے اور دنیا و آخرت میں ہم پر رحم کرے۔ آمین!

جناب سپیکر: جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔** جناب سپیکر! یہ ایک ایسا issue ہے جس پر تمام جماعتیں اس ہاؤس کے اندر اکٹھی ہیں تو اس میں میری رائے تو یہ ہے کہ اس قرارداد میں "مشترکہ اور متفقہ رائے" کے الفاظ add کر لئے جائیں کیونکہ اس میں تمام جماعتیں شامل ہیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! یہ قرارداد متفقہ طور پر ہی پاس ہوئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر انتہائی سینئر ممبر ہیں جب ایک قرارداد پیش ہوئی اُس پر کسی نے اعتراض نہیں کیا تو وہ قرارداد automatically متفقہ طور پر ہی پاس ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اس قرارداد کے حوالے سے تقریر کرتے ہوئے جناب محمد معاویہ نے ابھی جو گفتگو فرمائی میں یہاں پر یہ بھی کہوں گا کہ مولانا سمیع الحق کی شہادت سے پہلے انہوں نے ایک دھرنے میں جا کر تقریر کی تھی عوام کے اندر یہ بات بھی ہے کہ اُس تقریر کے بدلے میں تو کہیں یہ واقعہ نہیں ہوا تو اس پر حکومت نے ابھی تک کوئی کمیشن نہیں بنایا۔ ماضی کی حکومتوں میں اس طرح کے واقعات پر فوری طور پر کمیٹیاں بنتی تھیں، انکوائری initiate کی جاتی تھی، commissions بنائے جاتے تھے تو حکومت کی یہ سب سے بڑی ناکامی

ہے کہ اتنے بڑے جید عالم دین کے قتل پر حکومت کی طرف سے کوئی ایسی کمیٹی بنائی گئی ہے اور نہ ہی اس پر حکومت کی طرف سے کوئی رد عمل سامنے آیا ہے جس سے یہ لگے کہ یہاں پر rule of law ہے۔ ہم جو بات کرتے رہے اور ہم جس بات کا بار بار ڈھنڈورا پیٹتے رہے کہ جہاں پر قانون کو ہاتھ میں لیا جائے، جہاں پر قانون کو توڑا جائے وہاں پر ریاستی اداروں کو حرکت میں آنا چاہئے اور اُس پر سیاست نہیں ہونی چاہئے لیکن بد قسمتی سے اسی پاکستان میں ہم نے دیکھا کہ جب اس طرح کے عناصر جو پاکستان کی سالمیت کے خلاف ہیں جب وہ حرکت میں آئے تو اُس وقت کی حزب اختلاف نے جا کر اُن کے ساتھ کھڑے ہو کر ریاست کی writ کو چیلنج کیا اور پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ حزب اختلاف نے اس پر وہ روّیہ اختیار کیا ہے جو پاکستان کو مستحکم کرنے کا روّیہ تھا۔

جناب سپیکر! حزب اختلاف نے وہ روّیہ اختیار کیا جو میں سمجھتا ہوں کہ جو روّیہ ذمہ دار حزب اختلاف کا روّیہ ہونا چاہئے تھا اور ہمارا یہ روّیہ اس لئے ہے کہ ہمارا جینا مرنا اس پاکستان کے ساتھ ہے۔ اس پاکستان کی ترقی میں ہماری ترقی ہے، اس پاکستان کی خوشحالی میں ہماری خوشحالی ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ یہاں پر اس طرح کے عناصر ہوں جو بار بار اُٹھ کر ریاست کی writ کو چیلنج کریں لیکن یہاں پر ہم یہ بھی کہیں گے کہ وہ لوگ جنہوں نے توڑ پھوڑ کی، جنہوں نے اس ملک کی تباہی و بربادی میں حصہ ڈالا اُن کے خلاف بالکل کارروائی ہونی چاہئے لیکن اُس کی آڑ میں حکومت کو ہم اُس کے مذموم مقاصد پورے نہیں کرنے دیں گے۔ اس پر آپ کو فوری کمیٹی بنانی چاہئے تاکہ اس کمیٹی میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو۔ مولانا سمیع الحق کی شہادت سے لے کر عام آدمی کی املاک کو نقصان پہنچا آج ان کا کون والی وارث ہے؟ جب ہماری حکومت تھی تو میاں محمد شہباز شریف گھر گھر جاتے اور ان کے نقصان کا ازالہ کرتے تھے۔ (نعرے ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج جن کی گاڑیاں اور دکانیں جلیں اور جن کے ساتھ زیادتیاں ہوئیں ان کے لئے کون سی کمیٹی، کون سا کمیشن بنا اور وزیر اعلیٰ پنجاب کدھر ہے؟ کچھ نظر نہیں آرہا کوئی حکومت کی رٹ نظر نہیں آرہی۔

جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہوگی کہ اس پر اس ہاؤس کی کمیٹی بنائی جائے جو اس کو دیکھے اور اس پر عمل کرے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب سید حسن مرتضیٰ اپنی speech کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جب بھی اس ملک میں ایسی کوئی صورتحال پیدا ہوتی ہے تو ہم اس پر قرارداد لاتے ہیں تو اس پر چند لوگ بات کرتے ہیں اور وہ قصہ ختم ہو جاتا ہے۔ آپ بھی اس کرب سے گزرے ہیں اور آپ نے بھی لاشیں اٹھائی ہیں۔ اگر پہلے دن ہی اس بات کا کوئی سدّباب کر لیا جاتا جب لیاقت علی خان کو قتل کیا گیا تھا تو شاید باقی لاشے اٹھانے کی نوبت نہ آتی۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر بھٹو شہید کے عدالتی قتل کو بھی ضرور زیر بحث لاؤں گا کہ اس عدالتی قتل کو جسے آج ہماری judiciary بھی تسلیم کرتی ہے کہ وہ ایک عدالتی قتل تھا۔ جب بات ہوتی ہے تو اس پر بھی ہم اپنے متنازع بیانات اور اپنی سیاسی مخالفتوں کو مدنظر رکھ کر اصل چہرے اور حقائق کو مسخ کر دیتے ہیں۔ ہم نے تو ہمیشہ شہداء کی لاشیں اُٹھائی ہیں۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں پاکستان کی تاریخ میں اتنے سیاسی قتل کہیں بھی نہیں ہوئے ہوں گے جتنے پاکستان پیپلز پارٹی کے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) جیسی شخصیت کو بھی خراج عقیدت پیش کروں گا جنہوں نے اس ملک میں جمہوریت کی بحالی اور محروم طبقوں کی نمائندگی کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ یہ سلسلہ اب بند ہونا چاہئے۔ ایک عام آدمی سے لے کر ایک سیاسی اور مذہبی راہنما کا قتل لمحہ فکریہ ہے تو ہمیں اس پر غور کرنا چاہئے۔ ادارے جو کہ ہماری سکیورٹی کے لئے بنے اور ہمارے taxes سے تنخواہ لے رہے ہیں۔ اگر آپ آئی جی پنجاب کے دفتر کے سامنے سے گزریں تو آپ کو barriers نظر آئیں گے اور وہاں پر کھڑے لوگ آپ کو تلاشی لیتے ہوئے بھی نظر آئیں گے لیکن میری سکیورٹی کیا ہے جو کہ آپ کے ملک کا ایک چھوٹا سا tax payer ہے، مجھے کیا تحفظ حاصل ہے کہ میں صبح گھر سے نکلتا ہوں اور شام کو کیا میں اپنے بچوں کے پاس واپس جا سکتا ہوں؟

جناب سپیکر! میں ان تمام شہداء کے قتل کی مذمت کرتا ہوں اور ان کے قاتلوں کی مذمت کرتا ہوں جنہوں نے اس ملک میں جمہوریت کو کمزور کرنے کے لئے کردار ادا کئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ بجائے یہ فاتحہ خوانی کرنے کے ہمیں اس پر سوچنا اور غور کرنا چاہئے اور یہ سیاسی قتل بند ہونے چاہئیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، میاں جلیل احمد! اب آپ بات کر لیں۔

میاں جلیل احمد: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں حضرت مولانا سمیع الحق کے بارے میں یہ عرض کروں گا کہ وہ ہمارے پاکستان کے ایک ایسے عظیم قائد تھے جو کہ پاکستان میں امن کا بھی

باعث تھے لیکن جس طرح معزز ممبر جناب محمد معاویہ نے ایک اشارہ دیا ہے تو میں معزز وزیر قانون کے لئے یہ ضرور عرض کروں گا کہ مولانا سمیع الحق کی اگر آخری تقریر سنی جائے تو اس سے قاتلوں کا نشان مل جاتا ہے۔ بابا خادم حسین رضوی جو بات کر رہے تھے جن کو میڈیا اور نہ ہی کوئی دوسری جماعت کا کارکن تسلیم کرتا ہے وہ اتنی طاقت میں آ گیا ہے کہ پاکستان میں اس نے بار بار حکومتی مشینری کو فیل کر کے دکھا دیا ہے تو سوچنے والوں نے یہ سوچا کہ اگر مولانا سمیع الحق بھی وہی بات کر رہے ہیں جو کہ خادم رضوی حسین رضوی کر رہے ہیں اور یہ دونوں بابے اگر اکھٹے ہو گئے تو ان کو کون سنبھالے گا لہذا ان کا پتا ابھی سے صاف کر دیا جائے؟

جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ ملک کو اگر ہم نے امن میں رکھنا ہے، سکون میں رکھنا ہے تو سب سے پہلے جو رانا مشہود احمد خان اور جناب محمد معاویہ نے بھی بات کہی کہ احتجاج کے لئے اگر کوئی ایک بندہ بھی کھڑا ہوتا ہے تو اس کی بات سنی جائے لیکن یہاں پر رواج یہ ہو گیا ہے کہ جب تک سڑکیں بلاک نہ کی جائیں بات سنتا کوئی نہیں ہے۔ عدالتوں تک رسائی نہیں ہوتی تو لوگ مجبور ہو جاتے ہیں اور پھر دین کا جو معاملہ ہے اس پر غور و فکر کرنا ہو گا۔

جناب سپیکر! میں نے اس دن گورنر صاحب کو بھی فون کرنے کی کوشش کی اور جناب نعیم الحق سے بھی میری بات ہوئی کہ اس مسئلے کو آسان نہ لیں۔ امریکہ اتنی بڑی سپر پاور ہے لیکن افغانستان پر آج تک کنٹرول نہیں کر سکا۔ انڈیا آج تک کشمیریوں کے جذبات پر کنٹرول نہیں کر سکا۔ جو مذہبی جذبات ہوتے ہیں ان کو آپ طاقت سے نہیں دبا سکتے، تو ان کے جذبات کو logic اور انصاف کے ساتھ ہی ہمیشہ قابو میں رکھا جا سکتا ہے۔ ایک طرف جناب عمران خان نے اقوام متحدہ میں یا دوسری قوموں میں یہ بات شروع کی لیکن پوری دنیا میں یہ قانون کیوں نہیں بنتا کہ آقا دو جہاں حضرت محمدؐ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اللہ کے جتنے بھی پاک نبیؑ ہوئے ہیں ان کی کوئی بھی توہین کرے وہ قابل گرفت ہونا چاہئے؟ یہ امن کی بھاشا دینے والے جب غصے میں آ کر احتجاج کرتے ہیں تو ان کو امن کی بات سکھاتے ہیں لیکن شیطان جب کوئی شرارت کرتا ہے تو اس کی حمایت میں ہزاروں غنڈے سامنے آ جاتے ہیں تو بہر حال ایک طرف ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ پوری دنیا کو یہ پیغام دیں کہ اگر دنیا کو امن میں رکھنا ہے تو قابل احترام ہستیوں کا احترام کرنا ہو گا۔

جناب سپیکر! ہم گورونانک کو کچھ نہیں سمجھتے لیکن میں یہ سوچتا ہوں کیونکہ ہمارے آقا اور مولا نے جو پیغام دیا کہ بابا گورونانک کی بھی اگر کوئی توہین کرے گا تو وہ قابل گرفت ہونا چاہئے۔

جو ہستیاں لوگوں کے لئے قابل احترام ہیں ان کا ہمیں بھی احترام کرنا ہو گا۔ حضرت مولانا سمیع الحق کو اللہ تعالیٰ بلند درجات عطا فرمائے لیکن امن قائم رکھنے کے لئے ان قوتوں کے پیچھے جانا پڑے گا۔ کون سی قوتیں پاکستان کو drive کر رہی ہیں، کون سی قوتیں پاکستان کو اندھیروں میں جھونک رہی ہیں اگر ہم نے پاکستان کو پُر سکون رکھنا ہے تو ہمیں انصاف وہ چاہئے جو قرآن وسنت میں اللہ رب العزت نے عطا فرمایا ہے؟

جناب سپیکر! آخری بات میں یہ عرض کروں گا کہ جیسا کہ وزیر قانون اور وفاقی حکومت کے نمائندے نے ان لوگوں کے ساتھ مذاکرات کے ذریعے ایک مثبت راستہ نکال لیا۔ جنہوں نے توڑ پھوڑ کی ہر بندہ ان کے خلاف ہے لہذا ان کے خلاف ایکشن ہونا چاہئے لیکن ہمارے تھانہ شرقپور شریف اور تھانہ فیکٹری ایریا میں جن لوگوں کے خلاف FIRs کاٹی گئی ہیں وہ FIRs پاس بھی ہیں۔ وہاں وہ لوگ پُر امن احتجاج میں شامل تھے اور کسی دہشت گردی کے واقعے میں ملوث نہیں تھے اور اُن میں بھی بعض لوگ ایسے ہیں جو کہ فوت ہو چکے ہیں یعنی جو فوت ہو چکے ہیں ان پر بھی FIR دے دی گئی اور جو لوگ عمرے پر گئے ہوئے ہیں ان پر بھی FIR دے دی گئی۔ تو یہ کیسے FIR کو justify کریں گے لہذا کوئی پولیس آفیسر یہ ثابت ہی نہیں کر سکتا۔ جنہوں نے دہشت گردی کی، گاڑیوں کو جلایا اور املاک کو نقصان پہنچایا ان کے خلاف ایکشن لیں لیکن جنہوں نے اپنے معاہدے کی پاسداری کرتے ہوئے پُر امن احتجاج کیا انہیں عزت اور ناموس کے ساتھ اپنی بات پر قائم رہنے کا موقع دیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! جو بات شرقپوری نے کی ہے وہ قابل توجہ اس حوالے سے بھی ہے کہ کئی مرتبہ گنتی پوری کرنے کے لئے بھی ایسی چیزیں کی جاتی ہیں لہذا یہ ضرور دیکھنے والی بات ہے کہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو بلکہ انصاف کے مطابق کام ہونا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ جی، ٹھیک ہے میں اس پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو میں یہ جو قرارداد پیش کی گئی ہے اور اس قرارداد پر معزز ممبران نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

جناب سپیکر! میں گورنمنٹ کی طرف سے یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ قتل ہر لحاظ سے قابل مذمت ہے اور میں اس معزز ایوان کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ اس سلسلے

میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی جائے گی کہ جو اصل قاتل ہیں ان کو گرفتار کیا جائے اور قانون کے مطابق قرار واقعی سزا دلوائی جائے۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم پر میں ذاتی طور پر اس تفتیش کی نگرانی تو نہیں کہوں گا لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ تفتیشی ٹیم سے میں ذاتی طور پر رابطے میں ہوں، میری اُن کے ساتھ ایک دفعہ میٹنگ بھی ہو چکی ہے اور میں نے اُن سے بریفنگ لی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان اور جن ممبران نے خیالات کا اظہار کیا ہے انہیں اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ یہ تفتیش ایک مثبت انداز سے آگے بڑھ رہی ہے اور جیسے جناب محمد معاویہ نے بیس دن کی بات کی ہے لیکن مجھے اس بات کا یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد قاتلوں کی نشاندہی ہو جائے گی، ہم قاتلوں تک پہنچیں گے، انہیں گرفتار کریں گے اور قانون کے مطابق انہیں سزا دلوائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! معزز ممبر نے اس تحریک کے بعد حرمت رسولؐ کی بات کی تو میں اس ایوان میں بیٹھ کر اپنی ذات کی بات نہیں کرتا بلکہ مجموعی اور اجتماعی طور پر پورے ایوان کی بات کرتا ہوں کہ حرمت رسولؐ پر سب کی جان بھی قربان ہے جس پر حکومت، اپوزیشن کی کوئی دوسری رائے ہے اور نہ ہی کسی مسلمان کی ہو سکتی ہے۔ جو احساسات آپ کے ہیں وہی ایک عام پاکستانی کے بھی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ایک عام آدمی کے جو جذبات ہیں وہ ہمارے بھی ہیں اور ہم اس سرکاری عہدے سے علیحدہ ہو کر وہی جذبات رکھتے ہیں۔ میں حکومتی سطح پر آپ کو انشاء اللہ اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں جو بھی کارروائی اس وقت تک ہوئی ہے اس میں حکومت نے کوئی بھی ایسا قدم نہیں اٹھایا جو عوامی اور ایک عام مسلمان کے جذبات کے منافی ہو۔

جناب سپیکر! میں یہاں خاص طور پر جناب محمد معاویہ سے کہنا چاہوں گا اور معزز ممبر جنہوں نے اوپر گیلری سے بات کی ہے انہوں نے اس بات کو appreciate کیا ہے کہ جس طرح انتہائی مختصر عرصے میں اس ساری episode کو deal کیا گیا اور جس طرح معاملات کو neutralize کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی اس حکومت کا ایک credit ہے۔

جناب سپیکر! میں point scoring کے لئے بات نہیں کرنا چاہتا لیکن اس issue پر مثالیں موجود ہیں۔ اسلام آباد میں دھرنا ہوا تو آٹھ لاشیں گریں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اگر بغیر گولی چلائے ایک معاملہ افہام و تفہیم کو پہنچا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ

اس کا کریڈٹ گورنمنٹ آف پاکستان، جناب عمران خان اور جناب عثمان احمد خان بُزدار کو جاتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرے بھائی رانا مشہود احمد خان نے فرمایا کہ اس سلسلے میں حکومت کی بے حسی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی بے حسی نہیں بلکہ موجودہ حکومت اس مسئلے کو سنجیدگی سے لے رہی ہے اور احسن طریقے سے deal کر رہی ہے۔ میں اپنے بھائی سے یہ کہنا چاہوں گا کہ اسی صوبے میں جہاں ہم بیٹھے ہیں اس میں 14 لاشیں گری ہیں اس کے لئے کمیشن بنے اور JITs بنیں لیکن اُن کا کیا ہوا؟

جناب سپیکر: کیا آپ سانحہ ماڈل ٹاؤن کی بات کر رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں سانحہ ماڈل ٹاؤن کی بات کر رہا ہوں کہ اس کے لئے کمیشن بنے اور JITs بنیں لیکن ان کا کیا ہوا؟ میں اس معزز ایوان میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک بھی معزز ممبر یہ بتائے کہ گورنمنٹ نے کمیشن کی رپورٹ، تفتیش کی رپورٹ اور JIT کی رپورٹ کیا ایوان میں پیش کی ہے؟ تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم مجرم ہیں لیکن جب آپ اپنے دَور میں اس معزز ایوان کو حکومتی کارکردگی سے بہرہ ور نہیں رکھتے اور انہیں confidence میں نہیں لیتے تو آپ ہم سے اس بات کی توقع نہ کریں۔

جناب سپیکر! میں آج on the floor of the House یہ commit کرتا ہوں کہ اس قتل کے محرکات، تفتیش اور ملزموں کے متعلق مکمل معلومات اس معزز ایوان تک پہنچائی جائیں گی اور اس معزز ایوان کو اعتماد میں لیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر آسیہ مسیح اور احتجاج کے حوالے سے بات ہوئی ہے۔ میں چونکہ اس سارے ماحول کو کسی اور طرف نہیں لے کر جانا چاہتا لیکن صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں بلکہ پہلے بھی میں نے یہی کہا ہے اور دوبارہ اس بات کو دہراتا ہوں کہ جتنا اپوزیشن کا concern ہے اتنا ہی ہمارا concern ہے۔ جتنا اپوزیشن اور حکومتی بنچوں کا concern ہے اتنا ہی باہر بیٹھے ہوئے تمام مسلمانوں کا concern ہے اور ہمیں اس کا احساس ہے۔ اس دوران جو نقصانات ہوئے اس حوالے سے بات کی گئی ہے تو اس سلسلے میں وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان واضح طور پر احکامات دے چکے ہیں کہ جو نقصانات ہوئے ہیں ان کے ازالے کے لئے کارروائی کی جائے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس سلسلے میں assessment کے لئے احکامات جاری کئے ہیں تو انشاء اللہ چند

دنوں میں assessment ہمارے سامنے آ جائے گی۔ پرائیویٹ پراپرٹی کو نقصان شرپسندوں نے پہنچایا ہے۔ ہم کسی مذہبی جماعت یا کسی اور احتجاج کے حوالے سے بات نہیں کرتے لیکن میں کہتا ہوں کہ جو نقصان شرپسندوں نے پہنچایا ہے جس کی ہمارے پاس ریکارڈنگ موجود ہے اور جو لوگ identify ہوئے ہیں اُن کے خلاف انشاء اللہ تعالیٰ قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ احتجاج کے دوران بہت سارے لوگوں کو protective custody میں لیا گیا بلکہ پہلے دن تقریباً 1200 کے قریب لوگ protective custody میں لئے لیکن جب ہمارے مذاکرات ہوئے تو ان مذاکرات کے نتیجے میں تقریباً 950 افراد اسی رات رہا کر دیئے گئے۔ اس وقت ہمارے پاس صرف 25 مقدمات درج ہیں جو کہ heinous crime میں آتے ہیں۔ جہاں پر پراپرٹی جلی ہے، زیادہ نقصان پہنچا ہے یا پولیس افسران اور پرائیویٹ لوگ زخمی ہوئے ہیں تو یہ 25 مقدمات وہ ہیں جن میں تقریباً 100 سے اوپر لوگ arrest ہیں جن کا ریمانڈ لیا، پولیس custody میں لیا اور اب عدالت میں پیش کریں گے لہٰذا عدالتیں جو فیصلہ کریں گی ہمیں وہ تسلیم ہوگا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ بے گناہ یا وہ لوگ جو اس دہشت گردی یا توڑ پھوڑ کے کسی واقعہ میں ملوث نہیں تھے اُن تمام کو چھوڑ دیا گیا ہے بلکہ میں on the floor of the House یہ بھی بتاؤں گا کہ جن لوگوں نے یہاں پر دھرنا دیا ہوا تھا اُن سے بھی ہم رابطے میں ہیں۔ جب ایک معاہدہ ہوا جس پر وفاقی اور صوبائی حکومت نے sign کئے تھے تو ہم اُس پر من و عن عملدرآمد کرنا چاہتے ہیں اور کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس معزز ایوان کے تمام ممبران چونکہ عوام کی نمائندگی کرتے ہیں، ان کے اپنے حلقے ہیں اور ان کے حلقوں میں سے اگر کوئی بھی شخص اِس وقت غیر قانونی طور پر پولیس کی حراست میں کہیں بھی ہے تو یہ ہمارے نوٹس میں لائیں، انشاء اللہ تعالیٰ اس کو فوری طور پر رہا کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں آخری بات جو آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا تھا وہ یہ کہ ایک عدالت عظمیٰ کا فیصلہ ہے اور عدالت عظمیٰ کے فیصلے پر احتجاج کئے جانے پر ہم کچھ نہیں کہتے لیکن میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم احتجاج کرنا چاہتے ہیں تو اس کا ایک مناسب انداز ہونا چاہئے اور قطعی طور پر یہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہم کوئی ایسا قدم اٹھائیں جس سے عام آدمی کی زندگی معطل ہو کر رہ جائے۔

جناب سپیکر! آپ نے خود دیکھا کہ گزشتہ تین چار دن ٹریفک بلاک رہی اور عام آدمی کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اگر کوئی احتجاج آئین اور قانون کے دائرے میں رہ کر کرنا چاہتا ہے تو احتجاج کرے، گورنمنٹ اس میں مداخلت نہیں کرے گی لیکن ساتھ ہی میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ کسی بھی ایسے شخص کو اس بات کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ اگر کوئی شخص قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرے گا تو اس کو آہنی ہاتھوں سے نپٹا جائے گا۔ ہم ایک عام شہری کے جذبات، مذہبی جماعتوں کے ممبران اور قائدین کے جذبات کی قدر کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت اتنی ہی مسلمان ہے جتنے ہمارے مذہبی جماعتوں کے قائدین ہیں اور ہم بھی حرمتِ رسولؐ پر اتنا ہی یقین رکھتے ہیں جتنا ہمارے مذہبی جماعتوں کے قائدین اور ممبران یقین رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جہاں ہمارے ایمان اور حضورؐ کی شان کی بات آئے گی تو اُس پر کبھی اور کہیں بھی compromise نہیں کیا جائے گا۔ بہت شکریہ

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ جہاں تک قرارداد کی بات ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ نے پوائنٹ آف آرڈر کہا ہے تو پہلے آپ اجازت تو لے لیں؟ آپ ذرا ایک منٹ بیٹھ جائیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کی یہ سیٹ نہیں ہے کیونکہ رولز کے مطابق ہاؤس کو چلانا میری ذمہ داری ہے۔ میں یہ پڑھ دیتا ہوں۔

201. Mode of Address. A member desiring to speak on any matter before the Assembly or to raise a point of order or a point of privilege shall speak only when called upon by the Speaker to do so, shall speak from his place, shall rise when he speaks and shall address the Speaker:

Provided that a member disabled by sickness or infirmity may be permitted to speak while sitting:

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ملک ندیم کامران! آپ ذرا تشریف رکھیں اور مجھے بات کرنے دیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! آپ کو پتا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، مجھے پتا ہے اور مجھے بات کرنے دیں کیونکہ جب سپیکر بول رہا ہو تو پھر بات نہیں کرتے۔ چونکہ یہ بات ہوئی ہی نہیں۔ جو Rules ہیں، Rules کو کس نے کہا ہے کہ ان کو change کریں؟

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ آپ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے اجلاس میں تشریف نہیں لائے تھے تو اس سے پہلے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہوئی جس میں ڈپٹی سپیکر، لاء منسٹر اور دیگر ممبران بھی موجود تھے جہاں پر سیٹوں کے بارے میں آج مکمل بات ہوئی ہے اور یہ طے پایا تھا کہ آج کے دن کے لئے آپ جہاں مرضی بیٹھ کر بات کر سکیں گے اور آئندہ جو سیشن ہو گا تو اس پر ہم بیٹھ کر سیٹوں کے بارے میں فیصلہ کریں گے۔ آپ ایڈوائزری کمیٹی کے ممبران سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: ملک ندیم کامران! تشریف رکھیں۔ ایڈوائزری کمیٹی کی جو بھی میٹنگ ہوئی ہے تو مجھے اس بات کا پتا ہے لیکن یہ کسی جگہ بھی طے نہیں ہوا کہ آپ رول 208 کو violate کریں تو یہ کسی جگہ طے نہیں ہوا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ایک تو وہ اپنی سیٹ پر نہیں بول رہے نمبر one اور مجھے Rules allow نہیں کرتے۔ جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! بالکل یہ بات بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے اجلاس میں ہوئی اور ہم نے یہ طے کیا تھا کہ ہمارے جو سینئر ممبران یعنی بزرگ ممبران کی سیٹ اگر اوپر ہے تو وہ نیچے آ کر بات کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: یعنی جو سینئر ہیں اور weakness کی وجہ سے ایسا کر سکتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، وہ آپ کی اجازت سے بات کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ تو بیٹھے بیٹھے بھی بول لیں تو ہم انہیں اجازت دیں گے اور اس چیز کی rules بھی اجازت دیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، exactly یہی بات ہے۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان تو ماشاء اللہ بڑے ہونہار ہیں اور پچھلے دنوں جو کشتی ہوئی ہے اس میں بھی یہ ماہر ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ کل پھر بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے معاملات پر عملدرآمد کا معاملہ آئے گا؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! ہو سکتا ہے کہ میں آپ کو allow کر دوں۔ ہو سکتا ہے لیکن اب آپ پہلے بیٹھیں کیونکہ کچھ چیزیں میں نے آپ کو یاد کروانی ہیں اس کے بعد آپ کو allow کروں گا اور یہاں سے بولنے کی اجازت دے دوں گا لیکن آپ پہلے بیٹھیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پہلے میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: اگر آپ نے نہیں بیٹھنا تو آپ کی مرضی ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! مجھے ایک بات کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے میں بات ختم کروں گا تو پھر۔۔۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے اپنی بات ختم کر لی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی میں نے اپنی بات ختم نہیں کی۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! نہیں، آپ نے اپنی بات کر لی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، میں نے ابھی بات نہیں کی اور میں نے Rules کی بات بھی ابھی نہیں کی۔ اس سے پہلے اب تک بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی جتنی بھی meetings ہوئی ہیں تو میں ان میں خود بیٹھا ہوں۔ آپ کا کوئی اپوزیشن لیڈر میرے ساتھ نہیں بیٹھا اور جو آپ نے کہا ہے ہم نے اسی طرح مانا ہے لیکن ایک ٹیم آپ کی ہے جو میٹھی میٹھی باتیں کرتی ہے اور دوسری ٹیم حملہ آور ہوتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آپ یہ نہ سوچیں کہ ایسے ہی بات چلتی رہے گی۔ ٹھیک ہے آج ہم allow کر رہے ہیں اور آپ بات کریں لیکن آئندہ ایسا نہیں ہوگا اور جو طے ہوا ہے وہ بھی معزز وزیر قانون نے بتا دیا ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہاں پر حق اور سچ کی بات ہونی چاہئے۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کی طرف سے بجٹ سیشن سے معطل کئے گئے چھ

معزز ممبران حزب اختلاف "میاں شہباز شریف" کی تصاویر کے پوسٹر اٹھائے ایوان میں
"میاں تیرے جانثار بے شمار بے شمار" کے نعرے لگاتے ہوئے داخل ہوئے)

MR SPEAKER: Order in the House, order in the House.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے"، غنڈہ گردی کی سرکار نہیں چلے گی نہیں چلے گی،
"ووٹ چور" اور "ڈونکی راجا کی سرکار نہیں مانتے"
(اس مرحلہ پر ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"گلی گلی میں شور ہے میاں شہباز شریف چور ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! لاء اینڈ آرڈر پر بحث کے لئے تحریک move کریں۔

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move the motion for discussion on Law and Order.

جناب سپیکر: راجا صاحب! دیکھیں، ہمارے پاس ابھی پہلے ایجنڈے پر Question Hour ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم شیم" کی آوازیں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہی معزز ممبران سے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں طے ہوا تھا وہ آپ فرمادیں اور اگر میں غلط ہوں تو آپ فرمادیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! وہاں پر یہ بات ہوئی کہ قومی اسمبلی میں بھی جب نشستوں کو طے کیا گیا تو باقاعدہ اپوزیشن والوں کو بٹھا کر ان کے ساتھ مشاورت کے ساتھ طے کیا گیا تو ہم نے آج ان سے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں request کی تھی کہ آپ ایسا کریں کہ ہمارے لئے ایک مخصوص جگہ بتادیں۔ ہمارے لئے کون سی جگہ مخصوص ہے اور ہم اس کے مطابق adjust کرلیں گے کہ کوئی بزرگ ہیں، کوئی اپاہج ہیں یا کوئی سینئر ممبران ہیں تو ہم خود ان کو adjust کرلیں گے۔

جناب سپیکر: دیکھیں جو Question Hour ہے پہلے وہ تو ہم نے لینا ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ طے کرلیا تھا تو آپ لے لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پہلے Question Hour لے لیں۔

جناب سپیکر: آپ نے جو طے کیا تھا اور مجھے جو پتا چلا ہے کہ Question Hour کو suspend کرنے کے لئے Rules کی suspension کے لئے لاء منسٹر تحریک پیش کریں گے اور یہ صرف آپ کو facilitate کرنے کے لئے تھا۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! اس حوالے سے راجا صاحب نے کہا تھا کہ میں آپ کو بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: ملک ندیم صاحب! ایک چیز بتا دوں کہ وہ آپ کو facilitate کر رہے ہیں اور اگر آپ نہیں چاہتے تو پھر ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا اور آپ ہمیشہ مہربانی کرتے ہیں کہ میرا جو اسمبلی بزنس آتا ہے اسے آپ circulate کروا دیتے ہیں۔ کچھ public کے alarming issues ہیں جس میں کچھ zero hour کے لئے move کئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی صرف ایک منٹ کے لئے توجہ چاہوں گا کہ zero hour کا صرف آپ ایک فقرہ دیکھ لیں تو میں اس کے بعد عرض کرتا ہوں۔

"The last half an hour of sitting shall be…"

جناب سپیکر: یہ آپ نے کیا شروع کر دیا ہے کیونکہ یہ وقت Question Hour کا ہے۔ نہیں، نہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، شیخ صاحب! آپ کی پارٹی اس کے اوپر طے کر چکی ہے کہ راجا صاحب Rules کی معطلی کے لئے Question Hour اور دیگر بزنس کو معطل کر کے آپ کا یہ issue لیں گے۔ جی، راجا صاحب! آپ بولیں اور پھر اس کی suspension ہو گی ناں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور:(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میری عرض سن لیں ہم اپوزیشن کو facilitate کرنا چاہتے تھے اُن کا مؤقف یہ تھا کہ لاء اینڈ آرڈر بحث پر جتنا زیادہ ٹائم ملے گا تو اتنے زیادہ ممبرز بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر! میں نے اس حوالے سے بات کرنا چاہی تھی لیکن اب پہلے اُن سے پوچھ لیں وہ Question Hour چاہتے ہیں یا لاء اینڈ آرڈر پر بحث کرنا چاہتے ہیں وہ آپ سے request کریں، move کریں کیا پتا میں اُس کو oppose کروں یا نہ کروں میں اپنے بنچز سے اس بارے بات کر لیتا ہوں یہ آپ کی صوابدید ہو گی۔

جناب سپیکر: ملک ندیم کامران! آپ پہلے oppose کریں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! I move کہ آپ مہربانی کریں رولز کو suspend کریں اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث کا آغاز کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ یہ کہیں کہ Question Hour کو suspend کریں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس کو oppose کرتا ہوں اور فیصلہ آپ پر چھوڑتا ہوں، آپ کی صوابدید ہے وہ فیصلہ کریں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب! میرے خیال میں یہ لاء اینڈ آرڈر پر discussion کو allow کرتے ہیں۔ جی، اب لاء اینڈ آرڈر پر بات ہو گی۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں چند فقرے گزارش کرنا چاہتا ہوں ابھی نہایت محترم اپوزیشن لیڈر لاء اینڈ آرڈر پر بحث کا آغاز کریں۔ میں چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں ہمیں بھی ایک ورکر کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کئے ہوئے وقت تقریباً تیس سال ہو چکے ہیں، یہاں پر اپنی commitment نبھانے کا رواج رہا ہے۔

جناب سپیکر! یہ نہایت ہی افسوسناک واقعہ ہے جو پچھلے بجٹ سیشن میں ہوا جس طریقے سے اسمبلی کے عملے کے ساتھ سلوک کیا گیا اُس کو تہہ و بالا کرنے کے بعد ممبران کو آپ تک پہنچنے کے لئے حکم دیئے جاتے تھے میں اُس کی مذمت کرتا ہوں اور ساتھ ہی یہ عرض کرنا چاہتا ہوں پہلے جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے پچھلے سیشن میں last تقریر کی تھی اُس کے بعد ہاؤس adjourn ہو گیا تھا تو انہوں نے فرمایا میری speech میں نہ بولیں اسی طرح سے دوسری سائیڈ

کو بھی بولنے دیا جائے گا اُس کے بعد جو پہلی speech ہمارے فنانس منسٹر کی ہوئی اُس میں جو کچھ ہوا آپ نے دیکھا۔

جناب سپیکر! آج میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے حکومتی بنچز پر خواتین و حضرات ممبران تشریف فرما ہیں ہم اپنی commitment کا ایک display کریں گے کہ شخصی اور سیاسی تربیت میں کیا فرق ہوتا ہے جس طریقے سے یہ بولیں گے ہم pin drop silence کے ساتھ ان کو سنیں گے ورنہ جو القابات یہاں پر ہمارے ممبران کو، ہمارے اسمبلی کے عملے کو اور جناب کے بارے میں کہے گئے اور ابھی ان کے ہر اوّل دستے کے جو چھ اشخاص ہیں جن میں ایک خاتون بھی تھی چند الفاظ بول کر گئی ہیں جو ریکارڈ بھی ہو گئے ہوں گے ہم وہ نہیں کریں گے یہ الفاظ کوئی اتنے مشکل نہیں ہیں کہ جو واپس منہ پر پھینکے نہ جا سکیں لیکن یہ تربیت کا فرق ہے ہم وہ بات نہیں کرنا چاہتے جو کچھ اُس دن ہوا وہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اپنے ضبط کا اور اپنی تربیت کا مظاہرہ کریں گے۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے oppose کیا لیکن آپ نے grace show کی اور میری استدعا سے ہٹ کر آپ نے اجازت دی میں سمجھتا ہوں سپیکر صاحب کا روّیہ قابل تعریف ہے اگر اب بھی ان کو اعتراض ہے پھر میں سمجھتا ہوں جس طرح چودھری ظہیر الدین نے فرمایا یہی تربیت کا ایک فرق ہے۔

Mr Speaker! I move for discussion on Law and Order.

سرکاری کارروائی

بحث

امن وامان پر عام بحث

جناب سپیکر: اب ہم لاء اینڈ آرڈر پر بحث کا آغاز کرتے ہیں۔ اپوزیشن کی طرف سے جو نام آئے ہیں اُس میں پہلا نام سردار اویس احمد خان لغاری کا ہے۔ جی، سردار اویس احمد خان لغاری شروع کریں۔ ویسے آپ کی سیٹ اوپر گیلری میں ہے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! پہلے آپ کی اجازت لے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار اویس احمد خان لغاری:

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر !آج 21 سال کے بعد اس ایوان میں آیا ہوں پچھلے اجلاس میں ہم تقریباً چھ مسلم لیگ کے ممبرز نے اوتھ لیا تھا اور ادھر آگر دستخط کئے تھے تو بعد میں بد قسمتی سے حالات کچھ ایسے تھے کہ کس کا قصور تھا، نہیں تھا وہ ساری عوام جانتی ہے لیکن کچھ حالات ایسے تھے جس کی وجہ سے یہاں معزز ممبرز جنہوں نے اوتھ لیا تھا وہ اپنے خیالات کا اظہار نہیں کر سکے تو سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں، اپنے علاقے کے لوگوں کا، میرے اپنے حلقے کے لوگوں کا اور اپنی سیاسی جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے اوپر اعتماد کیا، مجھے پارٹی ٹکٹ دیا اور اس کے بعد تمام اُن سیاسی جماعتوں کا جن میں پاکستان پیپلز پارٹی بھی شامل ہے اُس کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے الیکشن کے اندر سپورٹ کر کے ہمیں کامیابی دی۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے ضمنی انتخابات کے اندر جنرل الیکشن کے دو مہینے کے بعد تقریباً اُلٹا رزلٹ دیا جو کہ پورے پاکستان کی عوام نے دیکھا۔

جناب سپیکر !میں خاص طور پر لیڈر آف اپوزیشن کا بھی شکریہ اپنی پارلیمانی پارٹی کی طرف سے ادا کرنا چاہوں گا کہ جن چھ ممبرز کو suspend کیا گیا اُن کے ساتھ یکجہتی کے لئے انہوں نے پورا اظہار کیا اور پچھلے سیشن کے اندر بد قسمتی سے جو ایک بہت اہم سیشن تھا جس کے اندر پورے پنجاب کی عوام کا آئندہ ایک سال کا بجٹ discuss ہو رہا تھا اُس پر cut motions آنی تھیں اُس کی بھی قربانی دی لیکن اپنے ممبرز کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا جس کی وجہ سے ہماری پارٹی کو بہت تقویت حاصل ہوئی۔

جناب سپیکر !آج پاکستان کے اندر حالات ایسے ہیں کہ جس کے اندر بہت sensible طریقے سے اور بہت maturity کے ساتھ پارلیمان کے جو اقدار ہیں اور پارلیمان کی جو روایات ہیں اُن کو highest standards سے maintain کر کے آگے چلنے کی ضرورت ہے۔ آج پاکستان کے حالات اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ آپ جلسے جلوسوں، دھرنوں، احتجاج مار کٹائی،

بدتمیزی، بداخلاقی، الفاظ کے جملے کسنا، cheap popularity سوشل میڈیا پر حاصل کرنے کے لئے ان کا آسرا لیں بلکہ اس چیز کی ضرورت ہے کہ ہم پارلیمانی اقدار کو accept اور respect کرتے ہوئے ماحول کو بہتری کی طرف لے کر جائیں۔ میں آپ سے امید کرتا ہوں آپ ایک experienced parliamentarian ہیں کہ آئندہ پنجاب اسمبلی کے اندر ان اقدار کی روایات کو سنبھالنا اور اس کو ensure کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ آج جو حالات میں نے دیکھے ہیں پارلیمان کے اندر حکومت کافی confusion کا شکار دکھائی دیتی ہے۔

جناب سپیکر! معزز وزیر قانون کھڑے ہوئے انہوں نے خود رولز suspend کرنے کا کہا پھر دو منٹ کے بعد خود کہا کہ یہ آپ کی صوابدید ہے بالکل آپ کی صوابدید ہر چیز پر ہوتی ہے لیکن ایک ہی منٹ کے اندر U-turn کاٹنے کی روایت میں نے آج تک نہیں دیکھی ان کے جو سیاسی بڑے ہیں وہ تو چلو مہینے، دو مہینے، تین مہینے، چھ مہینے کے بعد U-turn کاٹنے کی عادت رکھتے ہیں یہاں الحمد للہ ایک ایک منٹ کے بعد U-turn کاٹنا شروع ہو چکے ہیں تو میں انشاء اللہ امید رکھتا ہوں کہ آئندہ ہم لوگ maturity کے ساتھ چلیں گے۔

جناب سپیکر! ہم نے تو سنا تھا ایک سو دنوں کے اندر جو خواب دکھائے گئے تھے وہ کوئی دیوانوں کے خواب تھے ان لوگوں نے ایک سو دنوں میں اپنی حکومت کو کم از کم اپنے پیروں کے اوپر کھڑے ہونے کی کوشش کرنی تھی لیکن بدقسمتی سے یہ پیروں کے اوپر بھی کھڑے نہیں ہو سکے اُس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بیساکھیوں کے اوپر آئے ہیں اور بیساکھیوں کے اوپر زیادہ دیر رہنا مشکل ہوتا ہے اور بیساکھیاں دینے والے بھی زیادہ دیر نااہلیت کا بوجھ نہیں اُٹھاتے، زیادہ دیر incapacity کا بوجھ بیساکھیاں بھی نہیں اُٹھا سکتیں اس لئے بدقسمتی سے آج کی حکومت بجائے اس کے کہ اپنے آپ کو stable کرے بیساکھیوں سے ہٹے اپنے آپ کو consolidate کرے یہ آج تک ان کے چھوٹے سے لے کر بڑے تک بار بار ایوانوں کے اندر اور الیکٹرانک میڈیا پر چلا رہے ہیں کہ آؤ ہم سے جھگڑا کرو۔ حکومتیں جھگڑا کرنے سے نہیں چلتیں بلکہ افہام و تفہیم سے چلتی ہیں۔ اپوزیشن کو اپنے ساتھ لے کر چلنا پڑتا ہے، aggression اپوزیشن کا کام ہے یہ حکومت کا کام نہیں ہوتا۔ کسی بھی سیاسی حکومت میں سیاسی prisoner حکومت کے لئے گالی ہوتی ہے۔ آج شہباز شریف سیاسی prisoner ہے وہ نیب کا prisoner نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! شہباز شریف وہ سیاسی prisoner ہے جس نے جنوبی پنجاب اور اس صوبے کے لئے دس سال خدمت کی۔ ہر انسان میں کمزوریاں ہوتی ہیں لیکن شہباز شریف وہ ہے

جس نے کوہ سلیمان کے پہاڑوں تک، بلوچ آبادیوں، سرائیکی آبادیوں، مظفر گڑھ، روجھان، بہاولپور، رحیم یار خان کے اندر اور آپ کے open areas میں چاہے وہ راولپنڈی ہو، لاہور ہو یا جہاں کہیں بھی ہو دس سالوں میں پنجاب کا نقشہ تبدیل کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ دس سال پہلے کے حالات دیکھیں، before and after کی تصاویریں کھینچیں، آپ میرے علاقے میں آئیں، آپ پہاڑوں پر جائیں، آپ صحراؤں میں جائیں، آپ لاہور کے road infrastructure کو دیکھیں، آپ گوجرانوالہ کو دیکھیں، آپ فیصل آباد کو دیکھیں، آپ ملتان کو دیکھیں، بہاولپور کو دیکھیں، رحیم یار خان کو دیکھیں تو ان تمام میں فرق ہے جو واضح دکھائی دیتا ہے۔آپ نے ایسے شخص کو جو 2010 اور 2013 کے floods میں جنوبی پنجاب میں ہر جگہ جا کر پھرا تھا اور لوگوں کے ساتھ رہا تھا اس کو اندر کر کے آپ کو کیا ملا اور یہ کس نے کیا؟ حکومت بڑی conveniently کہتی ہے کہ یہ نیب نے کیا ہے اور نیب ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھتا ہوں کہ کس نے کہا کہ نیب ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے؟ نیب کی اس وقت انوسٹی گیشن ہو رہی ہے۔جناب عمران خان ابھی جب چین کے دورے پر گئے تھے تو ان کی چار major demands میں ایک demand کیا تھی؟ میں نے تو ان کے منہ سے نہیں کہلوائی انہوں نے خود کہا کہ ہمارے پاس white collar crime کو investigate کرنے کی capacity نہیں ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ چین ہمیں capacity دے اور ہمیں بتائے کہ white collar crime کو کس طرح handle کرتے ہیں؟ وزیراعظم پاکستان نے نیب کی investigative process کے لئے بین الاقوامی سپر پاور سے جا کر امداد مانگی ہے تو پھر مجھے بتائیں کہ آپ کا نیب کے ساتھ کس طرح تعلق نہیں ہے؟ شیخ رشید صاحب جو وفاقی وزیر ہیں وہ نیب کی ہر حرکت کی پیشین گوئی کرتے ہیں تو آپ کا ان کے ساتھ تعلق کس طرح نہیں ہے؟ جب پرائم منسٹر کو نیب کا چیئرمین آکر ملتا ہے تو آپ کا اس کے ساتھ تعلق کیوں نہیں ہے؟ جب آپ کہتے ہیں کہ اگلے کچھ دنوں میں اتنے لوگ اندر جائیں گے تو آپ کا ان کے ساتھ تعلق کیوں نہیں ہے؟ یہ تمام چیزیں کیوں کی جا رہی ہیں، یہ Attention divert کرنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔ Attention divert کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میڈیا چینلز اور سوشل میڈیا پر آج حکومت کی طرف سے یہ جواب آتا ہے کہ انہوں نے پہلے نیب کا قانون کیوں نہیں change کیا؟

میں مانتا ہوں کہ یہ غلطی تھی۔نیب کے قانون میں discrimination, discretion اور investigative processes کے اندر non-transparency ہے۔ ان کے اپنے چیئرمین کے پاس ایک whimsical power ہے کہ جس کسی کو جب چاہے اٹھا لیا جائے اور یہ نیب کے قانون کی بہت بڑی کمزوری ہے جس کو حل ہونا چاہئے۔اس کمزوری کو حکومت اور اپوزیشن کو بیٹھ کر حل کرنا چاہئے۔یہ کمزوری پیپلز پارٹی ہماری حکومت کے پاس لے کر آئی ہم نے اسے no کہا، ہم ان کے پاس لے کر گئے انہوں نے no کہا۔ پیپلز پارٹی یا (ن) لیگ کو protect کرنے کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ آپ کا اور ہمارا basic fundamental right کا معاملہ ہے۔ ہمارے laws میں weaknesses ہیں۔Law کو improve ہونا چاہئے اور ہمیں اس کو improve کرنے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہئے۔شہباز شریف کا arrest ہونا یہ محض اتفاق نہیں ہے یہ پہلے 10 اور 15۔جولائی کے درمیان ہونا تھا لیکن بعد میں ضمنی انتخابات سے پہلے کیا گیا۔شہباز شریف کو arrest کرنے سے کیا فائدہ ہوا، انہیں کیا مل جائے گا؟

جناب سپیکر! تحریک انصاف کا چیئرمین ابھی as a Prime Minister چین گیا تھا۔ وہاں جا کر چین سے پوچھیں۔

جناب سپیکر! میں مثال دیتا ہوں کہ "نور بکری" ایک بندے کا نام ہے وہ چائنا کی پلاننگ منسٹری کا چھ سال head رہا ہے۔وہ چائنا کی ساری strategic, planning کو head کرتا رہا ہے۔ اس کے ہاتھ اور پالیسی کے ذریعے دنیا میں اربوں ڈالرز بلکہ trillions of dollars کی investment ہوتی رہی ہے۔اس کا انہوں نے کیا کیا؟اس پر کرپشن کا الزام تھا لیکن انہوں نے اس کو پکڑ کر تفتیش نہیں کی بلکہ اس کے white collar crime کی تفتیش انہوں نے ایک طریقے سے کی۔وہ آج سے دس دن پہلے سرکاری دورے پر باہر تھا ان کی accountability کی اتھارٹی وہاں گئی اور اس کو arrest کیا۔جب accountability authority کے پاس تمام تر ثبوت آ گئے پھر arrest کیا۔یہاں نیب والے کیا کر رہے ہیں؟ وہ اندر بٹھاتے ہیں، ریمانڈ لیتے ہیں اور بار بار کہتے ہیں کہ ثبوت دو، ثبوت دو۔اُس نے کون سے ثبوت دینے ہیں اور کس نے آج تک اس طرح ثبوت دیئے ہیں؟آپ کو white collar crime کو investigate کرنے کا طور طریقہ نہیں آتا، آپ کے پاس expertise نہیں ہیں۔آپ خود accept کرتے ہیں کہ ہمارے پاس expertise نہیں ہیں۔یہ ایک طرف accept کرتے ہیں اور دوسری طرف Leader of the Opposition of the National Assembly جو وفاق کی علامت ہے اس کو

آپ behind the bars کرتے ہیں۔آپ کے پاس expertise نہیں ہیں اور آپ بیس بیس، تیس تیس دنوں کے لئے ریمانڈ کو extend کر رہے ہیں۔آپ کو یہ نہیں پتا کہ کس کیس میں پکڑنا ہے۔آپ ایک کیس میں بلاتے ہیں اور دوسرے کیس میں پکڑتے ہیں۔ یہ پاکستان کے اندر جو معاملات چل رہے ہیں یہ ٹھیک نہیں ہیں۔ نیب میں ہر ایک کو level playing field سے کیوں نہیں deal کیا جا رہا ہے اور وہاں جتنے لوگوں کے خلاف ریفرنسز فائل ہو چکے ہیں ان کو کیوں نہیں پکڑ رہے ہیں؟ جس کی investigative stage ہے اس کو کیوں پکڑتے ہیں؟ اس law کو فوری طور پر review ہونا چاہئے اور جب تک اس قانون کا review نہ ہو جائے اور جب تک آپ کے پاس white collars crime کی expertise نہ آ جائے اس وقت تک براہ مہربانی اپنا ہاتھ ہولا رکھیں یا ان لوگوں پر بھی اتنا ہی بھاری رکھیں جو لینڈ مافیا پر پلے بڑھے ہیں اور جنہوں نے ادھر بیٹھ کر اپنی empires بنائی ہیں۔ان تمام کو ایک ہی ترازو میں تولا جائے۔ حضورؐ کی حدیث شریف ہے کہ کسی بے قصور کو سزا ملنا دس قصور واروں کو سزا نہ ملنے سے بدتر ہے۔ ہمارے Basic Islamic Law کی jurisprudence ہے اس کے اوپر سارا کچھ depend کرتا ہے۔ حکومت یہ کیا کرنے کی کوشش کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری! میرا خیال ہے کہ پانچ منٹ سے زیادہ ٹائم ہو گیا ہے ابھی آپ کے دوسرے لوگوں نے بھی بات کرنی ہے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں لیڈر آف دی اپوزیشن کے behalf پر بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، ان کے behalf پر تو پھر سارے بولیں گے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! مجھے پانچ منٹ کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، اتنا ٹائم نہیں دیا جا سکتا آپ کے پانچ منٹ پورے ہو گئے ہیں۔آپ کی مہربانی۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! صرف دو منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ایک منٹ میں wind up کر لیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! "چور کا نعرہ" کے پیچھے جب عوام پوچھے گی کہ پٹرول کیوں مہنگا ہوا، تو کیا جواب دو گے کہ چور کا نعرہ؟ جب عوام پوچھے گی کہ بجلی کیوں مہنگی ہوئی، تو کہو گے چور کا نعرہ؟ جب گندم کاشت کرنے والا زمیندار یوریا اور ڈی اے پی کھاد کی قیمت پوچھے گا تو کہو

گے چور کا نعرہ؟ جب وہ پانچ ملین گھروں کا پوچھیں گے تو کہو گے چور کا نعرہ؟ جب ایک کروڑ jobs کا پوچھیں گے تو کہو گے چور کا نعرہ؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جب جنوبی پنجاب کے صوبے کا پوچھیں گے تو کیا کہو گے، چور کا نعرہ؟ جب پوچھیں گے کہ لوکل باڈیز کے ٹینڈر کیوں روکے ہوئے ہیں تو کیا کہو گے کہ چور کا نعرہ؟ جب پوچھیں گے کہ تمہارے ایم این ایز تھانوں میں جا کر ایس ایچ او کی کرسیوں پر کیوں بیٹھتے ہیں تو کیا کہو گے، چور کا نعرہ؟ جب وہ کہیں گے کہ ڈیرہ غازی خان سے مظفر گڑھ کی ہائی وے پر تمہارے فنڈز بند کرنے کی وجہ سے پندرہ لوگوں کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور وہ مر گئے ہیں تو پھر کیا جواب دو گے کہ چور کا نعرہ؟ جب agriculture کی growth کا پوچھیں گے تو کیا کہو گے کہ چور کا نعرہ؟ جب ہسپتالوں کے حالات کو ٹھیک کرنے کی ڈیمانڈ کریں گے تو کیا کہو گے کہ چور کا نعرہ؟ جب تم سے credibility کا پوچھیں گے تو کیا کہو گے کہ چور کا نعرہ؟۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے سردار اویس احمد خان لغاری! میری بات سنیں۔ آپ کو میں نے پورے 15 منٹ دیئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ میں اپوزیشن لیڈر کے behalf پر بول رہا ہوں تو میں نے 15 کی بجائے 16 منٹ دیئے ہیں لیکن اب نہیں۔ بس، آپ کو پندرہ منٹ کی بجائے سولہ منٹ دیئے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ایک بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، اب نہیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! آپ سے راہنمائی چاہئے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ بس اب ہو گیا۔ میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: ایک اُدھر سے بولے گا اور ایک اِدھر سے بولے گا۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ایک بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، بس آپ کی بات سن لی۔ میاں محمد اسلم اقبال! آپ بات شروع کریں۔

وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ آپ نے ٹائم دیا۔ گزارش یہ ہے کہ ابھی معزز ممبر نے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بات کرنے کے لئے مائیک لیا تو میرا خیال ہے کہ جنہوں نے ان کو ٹکٹ دی ہے ان کی تعریف کرتے

ہوئے تھوڑا سا جذباتی ہو گئے ہیں۔ انہیں چاہئے تھا کہ امن وامان کے حوالے سے بات کرتے، ہمیں بتاتے کہ لاہور شہر اور پنجاب میں کرائم کے حوالے سے کیا مسائل ہیں۔ اگر انہوں نے تعریف ہی کرنی تھی تو جس جس حکومت میں یہ رہے ہیں ان تمام لیڈرز کی تعریف کرتے۔۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"آپ کہاں کہاں رہے ہیں" کی آوازیں)

جناب سپیکر! جن کے ساتھ میں پانچ سال حکومت میں رہا ہوں اپوزیشن میں بیٹھ کر ان کی تعریف کی ہے۔ آج یہاں پر بات کی گئی ہمارے سیاسی بڑے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، ایک سیکنڈ ذرا میری بات سنیں۔ دیکھیں! جب آپ بول رہے تھے تو میں نے سب کو منع کیا تھا کہ کوئی نہ بولے تو اب آپ بھی نہ بولیں۔ اب آپ بھی نہ بات کریں، وہ اپنی بات کریں اور آپ آرام سے سنیں جس طرح انہوں نے آپ کو آرام سے سنا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ان کے پاس امن وامان کے حوالے سے بولنے کے لئے کچھ نہیں ہے اس کی ایک وجہ ہے۔ جن لوگوں نے سرعام ماڈل ٹاؤن کے اندر چودہ لوگوں کو شہید کیا ہو، نوے لوگوں کو اپاہج کیا گیا ہو وہ لاء اینڈ آرڈر کے اوپر کیا بولیں گے۔ جو چھوٹو گینگ کے ساتھ معاہدہ کرتے ہوں اپنے پولیس والوں کو مروا کر، وہ لاء اینڈ آرڈر پر کیا بولیں گے۔ اگلی بات۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اگر آپ نے یہ بات کرنی ہے تو پھر میرے پاس بھی Rules کے مطابق کافی چیزیں ہیں۔ اگر ہم آپ کے ساتھ ایک چیز طے کر کے بڑے حوصلے کے ساتھ چل رہے ہیں، ان کی speech کے دوران میں نے کسی کو نہیں بولنے دیا۔ اگر آپ رانا مشہود احمد خان اس طرح کی situation پیدا کریں گے تو پھر آپ اس کے ذمہ دار ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ میاں محمد اسلم اقبال! آپ بات کریں۔

وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اگلی بات، انہوں نے وائٹ کالر کرائم کے حوالے سے کی کہ نیب کے پاس expertise نہیں ہیں۔ نیب انہوں نے بنایا تھا اور یہ expertise بھی پیدا کرتے۔ یہ ثبوتوں کی بات کرتے ہیں تو ان کو ثبوت احد چیمہ نے

دیئے، فواد حسن فواد نے دیئے اور نوید اکرام نے ان کو ثبوت دیئے کہ انہوں نے کرپشن کس طرح

سے کی ہے۔ اس نوید اکرام کو پوچھیں جو CEO رہا تھا جس نے بتایا کہ پیسے کدھر کدھر گئے، یہ کس ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ اسمبلی میں بیٹھ کر کرپشن کو protect کریں گے اور یہ کہیں گے کہ وائٹ کالر کرائم کے حوالے سے ہمارے پاس expertise نہیں ہیں تو انہیں خود سوچنا چاہئے تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگلی بات، پراجیکٹس روکنے کے حوالے سے بات کی گئی تو ان سے پوچھیں سرجیکل ٹاور جو میو ہسپتال کا تھا آپ نے دس سال کیوں بند رکھا؟ برن سنٹر جناح ہسپتال کو کیوں بند رکھا، آج یہ بھی بتائیں کہ وزیر آباد کارڈیالوجی ہسپتال آپ نے کیوں بند رکھا؟ آپ یہ بھی بتائیں کہ میرے حلقے کا ہسپتال کیوں بند رکھا اور اسمبلی کی بلڈنگ، چلیں ہم تو کہتے ہیں کہ ہم یہاں پر اسمبلی کی بلڈنگ میں بیٹھ جائیں گے یہ شاید میرا اور آپ کا پراجیکٹ تھا لیکن جو غریب کا پراجیکٹ تھا آپ نے کیوں بند رکھا؟ آپ بتاتے ہمیں ہم نے دس سال انہی اپوزیشن کے بنچوں پر بیٹھ کر۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جس معزز ممبر نے مجھ سے پہلے تقریر کی ہے، میں اب لیڈر آف دی اپوزیشن سے امید کرتا ہوں کہ میں نے جن پراجیکٹس کے نام گنوائے ہیں وہ ان پر ضرور بات کریں گے اور بتائیں کہ انہوں نے جو پچھلے ادوار کے ہمارے زمانے کے پراجیکٹس تھے وہ کیوں روکے گئے تھے تاکہ انہیں پتا چلے۔ یہ اورنج لائن ٹرین اور میٹرو میرے حلقے سے گزرتی ہیں۔ میٹرو جو انہوں نے بس سروس بنائی ہے اس کے اندر اربوں روپے کے گھپلے ہیں اور میں آڈیٹر جنرل پاکستان کی رپورٹیں انہی بنچوں پر میں بیٹھ کر پڑھتا رہا ہوں۔ اورنج لائن ٹرین کی اربوں روپے کے ان کے قصے زبان زد عام ہیں؟ دفاتر میں لوگوں کو گھیر کر لایا جاتا تھا کہ کس نے کتنے پیسے دینے ہیں، کیسے پیسے دینے ہیں اور کس کی بلڈنگ کیسے بنے گی اور کیسے نقشہ پاس ہو گا۔ ہم لاہور میں رہتے ہیں اور ہمیں پتا ہے کہ یہ کیا کرتے رہے ہیں۔ یہ کرپشن کی بات کرتے ہیں اور میں across the board کہتا ہوں کہ یہاں پر بیٹھے ہوئے تمام ممبران یا نیشنل اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ممبران بشمول PTI کا کوئی بھی ممبر، آپ کا حق ہے کہ آپ ان کو جس

مرضی انوسٹی گیشن ادارے میں لے جائیں ان کی کرپشن کے حوالے سے ہم support کریں گے۔ جناں نے کھادیاں گاجراں ڈھڈ اونہاں دے پیڑ" ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے اور ہم نے کبھی علاقے میں سڑکیں بناتے ہوئے kickback لی اور نہ ہی posting and transfer کراتے ہوئے پیسے لئے۔ شہر کے اندر گوالمنڈی کے اندر، شاہ عالمی کے اندر عمارتیں بنتی ہیں ہم نے کبھی بلا کر تاجروں سے چندہ نہیں لیا۔

جناب سپیکر! یہ آپ ان سے پوچھیں کہ یہ کیا کرتے رہے ہیں۔ یہ آج بات کر رہے ہیں کرپشن کی ہم تو کہتے ہیں کہ ایک دن کرپشن کے اوپر رکھ لیں، آپ نے امن وامان کی بات نہیں کرنی ہمیں پتا ہے۔ آپ نے جو DPO لگانا ہوتا تھا، جو RPO لگانا ہوتا تھا اور جو IG لگانا ہوتا تھا وہ تو آپ کو گھر کا بھیدی بلا کر دیتا تھا اس کا جس طرح سے آپ انٹرویو کرتے تھے، جس طرح سے زدوکوب کرتے تھے اس کے ذریعے سے جس طرح سے آپ victimization کرتے تھے اور یہ صوبہ پولیس اسٹیٹ بنا ہوا تھا۔ آج یہ پہلی دفعہ ہوا ہے جو ہم میرٹ پر آفیسرز لگا رہے ہیں اس کے لئے کسی ایم پی اے کو پوچھا جا رہا ہے اور نہ ہی کسی اور کو پوچھا جا رہا ہے۔ اس کو میرٹ کہتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج ان سے میں یہ کہتا ہوں کہ جس طرح سے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے سادگی کے حوالے سے، امن وامان کے حوالے سے اور غریب لوگوں کی فلاح و بہبود کے حوالے سے جو پراجیکٹس بنائے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے دنوں میں آپ کو پتا چلے گا کہ صحیح معنوں میں پاکستان تحریک انصاف کی جو حکومت ہے وہ لوگوں کی آواز ہے انشاء اللہ تعالیٰ انہیں پتا چلے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ انہوں نے امن وامان کے حوالے سے بات کرنی ہے۔ بسم اللہ، انہوں نے کرپشن کے حوالے سے بات کرنی ہے تو دن رکھ لیں۔ میں بھی آجاتا ہوں ان کے پراجیکٹس لے کر، ہمارے زمانے کے اندر جب میں پہلے منسٹر تھا اگر انہوں نے اس زمانے کے پراجیکٹس لے کر آنے ہیں تو وہ بھی لے کر آجائیں۔ ہم سامنے بیٹھ کر بات چیت کر لیتے ہیں کس نے کیا کیا ہے تاکہ انہیں پتا چلے کہ ان کے لیڈر کیا کرتے رہے ہیں اور ساری قوم کا پیسا کھا کر آج ساری قوم کو سڑکوں پر لانا چاہتے ہیں، کوئی باہر نہیں آئے گا جو ان کے بندے لاہور سے باہر آتے ہیں وہ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ یونین کونسل کا ناظم جس کا بھائی کوئی ٹھیکہ لیتا ہے، کونسلر جو سٹریٹ لائٹوں میں گھپلا کرتا ہے جن کو یہ پیسے بانٹتے ہیں دس دس،

پندرہ پندرہ، بیس بیس بندے کوئی گاڑی کے اوپر چڑھا دیئے، کوئی نیچے ڈال دیئے اور کوئی اوپر بیٹھا دیئے ان کے علاوہ ان کے پیچھے آنے کو کوئی تیار نہیں ہے کیونکہ پوری قوم کو پتا ہے کہ یہ کرپٹ لوگ ہیں۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ویسے تو میری سیٹ کہیں اور ہے لیکن اگر آپ اجازت دیں تو یہاں سے بول لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، جہاں سے مرضی بول لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کا حسن زن ہے اور امید ہے کہ برداشت بھی کریں گے۔ آج آپ کے لاء منسٹر نے لاء اینڈ آرڈر پر بحث کے لئے Rules کو suspend کروایا اور بات جو چل نکلی وہ چل نکلی کرپشن پر، یہ بھی طے ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کی بات کرتے ہوئے حکومت کو کم از کم یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ہم کس صوبے کے لاء اینڈ آرڈر کی بات کر رہے ہیں؟ جس صوبے کے اندر پولیس Reforms پر مشیر رکھے گئے لیکن ناصر درانی صاحب احتجاجاً استعفیٰ دے کر چلے گئے۔ ہم کس صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کی بات کر رہے ہیں کہ security of tenure پر تعینات آئی جی طاہر کو صرف اس لئے ہٹا دیا گیا کہ کچھ سیاسی لوگ موجودہ آئی جی پنجاب کو appoint کرانا چاہتے تھے۔ کیا یہ میرٹ تھا؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم شیم" کے نعرے)

جناب سپیکر! میں نے لاء اینڈ آرڈر کا جنازہ نکلتے دیکھا۔ میں نے لاء اینڈ آرڈر کی صورت سڑکوں پر روتے دیکھی، میں نے پورے پنجاب کو بند دیکھا، میں نے آگ لگتی دیکھی، میں نے املاک برباد ہوتی دیکھیں۔ میں نے rival groups کے اندر ایک دوسرے پر سیدھی فائرنگ ہوتے دیکھی اور وہاں پولیس کا نام ونشان بھی نہ دیکھا اور یہ سب کچھ میں نے تین دن پہلے دیکھا۔ ہم کچھ حساس معاملات اور contentious issues پر اس طرح بات نہیں کرنا چاہ رہے تھے۔ ابھی حکومتی بنچز سے منسٹر نے میٹرو پراجیکٹ پر کرپشن کی بات against the facts کی۔ انہیں آڈیٹر جنرل آف پاکستان کے procedure سے واقفیت ہونی چاہئے۔ اگر آڈیٹر نے کچھ Para's اُٹھائے تھے تو وہ ڈیپارٹمنٹ اکاؤنٹس کمیٹی میں reconcile ہوئے۔ کون سا پیرا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں آیا؟ صرف تین procedural paragraph ہیں۔ وہ جو رٹ پٹیشن فائل کی گئی جس

میں اس وقت کے قائد حزب اختلاف پٹیشنر تھے ہم نے تو وہ بھی دیکھی۔ وہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی ساری رپورٹ اٹھا کر لائے اور جب ہائی کورٹ کے اندر اس کا جواب آیا تو پتا چلا کہ سارے پیرا گراف reconcile ہو گئے ہیں اور کوئی ایسا qualified Para سامنے نہیں آیا۔ اگر میں اسی ترتیب سے کہوں تو 250 ملین کا پراجیکٹ جو پشاور کے اندر تھا، چیئرمین PTI جواب وزیراعظم ہیں یہ ان کا role model signature پراجیکٹ تھا تو کیا پھر یہ وزیراعظم کرپشن کا کوہ ہمالیہ نہ ہوئے؟ ہم جو qualify کر رہے ہیں اسے کرپشن نہیں کہہ رہے اسی لئے سردار صاحب نے بات کی تو انہوں نے کہا کہ وائٹ کالر کرائم کی انوسٹی گیشن کے لئے ایک professional skill required ہے۔ میرا جھگڑا نہیں ہے میں میاں صاحب کی offer کو welcome کرتا ہوں لیکن ایک ایک پراجیکٹ دیکھیں، آپ لاہور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی دیکھیں، ان پراجیکٹ کو دیکھیں جو بھکھی میں بنے، ان پراجیکٹس کو دیکھیں جو حویلی بہادر شاہ میں بنے، ان پراجیکٹس کو دیکھیں جو چھتیس چھتیس ماہ کے اندر بننے تھے لیکن وہ بیس بیس ماہ میں بنے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جو چائنیز یہاں پر آئے جن کا سردار صاحب نے ذکر کیا پہلے انہوں نے یہ کہا کہ for the first Megawatt project we need 42 months لیکن ہم نے وہ منصوبے بیس بیس ماہ کے اندر لگتے دیکھے۔ ہم نے دیکھا کہ یہاں سے اندھیروں کو کس طرح ختم کیا اور یہاں جو لوڈ شیڈنگ کا آفریت کھڑا تھا اس کا مقابلہ کیا۔ ہم نے وہ دہشت گردی دیکھی، یہ لاء اینڈ آرڈر کی بات کرتے ہیں کہ کس تھانے کے اندر 7/51 کی واردات ہوئی لیکن ہم نے اس صوبے کے اندر سال میں دہشت گردی کے پچاس پچاس حملے ہوتے دیکھے، یہاں پر بار بار بم پھٹتے تھے، یہاں داتا دربار پر بم پھٹتے تھے، یہاں کی مساجد بھی لہولہان تھیں لیکن ان سب کو کنٹرول کیا۔ ہم نے لاء اینڈ آرڈر maintain کیا، سکیورٹی کی صورتحال کو بہتر کیا اس صوبے کو اپنا وقت دیا اپنی جان دی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج ان کی perceptions management کی regime اس بات پر کرپشن کرپشن کا شور مچاتی ہے اور ان کے مطابق تو کرپشن کا ٹیسٹ کیس شہباز شریف کا ہے۔ میں نے کل میڈیا پر ڈی جی نیب کو سنا مجھے ڈی جی نیب کی گفتگو اور گورنمنٹ کے اس ترجمان کی گفتگو کے اندر رتی بھر فرق نہیں ملا۔ جو وزیراعظم کا stance تھا وہی ڈی جی نیب کا stance تھا۔

جناب سپیکر! میں شعور رکھتا ہوں، کھلی آنکھوں سے دیکھتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ آنکھیں کھول کر دیکھو کہ آپ جس کرپشن کا بے بنیاد الزام لگا کر شور مچا رہے ہیں۔ اگر کرپشن ہوتی تو بتائیں آشیانہ کے کیس میں کون سی کرپشن ہے؟ اس میں کون سا پیسا گیا ہے؟ اس میں کون سی زمین گئی ہے؟ اگر کرپشن ہوتی تو پچھلی چار تاریخوں میں کسی ایک جگہ پر بھی ریمانڈ پیپر پر کوئی ایک ایسی evidence لے کر آتے۔ حد تو یہ ہے کہ آپ نے میری آئینی آزادی مجھ سے چھین لی۔ کیوں چھین لی؟ نیب کے لوگوں کی discretion ہے وہ discretion fairness کے ساتھ استعمال کرنی ہے۔ اگر across the board بات کرتے ہیں تو میں بتاتا ہوں کہ جو جو بندے آپ کی اس کیبنٹ کے اندر بیٹھے ہیں اور وہ نیب کو مطلوب ہیں انہیں پکڑیں، جو بندے وفاق میں بیٹھیں ہیں اور نیب کو مطلوب ہیں انہیں پکڑیں لیکن آپ کی حکومت صرف۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کے چھ منٹ ہو گئے ہیں۔ آپ کی مہربانی۔ جی، چودھری ظہیر الدین!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! صرف ایک جملے میں اپنی بات مکمل کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب میں نے floor چودھری صاحب کو دے دیا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔** جناب سپیکر! آپ کی بہت مہربانی کہ آپ نے مجھے floor دیا۔ ابھی قائد حزب اختلاف کے behalf پر سردار اویس احمد خان لغاری نے تقریر فرمائی اور انہیں جو حق دیا گیا وہ انہوں نے بہت اچھی طرح ادا کیا۔ ہم بھی سمجھتے ہیں کہ محترم بڑے سردار اویس احمد خان لغاری کے صاحبزادے ہیں مجھے امید ہے کہ جتنی ان کی لفاظی اچھی تھی اتنی ہی یادداشت بھی اچھی ہونی چاہئے۔ یہ ان کے ساتھ پانچ سال رہے ہیں اس لئے انہوں نے کچھ چیزیں گنوائی ہیں کہ راجن پور، مظفر گڑھ اور باقی ساؤتھ پنجاب میں یہ ہوئی ہیں لیکن جب یہ پانچ سال آپ کے ساتھ رہے اور یہ آپ کے سیکرٹریٹ میں آکر جنوبی پنجاب کے لئے جو کچھ لے کر جاتے رہے وہ میں دیکھتا رہا ہوں یا تو وہ انہوں نے وہاں پر لگایا نہیں۔۔۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! نہیں، zero

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! سردار اویس احمد خان لغاری! آپ یہ نہیں کہہ سکتے۔ میں آپ کی تقریر کے دوران نہیں بولا اور آپ کی ساری بات سنی ہے۔ آپ وائٹ کالر کی بات کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری! ذرا حوصلے سے بات سنیں۔ میں نے آپ کی تقریر میں کسی کو نہیں بولنے دیا آپ بھی تحمل سے بات سنیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! بات تو آپ نے وائٹ کالر کی کی ہے لیکن پہن کر سیاہ کالر آئے ہیں۔ میں اسی حساب سے بات کروں گا۔ اگر آپ نہیں لے کر آئے تو اس کے ثبوت میرے پاس ہیں آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے کہ جناب پرویز الٰہی نے ساؤتھ پنجاب کے اندر کارڈیالوجی سنٹر بنوایا تو اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ کو کیا ہوتا تھا جس کو سردار اویس احمد خان لغاری acknowledge کرتے تھے؟ جناب پرویز الٰہی نے ساؤتھ پنجاب میں پریس کلب اور کئی ہسپتال بنوائے۔ آپ کہتے ہیں کہ سڑکوں کو دیکھیں جبکہ میں کہتا ہوں کہ آپ ہسپتالوں میں ایک بیڈ پر چار چار مریضوں کو دیکھیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فلائی اوور کے ساتھ ساتھ آپ ان سکولوں کو ضرور دیکھیں کہ جن کی چار دیواری نہیں اور وہاں پر پینے کے لئے پانی میسر نہیں ہے۔ سردار اویس احمد خان لغاری کم از کم ان پٹرولنگ پوسٹوں کا ذکر کر دیتے جو کہ جناب پرویز الٰہی نے ساؤتھ پنجاب میں بنوائی تھیں۔ اُس وقت 365 پٹرولنگ پوسٹیں بنائی جانی تھیں جن میں سے جناب پرویز الٰہی نے 300 پٹرولنگ پوسٹیں بنوائیں۔

جناب سپیکر! سردار اویس احمد خان لغاری کو کہنا چاہتا تھا کہ جو پٹرولنگ پوسٹیں رہ گئی تھیں ان کو میاں محمد شہباز شریف نے نہیں بنوایا۔ یہ اپنی اس غلطی کو تسلیم کرتے اور کہتے کہ میاں محمد شہباز شریف نے ان پٹرولنگ پوسٹوں کو نہ بنوا کر غلطی کی ہے۔ ان کو سچ بولنا چاہئے تھا۔ جب جناب پرویز الٰہی اس صوبہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے تو انہوں نے ایک سرجیکل ٹاور شروع کروایا تھا لیکن جب مسلم لیگ (ن) کی حکومت آئی تو انہوں نے اس کی تعمیر رکوا دی۔ سردار اویس احمد خان لغاری کہتے تھے کہ میں نے میاں محمد شہباز شریف سے کہا کہ وہ اس سرجیکل ٹاور کو مکمل کریں لیکن انہوں نے ان کی بات نہیں مانی۔

جناب سپیکر! ابھی سردار اویس احمد خان لغاری U-turn کا ذکر کر رہے تھے تو میں ان سے آپ کی وساطت سے کہوں گا کہ میرے عزیزم! جب آپ دو سڑکوں کے اُوپر جا رہے ہوں اور دوسری سڑک پر کوئی چور کسی کا اثاثہ لے کر بھاگ رہا ہو تو آپ اسے U-turn لے کر ہی پکڑیں گے۔ سردار اویس احمد خان لغاری آپ اس چور کو یوٹرن لئے بغیر نہیں پکڑ سکتے۔ ان کے قائد کو

چاہیے تھا کہ عدالت میں اپنی منی ٹریل دیتے۔ آپ یہاں ہاؤس میں منی ٹریل کے حوالے سے بات کرتے ہیں جبکہ عدالت میں آپ نے اپنی منی ٹریل نہیں دی۔ آج آپ نیب کے نقائص نکال رہے ہیں۔ نیب کے قوانین تو آپ ہی نے بنائے ہیں اور اب آپ اپنے بنائے ہوئے قوانین کے victim بنے ہوئے ہیں لیکن ہم آپ کے victim رہے ہیں۔ میں نے آج تک یہاں ایوان میں اپنی ذات کے حوالے سے بات نہیں کی لیکن آج کہوں گا کہ میاں محمد شہباز شریف نے پچھلے دس سالوں میں بطور وزیر اعلیٰ پنجاب میرے ساتھ بہت ظلم روا رکھے ہیں۔

جناب سپیکر! سردار اویس احمد خان لغاری کو وزیر آباد کے کارڈیالوجی سنٹر کا بھی ذکر کرنا چاہیے تھا۔ اس کارڈیالوجی سنٹر نے سیالکوٹ، گجرات، گوجرانوالہ اور حافظ آباد کو cater کرنا تھا لیکن اس کی تعمیر روک دی گئی اور اس کو functional نہیں کیا گیا۔ وزیر آباد کارڈیالوجی سنٹر functional نہ ہو سکا اور مریضوں کو اپنے علاج کی خاطر لاہور آنا پڑا اور بہت سے مریض راستے میں ہی فوت ہو جاتے تھے۔ ان کی ratio تقریباً 21 اموات per month بنتی ہے۔ آپ پچھلے دس سالوں کی ایسی تمام اموات کا حساب لگائیں۔ ان تمام اموات کے ذمہ دار میاں محمد شہباز شریف اور قائد حزب اختلاف میاں حمزہ شہباز شریف ہیں۔

جناب سپیکر! آپ 2002 سے لے کر 2008 تک کا crime rate دیکھیں اور پھر 2008 سے لے کر 2018 تک کا crime rate دیکھ لیں تو آپ کو بڑا واضح فرق نظر آئے گا۔ مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں crime rate تین سو گنا بڑھ گیا۔ جب انہوں نے حکومت takeover کی تھی تو اُس وقت 1700 اشتہاری تھے جبکہ اس وقت 21 ہزار اشتہاری ہیں۔ یہ ریکارڈ خود ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ ان کے دور حکومت میں بہت زیادہ پولیس مقابلے ہوئے ہیں۔ یہ عابد باکسر اور ورک انسپکٹر سے جعلی پولیس مقابلے کرواتے رہے۔ اسی طرح فیصل آباد میں بھی یہ جعلی پولیس مقابلے کرواتے رہے۔ ان تمام مظالم کا حساب انہیں اس دنیا میں بھی دینا پڑے گا۔ ہم نے کرپشن ختم کرنے کے نام پر ووٹ لئے ہیں اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ کرپشن کو ختم کریں گے۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ حزب اختلاف اور حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے تمام معزز ممبران کے NTN لیں تاکہ سب کے اثاثہ جات کا علم ہو سکے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں wind up کرتا ہوں۔ جب یہ کہا جائے گا کہ 21۔ارب روپے سستی روٹی سکیم کی نذر ہو گئے تو پھر لوگ چور کا نعرہ لگائیں گے۔ جب کہا جائے گا کہ 9۔ارب روپے مکینیکل تندور سکیم میں لگا دیئے گئے تو پھر لوگ چور کا نعرہ لگائیں گے۔ جب 18 ہزار روپے کا لیپ ٹاپ خرید کر خزانے سے 35 ہزار روپے نکالے جائیں گے تو پھر لوگ چور کا نعرہ لگائیں گے۔ صاف پانی میں اربوں روپے خرچ کرنے کے بعد جب تین گھروں کو بھی صاف پانی نہیں مل سکا تو پھر لوگ چور چور کا نعرہ لگائیں گے۔ جب یہ خود چھوٹو گینگ کی پشت پناہی کریں گے تو پھر یہ کالے کالر کے ساتھ وائٹ کالر کرائم کی بات کیسے کریں گے؟ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب رانا مشہود احمد خان بات کریں گے۔ جی، رانا صاحب!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں وقت نوٹ کر رہا تھا۔ آپ نے چودھری ظہیر الدین خان کو گیارہ منٹ دیئے ہیں۔ ہاؤس کے اندر آپ مساوات قائم کریں۔ جب میں پہلے بات کرنے لگا تھا تو آپ نے فرمایا کہ میں اپنی سیٹ پر نہیں ہوں۔ یہی اصول سب کے لئے نافذ کیا جائے۔ حزب اقتدار کے معزز ممبران کے لئے بھی اسی اصول کو لاگو کیا جائے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ اپنی تقریر کریں۔ اس بات کو چھوڑ دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے میرے اُوپر ایک الزام لگایا تھا۔ چیئر عزت ہاؤس سے لیتی ہے۔ سپیکر کے عہدہ کو یہ ہاؤس عزت دیتا ہے۔ سپیکر کا کام یہ نہیں ہوتا کہ وہ الزام لگائے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر آج ہاؤس اس لئے convene کیا گیا ہے کہ ہم امن وامان کی صورتحال پر بات کریں اور اپنے ایک ایسے لیڈر کے بارے میں بات کریں کہ جس نے غریبوں کے سر پر ہاتھ رکھا، جو یتیموں کا والی اور ساتھی بنا اور جو پنجاب کے اندر شعبہ تعلیم کو نئی بلندیوں پر لے کر گیا۔ صحت کے حوالے سے بات کرنے والے یہ بُھول جاتے ہیں کہ پنجاب کے اندر کتنے نئے ہسپتال بنائے گئے۔ ہمارے دور حکومت میں ہسپتالوں میں لوگوں کو مفت ادویات ملتی تھیں اور آج پنجاب کی عوام سوال کرتی ہے کہ جو مفت ادویات مہیا کی جاتی تھیں اب وہ کیوں بند کر دی گئی ہیں؟ میاں محمد شہباز شریف کی وجہ سے چائنا نے کہا کہ اگر کوئی کام تیزی سے کرنا مقصود ہو تو اس کا نام "Punjab Speed" رکھ دیں۔ ڈینگی کے حوالے سے WHO نے کہا کہ اس کی وجہ سے ہزاروں جانیں ضائع ہو سکتی ہیں اور ہم نے اس موذی مرض پر قابو پایا۔ صوبہ پنجاب

کے اندر اس کا جو ماڈل بنایا گیا اسے برازیل اور سری لنکا نے اپنے ممالک کے اندر جا کر رائج کیا حالانکہ وہ یہاں پر ڈینگی کے حوالے سے ہماری مدد کرنے کے لئے آئے تھے۔ میاں محمد شہباز شریف کی مثال دنیا دیتی ہے اور اس کی پیروی کرتی ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ یوگنڈا کے وزیر خارجہ یہاں پر ایک افتتاحی تقریب میں تشریف لائے اور انہوں نے کہا کہ میں صرف اور صرف میاں محمد شہباز شریف کو ملنے اور دیکھنے کے لئے آیا ہوں۔ یہ وہ لیڈر ہے کہ جس نے پنجاب اور پاکستان کی نیک نامی میں اضافہ کیا۔ یہاں پر کسی کے ساتھ اگر زیادتی ہوتی تھی تو پولیس اور دوسرے ادارے بعد میں پہنچتے تھے لیکن میاں محمد شہباز شریف وہاں پر سب سے پہلے خود کھڑے ہوتے تھے اور دادرسی کرتے تھے۔ میاں محمد شہباز شریف کی کابینہ کے تمام وزیر اور معزز ممبران دن رات اس صوبے کی خدمت اور محنت کرنے میں مصروف تھے اور اس کے مقابلے میں کچھ لوگ سازشیں کر رہے تھے، اس صوبے اور ملک کو تباہ کرنے کے منصوبے بنا رہے تھے۔

جناب سپیکر! جناب عمران خان کہتے تھے کہ مجھے علم نہیں لندن میں کوئی میٹنگ ہوئی یا نہیں اور کوئی منصوبہ بنایا گیا یا نہیں۔ آج ان کے خلاف آرٹیکل 62/63 کے تحت کارروائی ہونی چاہئے کیونکہ لندن منصوبہ آج دنیا کے سامنے آچکا ہے اور اس پاکستان کو تباہ کرنے کی سازش دنیا کے سامنے آچکی ہے۔

جناب سپیکر! آپ کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے دو دن دھرنا دیا ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے، بالکل ہونی چاہئے لیکن پھر 126 دن دھرنا دینے والوں کی تصویریں سامنے آنی چاہئیں پی ٹی وی پر قبضہ کرنے والوں کی تصاویر سامنے آنی چاہئیں اور قومی اسمبلی پر شلواریں لٹکانے والوں کی تصاویر سامنے آنی چاہئیں۔ پاکستان کو دنیا کے سامنے رُسوا کرنے والوں، چائنا کے صدر کے دورے کو ملتوی کرانے والوں، سری لنکا کے صدر کے دورے کو ملتوی کرانے والوں اور پاکستان کا دنیا میں مذاق اُڑانے والوں کے خلاف بھی کارروائی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! اس وقت نیب اور PTI کا unholy alliance بن چکا ہے کیونکہ نیب صرف مسلم لیگ (ن) کے لوگوں کے خلاف کارروائی کر رہا ہے۔ آج میں معزز ہاؤس اور چیئر سے پوچھتا ہوں کہ نیب کے اندر اس وقت کتنے مقدمات زیر تفتیش ہیں؟ ہزاروں کی تعداد میں مقدمات نیب کے اندر اس وقت زیر تفتیش ہیں۔ اس میں کتنے لوگوں کو پکڑا گیا اور کتنے لوگوں کو بغیر ثبوت کے پابند سلاسل کیا گیا؟ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ آج میاں محمد شہباز شریف کو پابند سلاسل کر کے اپنے مقاصد حاصل کر لیں گے تو شیر شیر ہوتا ہے چاہے وہ سلاخوں کے پیچھے ہو یا سلاخوں سے باہر ہو۔

آج کا میاں محمد شہباز شریف پاکستان میں کل سے زیادہ مقبول ہے کیونکہ آپ نے ایک ایسے لیڈر پر ہاتھ ڈالا ہے جس نے لاکھوں بچوں کو سکالر شپ کے ذریعے ان کی زندگی کا حاصل دیا۔ آپ نے ایک ایسے شخص کو پابند سلاسل کیا جس نے مظلوموں کی دادرسی کی۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا اور یہ بات کرنا چاہوں گا کہ آج یہ کس طرح کا احتساب ہے؟ آج سینکڑوں لوگوں کو جو اقتدار میں ہیں ان کو نیب کیوں نہیں پکڑتا اور ان کو پابند سلاسل کیوں نہیں کرتا؟ آپ 100 دن کا اپنا paper لائیں گے، ہم اپنا white paper لائیں گے اور ہم قوم کو دکھائیں گے۔ آج اس قوم کا کسان، مزدور اور عام آدمی جھولیاں اٹھا اٹھا کر بددعائیں دے رہا ہے۔ یہاں بجلی، گیس اور پٹرول کی قیمت بڑھ گئی اور ہمارا لیڈر میاں محمد شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف کے ساتھ مل کر اس قوم کے لئے آج بھی جدوجہد کر رہا ہے۔ ابھی یہاں پر منسٹر صاحب نے چندے کی بات کی ہے تو چندہ مانگ مانگ کر اکبر ایس احمد کو نہ اس ہاؤس میں پوچھیں کہ کون چندہ مانگتا ہے اور کون چندے کھاتا ہے اور کون چندوں کی بنیاد پر سیاست کرتا ہے اور بے روزگار جناب عمران خان اور اس کی بہن علیمہ خان کی اربوں کی جائیدادیں کس طرح باہر بن جاتی ہیں۔ یہ احتساب کرنا ہوگا۔ اس قوم کی پائی پائی کا احتساب کرنا ہوگا اور کریں گے۔ ہم اس ہاؤس کے floor پر بھی کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ باہر بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! بہت شکریہ۔ جناب فیاض الحسن چوہان!

وزیر اطلاعات وثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان):

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! ہم بڑی دیر سے یہاں پر ن لیگ کے راہنماؤں اور فاضل ممبران کی طرف سے پچھلے دس سال کی رام لیلا سن رہے تھے کہ بڑی زبردست governance تھی، دودھ کی نہریں بہتی تھیں، کھیت سونا اور چاندی اگلتے تھے اور مینار پاکستان اور بادشاہی مسجد کے میناروں سے مرغ مسلم اچھل اچھل کر غریب عوام کے منہ میں جاکر گرا کرتے تھے۔

جناب سپیکر! صورتحال یہ ہے کہ آپ 2008 میں ایک سو ارب روپے کا surplus صوبہ چھوڑ کر گئے تھے۔ خادم اعلیٰ نے سینکڑوں ارب روپے کا قرضہ دو دفعہ re-schedule کرایا۔ اس کے بعد 2018 میں جب یہ صوبہ جناب عثمان احمد خان بُزدار کے حوالے کیا گیا تو یہ صوبہ 1200۔ارب روپے کا مقروض تھا۔ ان کی good governance کی یہ صورتحال تھی۔

اس کے بعد صورتحال یہ ہے کہ 56 کمپنیوں کے سیکنڈل کے اندر آپ کو بلایا گیا، 56 کمپنیوں کا سیکنڈل تھا آشیانہ ہاؤسنگ سکیم نہیں تھی۔ ان کو جب گرفتار کر لیا گیا تو پورے پاکستان اور خصوصاً پنجاب میں واویلا مچایا گیا۔ اس کے بعد میاں محمد شہباز شریف اسمبلی میں کھڑے ہو کر پوچھتے رہے کہ مجھے صاف پانی سیکنڈل کے حوالے سے بلایا گیا اور آشیانہ ہاؤسنگ سکیم میں گرفتار کر لیا گیا۔

جناب سپیکر! 56 کمپنیوں کا سیکنڈل ہو، پاور پراجیکٹس ہوں یا میٹرو پراجیکٹس ہوں تو اربوں روپے کی کرپشن اور اربوں روپے کا خسارا ان دس سالوں میں آپ کو نظر آئے گا۔ صورتحال یہ ہے کہ اسی ملتان میٹرو پراجیکٹ کے اندر چین والوں نے کم از کم اتنی غیرت دکھائی کہ اپنا ایک بندہ جس نے 300 کروڑ روپے کا ملتان میٹرو میں ایک بڑا chunk تھا اس میں کرپشن پر اس کو سزا دے دی لیکن ہماری good governance کی غزل پڑھنے والی میاں محمد شہباز شریف کی حکومت کو گوارا نہیں ہوا کہ وہ اس پر کسی قسم کی کوئی investigation, implementation یا grip کر سکیں۔

جناب سپیکر! ان کی دس سال کی تعلیمی اداروں کی صورتحال یہ ہے کہ اگر ٹیچر ہے تو فرنیچر نہیں ہے، فرنیچر ہے تو ٹیچر نہیں ہے۔ پنجاب کے تعلیمی اداروں کے متعلق بات کرتا ہوں میں remote area کے اداروں کی نہیں بلکہ شہروں کے مضافات میں آپ چلے جائیں۔ آپ کو عام انسان میٹرک، ایف اے اور بی اے کی تعلیم حاصل کرتے ہوئے نظر نہیں آئیں گے لیکن پچھلے دس سالوں میں بھینسیں اور بکریاں آپ کو وہاں نظر آئیں گی جو وہاں پر تعلیم حاصل کر رہی تھیں۔ یہ کس منہ کے ساتھ کہتے ہیں کہ انہوں نے پنجاب کو ترقی یافتہ صوبہ بنا دیا ہے۔ یہ کس منہ کے ساتھ کہتے ہیں کہ انہوں نے پنجاب کے اندر دودھ کی نہریں بہا دی ہیں۔

جناب سپیکر! میرا بھائی رانا مشہود احمد خان اب یہاں سے چلا گیا ہے۔ یہ صاحب بہادر سپورٹس کے وزیر تھے اور سپورٹس کا وزیر ہونے کے ناطے انہوں نے جو functions کرائے اس میں یہ جعلی awards دیتے رہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! آج میں ان کی دیانتداری کا ایک زبردست انکشاف کرنے لگا ہوں کہ ان کی دیانتداری کا عالم یہ ہے کہ میں اس وقت جس گھر میں رہتا ہوں وہ گھر پچھلے پانچ سال میرے بھائی کے پاس تھا۔ آپ یقین جانئیے کہ وہاں کے ملازمین یہ کہتے ہیں کہ رات کو لاکھوں روپے کی مالیت کے لفافے آیا کرتے تھے جو ملازم اندر دیا کرتے تھے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں یہ on record کہہ رہا ہوں۔ میں اسی گھر میں رہ رہا ہوں جس گھر میں میرا یہ بھائی رہتا تھا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں ذاتی بات نہیں کر رہا۔ جناب عمران خان کی ذات کے حوالے سے میں on record کہہ رہا ہوں کہ میں 12-B,Aikman Road, GOR-I میں رہ رہا ہوں وہاں کے ملازمین نے مجھے خود بتایا ہے کہ پچھلے منسٹر صاحب کو رات کو لاکھوں اور کروڑوں روپے کے لفافے اور چیک آیا کرتے تھے جو ہم اندر جا کر دیا کرتے تھے۔ آپ کس منہ سے جناب عمران خان کی یا PTI کے حوالے سے اس قسم کی بات کر سکتے ہیں۔ آپ سر سے لے کر پاؤں تک کرپشن میں involve ہیں چاہے وہ خادم اعلیٰ ہو، چاہے وہ فرزند اعلیٰ ہو یا داماد اعلیٰ ہو سارے کے سارے involve ہیں۔ گلی گلی میں شور ہے سارا ٹبر چور ہے یہ میں نہیں کہتا بلکہ پوری دنیا کے اندر سارے لوگ کہہ رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! مزے کی بات یہ ہے کہ اب ان کو ہضم نہیں ہو رہا۔ آپ ان کا passion دیکھ لیں۔ یہ تسلی سے بیٹھیں۔ ہم نہیں بلکہ پوری دنیا ان کو چور کہتی ہے، New York Time کہتا ہے، Washington Post کہتا ہے، وہاں کے Journals کہتے ہیں پوری دنیا کے اندر جتنے رسائل اور جریدے ہیں ساروں نے لکھا ہے کہ top ten میں نمبر 1 پر پاکستان کے اندر پوری دنیا کے چور میاں محمد نواز شریف کو قرار دیا۔

جناب سپیکر!! جو لوگ سر سے لے کر پاؤں تک کرپٹ ہوں، بددیانت ہوں، ٹکے مار ہوں، پیداگیر ہوں، نوسر باز ہوں تو ان کو یہ حق نہیں ہونا چاہئے کہ وہ کسی دوسرے کی طرف انگلی اٹھائیں۔ اس کے بعد اگلی چیز یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرے بھائی رانا مشہود احمد خان کو اس وقت بڑا برا محسوس ہوا ہے۔ کیا ان کی ویڈیو پوری دنیا کے سامنے نہیں ہے؟ اس ویڈیو میں یہ خادم اعلیٰ کے front man بن کر deal کر رہے تھے کہ خادم اعلیٰ کو میں نے آگے kickback، کمیشن، حصہ اور بھتہ دینا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اسمبلی کے باہر بھی تقریر کی تو یہ وہ front man ہیں جنہوں نے پولٹری کی انڈسٹری کو تباہ و برباد کر کے اربوں کھربوں روپے پچھلے دس سالوں میں کمائے ہیں۔ ان کو پھر کیا خطاب ملا تو ان کو ککڑی مافیا کا خطاب ملا۔ ککڑی مافیا پورے پاکستان میں مشہور ہوا اور اس ککڑی مافیا کے سرغنہ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ یہاں پر بیٹھے ہیں جو ککڑی مافیا کے سرغنہ ہیں اور یہ ان کے front man تھے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: چوہان صاحب! Wind up کریں۔

وزیر اطلاعات وثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ (ن) لیگ کے قائدین کو اور (ن) لیگ کے ممبران کو اخلاقی طور پر یہ جرأت نہیں ہونی چاہئے کہ وہ کسی دوسرے کی طرف کرپشن کے حوالے سے کوئی الزام لگائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: Next! اپوزیشن کی طرف سے محترمہ عشرت اشرف!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کو کہیں کہ وہ اپنی تقریر میں جواب دے دیں۔ آپ اور رانا صاحب بول چکے ہیں اس لئے یہ اپنی تقریر میں جواب دے دیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! کسی ممبر کے conduct پر کون سا ہاؤس اور کون سے رولز تقاضا کرتے ہیں کہ اس طرح کی تہمت لگائی جائے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: چوہان صاحب! آپ بیٹھیں اور مجھے جواب دینے دیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کیوں اجازت دیتے ہیں۔ میں آپ کو اس لئے بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ جس طرح آپ کو Rules کی violation کے باوجود اجازت دی ہے۔ آپ حوصلے سے سنیں اور محترمہ عشرت اشرف کو بتادیں کہ وہ آپ کی ساری باتوں کا جواب دے دیں۔ اس کے بعد آپ کسی اور ممبر کو تیار کر لیں اور رانا مشہود احمد خان کسی اور ممبر کو تیار کر لیں جس طرح چاہیں وہ جواب دے دیں۔ اس میں آپ کا فائدہ ہے۔ ملک محمد احمد خان آپ کا فائدہ ہے کہ آپ کے زیادہ لوگ بولیں گے۔ آپ اپنے خیالات اور جوابات انہیں دے دیں۔

محترمہ عشرت اشرف: جناب سپیکر! یہ وہ خیالات مجھے کس وقت دیں گے۔ میں تو ابھی بات کرنا چاہ رہی ہوں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر یہ ان کے اس conduct پر بات کریں گے تو یہ against the rules ہے۔

جناب سپیکر: آپ Rule-223 کو بھی پڑھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر ملک محمد احمد خان conduct of memberکی بات کر رہے ہیں کہ کوئی ممبر کسی دوسرے معزز ممبر کے conduct پر بات نہیں کر سکتا۔ آپ رولز کی کتاب میں دیکھیں کہ کیا معزز ممبر سپیکر کے conduct پر بات کر سکتا ہے؟ آپ کا دس دن پہلے کیاconduct تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر یہ رولز کی پاسداری نہیں کریں گے تو پھر کوئی بھی نہیں کرے گا۔ اس لئے میں استدعا کرتا ہوں کہ یہ روایت انہوں نے ڈالی ہے۔ خدارا اب اس روایت کو ختم کریں اور یہ اپنا وقت ضائع نہ کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ عشرت اشرف!

محترمہ عشرت اشرف: جناب سپیکر! آپ نے میرا نام پکارا ہے لیکن کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ ان کو دو منٹ personal explanation کے لئے دے دیتے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس کی ضرورت نہیں۔ آپ اپنی بات میں ان کی بات کر لیں۔ انہوں نے تقریر کر لی ہے۔ آپ اپنی تقریر میں جو وہ کہنا چاہتے ہیں وہ آپ کہہ دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! انہیں کیا پتا؟

جناب سپیکر: آپ کسی اور مقرر کو کہہ دیں۔

محترمہ عشرت اشرف: جناب سپیکر! میں نے تو اپنی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! اپنی بات کریں۔

محترمہ عشرت اشرف: جناب سپیکر! کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ ان کو دو منٹ personal explanation پر اپنی ذاتی بات کو clear کرنے کا موقع دیتے۔ یہ آپ پر ہے کہ آپ نے ہاؤس کا ماحول کیسا رکھنا ہے؟ اگر آپ اس ماحول کو اچھا رکھنا چاہتے ہیں تو دو منٹ میں وہ explain کر دیتے جو وہ کرنا چاہتے تھے۔ بہر حال آپ نے ان کو موقع نہیں دیا جو میرے خیال میں بہتر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ جو کنٹینر پر بیٹھ کر بڑی بڑی باتیں کرتے تھے وہ شاید ان پر عمل کریں گے۔ مگر انہوں نے جو باتیں کی تھیں اور نعرے لگائے تھے اسی کو اپنا ایجنڈا بنایا ہے۔ انہوں نے ایجنڈا بنایا کہ ہم کشکول لے کر نہیں نکلیں گے لیکن یہ سب سے پہلے کشکول لے کر نکلے۔ انہوں نے ہم پر یہ بھی الزام لگایا تھا کہ یہ IMF سے

loan کیوں لیتے ہیں۔ آج یہ IMF کی شرائط پر بات کر رہے ہیں اس سے یہ ہو رہا ہے کہ غریب سے غریب آپ کی حکومت کو گالیوں کے سوا کچھ نہیں دے رہا۔ آپ کبھی باہر نکل کر تو دیکھیں کہ rates کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہیں، تیل کی قیمتیں کہاں پہنچ گئی ہیں، گیس کی قیمتیں کہاں پہنچ گئی ہیں اور یہاں تک کہ آپ نے شناختی کارڈ کی فیس کو بھی double کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ خدارا ایسی باتیں کہیں جو حقائق پر مبنی ہوں۔ میرے بھائی نے کھڑے ہو کر جو الزامات لگائے ہیں میرے خیال میں اس floor کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ ایسے الزامات اس floor پر لگائے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی سمجھتی ہوں کہ یہ شرمندگی کی بات ہے، یہ کنٹینر پر کہتے تھے کہ سوائے پنجاب کے کسی اور صوبے میں کام نہیں کرتے، یہ خود کہتے تھے آپ ریکارڈ نکال کر دیکھ لیں کہ یہ پنجاب کے علاوہ کہیں کام نہیں کرتے تھے۔ آج کہتے ہیں کہ پنجاب کا بُرا حال ہے۔ کیا ان کو نظر نہیں آتا؟ یہ میری عینک لے لیں اور اس سے دیکھ لیں شاید ان کو نظر آ جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! حالات اتنے خراب ہو چکے ہیں کہ مولانا سمیع الحق سے لے کر کوئی غریب بھی آج محفوظ نہیں ہے۔ لاء اینڈ آرڈر اور دہشت گردی پر ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف نے اجلاس بلایا اور کانفرنس کی جس میں تمام اپوزیشن کے لیڈروں کو دعوت دی۔ اس میں آپ کے لیڈر جناب عمران خان بھی گئے۔ آپ دیکھیں اس آدمی کا دل بڑا ہے جس نے آپ سب سے مشورے لئے اور فوج کی مدد سے دہشت گردی کو کنٹرول کیا۔ آج اقتصادی حالت اتنی خراب ہو چکی ہے کہ مہنگائی ایک جن بن چکا ہے۔ میاں محمد شہباز شریف اسمبلی میں کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ اقتصادیات کے اوپر کام کریں ہم آپ کے ساتھ cooperate کریں گے اور میں آنے کے لئے تیار ہوں۔ اس سے بڑی کیا بات ہو سکتی ہے لیکن آپ نے اس پر بھی غور و خوض نہیں کیا۔ آپ کو ایسی offer کون دے سکتا ہے؟ اس ملک کے بارے میں سوچنے والا، اس ملک کی بہتری سوچنے والا دے سکتا ہے۔ اس ڈوبے ہوئے ملک کو نکال کر آج اس ملک کو ایٹمی طاقت بنا دیا ہے۔ ہماری طرف دنیا فخر سے دیکھتی تھی۔ آج ہم نے جا جا کر بتایا ہے کہ ہم اتنے اچھے نہیں ہیں۔ ہم ایک دوسرے پر الزامات گھر کے اندر تو لگاتے ہی تھے اب چائنا کے آگے جا کر بھی ہم روئے ہیں اور پتا نہیں کہاں کہاں رونے کا پروگرام ہے۔ اس طرح ملک نہیں چلتے۔ ملک چلانے کے لئے کوئی ایجنڈا ہوتا ہے اور کوئی پروگرام ہوتا ہے۔ ان کے پاس پروگرام ہے اور نہ ہی ایجنڈا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو ایجنڈا کیا نکالا

ہے کہ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے علاوہ کوئی ایجنڈا ہی نظر نہیں آتا۔ ارے بھئی! لوگ اس وقت نوکریاں مانگ رہے ہیں۔ آپ نے لوگوں سے چھت کا وعدہ کیا ہے لیکن جو چھت تھی وہ بھی آپ نے چھین لی ہے۔ ان کے پاس جو سایہ تھا وہ بھی آپ نے کاٹ دیا ہے۔ اس کام کرنے سے پہلے آپ ان کے لئے مکانات بناتے اور ان کو shift کرتے اور کسی طریق کار سے چلتے تو آج وہ لوگ سڑکوں پر نہ ہوتے اور بیوہ عورتیں دربدر نہ پھرتیں۔ اب چھوٹے چھوٹے بچے گلیوں میں رو رہے ہیں اور انہیں ترس بھی نہیں آتا کیونکہ یہ دیکھ ہی نہیں رہے۔ اگر یہ دیکھ رہے ہیں تو صرف میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو دیکھ رہے ہیں۔ ارے بھئی! میاں محمد شہباز شریف کو اندر کر دیا ہے تو کیا سمجھتے ہو اس کو پسند کرنے والا کوئی نہیں رہے گا تو میرے خیال میں لوگ کام کو دیکھتے ہیں۔ آپ کام کریں تو آپ کو بھی لوگ دیکھیں گے۔ آج میاں محمد شہباز شریف کو یہ results مل رہے ہیں۔ ان کو اتنی سیٹیں کیوں ملی ہیں اس لئے کہ اس کے کام پر ووٹ آ رہا ہے۔ آپ نکل کر دیکھیں آپ کے لئے لوگوں نے کیا سوچا ہے۔ آپ اپنے دائرے میں رہیں گے تو آپ کو کچھ بھی نظر نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی تھی کہ ہم اس اسمبلی میں بیٹھیں گے اور کچھ ایسی چیزیں لے کر آئیں گے۔ آپ سب سے پہلے منی بجٹ لے کر آئے اس منی بجٹ کے ذریعے میں نے سمجھا کہ شاید غریبوں کو کوئی چھوٹ دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! پانچ منٹ کی بجائے آپ کو بات کرتے ہوئے سات منٹ ہو گئے ہیں۔ اب مہربانی فرما کر تشریف رکھیں۔

محترمہ عشرت اشرف: جناب سپیکر! آپ نے لاء منسٹر صاحب کا ٹائم بھی میرے کھاتے میں ڈال دیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اسی وجہ سے آپ کو سات منٹ دیئے ہیں ورنہ ٹائم تو پانچ منٹ ہے۔

محترمہ عشرت اشرف: جناب سپیکر! میں بس اپنی بات کو wind up کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، جلدی کریں۔

محترمہ عشرت اشرف: جناب سپیکر! یہ کہتے تھے کہ ہم ایک سرائیکی صوبہ بنانے جا رہے ہیں، وہ لوگ کدھر گئے تو آج میں ان سے پوچھتی ہوں کہ کیا آپ کا سرائیکی صوبہ بنانے کا نعرہ ختم ہو گیا ہے؟ دوسری بات آپ جنوبی پنجاب میں آ کر دیکھیں، ہمارے رحیم یار خان میں آئی ٹی یونیورسٹی،

میڈیکل کالج، سڑکوں کا جال اور دانش سکول جس میں یتیم بچے پڑھتے ہیں ان یتیم بچوں کو کیسی چھت اور کیسی تعلیم دی جا رہی ہے ؟ اگر آپ یہاں بیٹھ کر مسکراتے رہیں تو آپ کو سمجھ نہیں آئے گی۔ آئیں میں آپ کے ساتھ چلتی ہوں اور آپ کو وہ سکول دکھاتی ہوں۔ آپ حیران رہ جائیں گے کہ وہ سکول آپ کے ایچی سن سکول کے مقابلے میں بنے ہوئے ہیں۔ ان کا تعلیمی معیار یہ ہے کہ آج دانش سکول کے بچے top کر رہے ہیں آپ ان بچوں کے results دیکھیں کیا آ رہے ہیں ؟

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ محترمہ! اب جناب شہاب الدین اپنی تقریر کریں۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری سیٹ پر کسی کا قبضہ ہے لہٰذا اگر آپ اجازت دیں تو میں یہاں پر کھڑے ہو کر بات کر سکتا ہوں ؟

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ اپوزیشن کا ایجنڈا لاء اینڈ آرڈر تھا اور بات کہاں سے کہاں چلی گئی۔ معزز ممبر سردار اویس احمد خان لغاری میرے چھوٹے بھائی ہیں۔ انہوں نے جنوبی پنجاب کے حوالے سے اپنی بات شروع کی اور دس سالہ کارکردگی مسلم لیگ (ن) کی بتائی۔ اگر میں ڈیرہ غازی خان شہر کی طرف اشارہ کروں جہاں سے معزز ممبر منتخب ہو کر آئے ہیں اور تقریباً 70 سال سے ان کے آباؤاجداد وہاں سے ممبر رہے ہیں تو ڈیرہ غازی خان شہر میں جس جگہ سے بھی داخل ہوں تو کوڑا کرکٹ اور گند نظر آئے گا۔ انہوں نے ہسپتالوں اور سکولوں کی بات کی تو 2008 میں جو ongoing منصوبے اس وقت کی گورنمنٹ کے تھے ان منصوبوں کو خادم اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے آج تک stop کئے رکھا۔ اُس حکومت اور موجودہ حکومت کا اگر موازنہ کریں تو یہ پہلی حکومت ہے جس نے تمام ongoing projects جو مسلم لیگ (ن) نے شروع کئے تھے ان کو اپنی ADP میں شامل کیا ہے۔ لاء اینڈ آرڈر کی بات ہو رہی تھی ہم نے تو کبھی رانا مقبول کو آئی جی نہیں لگایا۔ ہم نے کبھی DPOs اور DCOs کو انٹرویو لے کر نہیں لگایا، ہم نے کبھی political victimization نہیں کی۔

جناب سپیکر! مسلم لیگ (ن) کی یہ ہسٹری رہی ہے کہ جس کو لگاتے ہیں ان سے جو کام کرواتے ہیں اور پھر ان کو ایوارڈ دیا جاتا ہے جس کی مثال پچھلی گورنمنٹ میں رانا مقبول احمد خان مشیر برائے وزیر اعلیٰ تھے۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن کو دیکھ لیں اور آئی جی مشتاق سکھیرا کو جس طریقے سے نوازا گیا۔ اس صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کی بات مسلم لیگ (ن) کے منہ سے اچھی نہیں لگتی کہ جہاں

پر پولیس کو سیاسی طور پر استعمال کیا جائے۔ اگر کرائم کنٹرول کرنے کے لئے اچھے آفیسرز جائیں، انکوائری کریں اگر وہ انکوائری خادم اعلیٰ کی مرضی سے نہ ہو تو ان کو sideline کر دیا جائے اور ان کی جگہ اپنے من پسند افسران کو لگا دیا جائے تو پھر یہ لاء اینڈ آرڈر کی بات کرتے ہیں تو پھر یہ لاء اینڈ آرڈر کیسے ٹھیک ہوگا؟ جناب عمران خان نے خیبر پختونخوا میں پچھلے پانچ سال خصوصاً پولیس کو depoliticize کیا اس میں کوئی سیاسی مداخلت نہیں تھی۔ صوبے کے چیف منسٹر سے لے کر ان کے منسٹرز اور ممبران اسمبلی کی کوئی interference نہیں تھی۔ ہمارے صوبے میں پانچ سال ایس ایچ اوز بھی ممبران اسمبلی کے کہنے پر لگائے جاتے تھے اور مخالفین کو victimize کیا جاتا تھا لہٰذا اس کا ایک victim میں بھی ہوں۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House یہ بات ریکارڈ میں لانا چاہتا ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کی گورنمنٹ میں ایک معزز ممبر مسلم لیگ (ن) کا اسی ہاؤس کا ممبر شہید ہوا۔

جناب سپیکر! میں اسے شہید کا لفظ دوں گا اس نے مجھے اور میرے بزرگوں کو سات دن حوالات میں رکھا اور بعد میں جب تفتیش کا مرحلہ مکمل ہوا تو وہ معزز ممبر فرقہ وارانہ وجوہات کے حوالے سے مارا گیا تو یہ لاء اینڈ آرڈر سدھارنے کی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ مسلم لیگ (ن) کی ہسٹری اٹھا کر دیکھ لیں کہ ہر جگہ پولیس مقابلے ہو رہے ہیں۔ آج لاء اینڈ آرڈر پر بڑی اچھی discussion ہونی تھی کہ ہم نے لاء اینڈ آرڈر کو ٹھیک کس طرح کرنا ہے لیکن ہم نے تعریفیں کرنا شروع کر دیں اور منصوبے گنوانے شروع کر دیئے۔ میرے معزز اپوزیشن لیڈر، سینئر پارلیمنٹیرین سردار اویس احمد خان لغاری اور بہت سے سینئر ممبران یہاں پر تشریف فرما ہیں تو میری اب بھی آپ کے توسط سے گزارش ہوگی اس discussion کو لاء اینڈ آرڈر تک ہی محدود رکھیں اور اس حوالے سے مثبت تجاویز دی جائیں کہ ہم نے اس صوبے کو کیسے ٹھیک کرنا ہے، ہم نے کرائم کو کس طرح سے کنٹرول کرنا ہے اور کس طریقے سے اس کی ratio کم ہوگی؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ اپنی تقریر کو wind up کریں۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آخر میں میری یہی گزارش ہو گی کہ لاء اینڈ آرڈر پر جتنی بھی بحث جو بھی معزز ممبران چاہے وہ حکومتی بنچز سے ہوں یا کہ اپوزیشن کی طرف سے ہوں جو بھی بولنا چاہیں وہ بولیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب جناب سمیع اللہ خان اپنی تقریر کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ جناب سپیکر! میں چار چھوٹی چھوٹی باتیں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہوں گا۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اپنی speech continue کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے چار بڑی مختصر باتیں کرنی ہیں۔ اب تک جو بات ہوئی ہے اس پر دو تبصرے ہیں اور دو باتیں میں ایجنڈے کے حوالے سے کروں گا۔ پہلی بات یہ ہے کہ جب سے منتخب ہونے کے بعد یہ ہاؤس چلا ہے۔ ہمارے ایک پارٹی کے دوست میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ یہ جو اپوزیشن کی طرف سے [***] کا نعرہ لگتا ہے اس سے ہمارے اس ہاؤس کے جن کا میں نام نہیں لے سکتا وہ بہت hurt ہوتے ہیں، اُنہوں نے بڑی positive sense میں کہا جو ہماری پارٹی کے دوست ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مہربانی کریں کیونکہ اسمبلی کا ماحول خراب ہوتا ہے اور ہمارے بزرگوں کی بڑی دل شکنی ہوتی ہے لہٰذا اس طرح [***] نہ کہا کریں۔

جناب سپیکر! یقین مانیں کہ میں دل سے اُن کا احترام کرتا ہوں اور اب میں اُس شخص کا بھی نام نہیں لیتا جس نے سب سے پہلے اُس شخص کو [***] کہا تھا۔ اب یہ ماضی کا قصہ ہے اس کو ایک طرف رکھ کر بات کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: [***] کے الفاظ کارروائی سے expunge کئے جاتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہاں ہمارے وزیر اطلاعات جو وزیر اطلاعات [***] زیادہ ہیں انہوں نے بھی اپنی تقریر میں اسی طرح کے الفاظ کہے تھے۔ میں وزیر قانون کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ [***] کے الفاظ کارروائی سے expunge کئے جاتے ہیں۔

I have to remind you again and again.

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا دوسرا تبصرہ یہ ہے کہ ابھی لاء منسٹر کے پہلو میں ایک وزیر تھے اور لاء منسٹر کی dictation پر تقریر فرما کر گئے اور باقی بھی ایک دو تقریریں ہوئیں۔ میں یہاں PTI ڈھونڈ رہا تھا تو میری نظر سعدیہ سہیل پر گئی۔ میں تو یہ سمجھتا تھا کہ پنجاب حکومت جناب عمران خان کی PTI کی ہے لیکن آج یہاں جو تقریریں ہوئیں اُس سے تاثر یہ ملا کہ یہ جنرل پرویز مشرف کی جو حکومت تھی اُس کا دوسرا دَور شروع ہوا ہے۔ آپ سب طرف نظر دوڑائیں تو یہ جنرل پرویز مشرف کی حکومت کا دوسرا دَور ہے۔ کہتے ہیں ناں "آٹے میں سے نمک" آپ یقین مانیں میں ایک سائیڈ سے شروع ہوا ہوں تو میں نے سوچا مجھے کوئی تو نظر آ جائے پھر میری نظر میری بہن پر گئی۔ دوسرا تبصرہ یہ ہے کہ آج کی ان تقاریر کے بعد۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں صرف ایک لمحہ کے لئے وقت لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض صرف یہ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ (قطع کلامیاں، شور وغل)

MR DEPUTY SPEAKER: Be seated. No dictation to the Chair.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر نے جس طرح اشارہ کیا کہ پرویز مشرف کی ٹیم تقریریں کر رہی ہے تو میں اُن کی جماعت کو کریڈٹ دینا چاہتا ہوں کہ آج on the behalf of Leader of the opposition انہوں نے بھی جنرل پرویز مشرف کی ٹیم کے ایک ممبر سے اپنی بحث کا آغاز کروایا ہے۔ شکریہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ بات حوصلے سے سنیں۔ بات یہ ہے کہ اب قومی اسمبلی کے اندر جناب عمران خان کی قیادت میں جو PTI کی حکومت ہے اُس کے جتنے بھی اجلاس ہوئے ہیں انہوں نے اپنے آپ کو جنرل پرویز مشرف کے دورِ حکومت سے distance کیا ہے۔ آج کی تقاریر بھی اب ریکارڈ کا حصہ ہیں۔ جنرل پرویز مشرف کا پہلا جو دورِ حکومت ہے ان تقاریر میں اُن کی

تعریف کے علاوہ اگر کوئی چیز ہو تو مجھے بتادیں۔وزیر قانون غصہ نہ کریں کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ جنرل پرویز مشرف کا دوسرا دَور پنجاب کے اندر شروع ہے۔

جناب سپیکر! میں اب اس سے آگے چلتا ہوں اور دو points ہیں جن پر میں نے بات کرنی ہے۔یہ درست ہے کہ ابھی اس حکومت کو آئے تقریباً اڑھائی ماہ ہوئے ہیں اور ان اڑھائی ماہ کے اندر لاء منسٹری کے پاس ہو سکتا ہے کہ ابھی کوئی اعداو شمار نہ ہوں کہ جرائم میں کتنی کمی ہوئی اور کتنا اضافہ ہوا ہے؟ یہ اڑھائی ماہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے فیصلہ سازی کے تھے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ذرا وہ جھلک دکھانا چاہتا ہوں کہ ماشاء اللہ پنجاب کے اندر لاء اینڈ آرڈر پر صرف تین مختصر فیصلے ہوئے ہیں۔پہلا واقعہ بد قسمتی سے DPO پاکپتن کا ہوا جس کی میں تفصیل میں نہیں جاتا کیونکہ میڈیا پر آچکا ہے۔اس کا end یہ ہوا کہ پنجاب کا وزیر اعلیٰ سپریم کورٹ جاتا ہے اور انہوں نے جو DPO پاکپتن کو معطل کرنے کا جو فیصلہ کیا اُس پر وہ معافی مانگ کر آتا ہے اور تسلیم کرتا ہے کہ ہم نے یہ غلط کیا۔

جناب سپیکر! دوسرا فیصلہ یہ کہ آئی جی طاہر کیوں تبدیل ہوتا ہے۔آئی جی طاہر اس لئے تبدیل ہوتا ہے کہ جہلم، سرگودھا اور گجرات کے DPOs کی لسٹ اس آئی جی کے پاس جاتی ہے تو وہ اُن کو تبدیل کرنے اور من پسند DPOs لگانے سے انکار کرتا ہے اس لئے اس کا حشر دیکھ لیں۔ صرف وہ آئی جی نہیں جاتا بلکہ پانچ سال جناب عمران خان جو ناصر درانی کی صلاحیت کا ڈھنڈورا پیٹتے رہے۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: last one minute.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے پتا تھا۔ میں بتا رہا تھا کہ ناصر درانی کو بھی resign دے کر جانا پڑا۔اب جو موجودہ آئی جی آئے ہیں وہ بڑے classical example ہیں کہ یہ leadership-less صوبہ ہے۔یہاں چار طاقت کے مراکز ہیں، آپس میں کھینچا تانی ہے اور اس کھینچا تانی میں گورنر پنجاب اور ایک اور نام جن کا نام لینے پر پابندی ہے اُن کا "دا" لگ گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخری بات کر کے wind up کر رہا ہوں جو میاں محمد شہباز شریف کی گرفتاری کے حوالے سے ہے۔اُن کو نیب نے بلایا ہے اور کل جس طرح میرے دوست نے حوالہ دیا کہ نیب کے ڈی جی اور جناب عمران خان کی language میں کوئی فرق نہیں تھا۔

جناب سپیکر! میں اس کو پاکستان کی 70 سالہ تاریخ میں یہ دیکھتا ہوں کہ جس نے بھی عوام کی خدمت کی ہے اُس کو سزا تو بھگتنی پڑتی ہے اور یہ سلسلہ بہت طویل ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں بس wind up کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، last 10 seconds لے لیں اور wind up کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف نے جرم یہ کئے ہیں کہ انہوں نے خیبر پختونخوا کے 74 میگاواٹ کے مقابلے میں پنجاب کے اندر 5300 میگاواٹ بجلی فراہم کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، بہت شکریہ۔ جی، سردار احمد علی خان دریشک!

سردار احمد علی خان دریشک:

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔
الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ۔

جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ یہاں سردار اویس احمد خان لغاری، رانا مشہود احمد خان، ملک محمد احمد خان، ہماری بہن اور باقی اپوزیشن کے دوستوں نے کافی باتیں کی ہیں اس لئے تمام اپوزیشن کے لئے ایک شعر عرض کروں گا۔

آندھیوں میں اِک دِیا جلتا ہوا رہ جائے گا
میں چلا جاؤں گا میرا نقشِ پا رہ جائے گا
وار کر سکتا تو ہوں میں اپنے دشمن پر مگر
یہ سوچتا ہوں کہ اُس کے اور میرے درمیان پھر فرق کیا رہ جائے گا

جناب سپیکر! بیسا کھیوں کی بات کی گئی کہ موجودہ حکومت بیسا کھیوں کا سہارا لے کر آئی ہے جبکہ سابقہ حکومت بیسا کھیوں کے سہارے آئی تھی اور یہ پہلا الیکشن ہے جو free and fair الیکشن ہوا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین) (قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talks please.

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! پاک فوج پولنگ سٹیشنز کے اندر تعینات تھی اور باہر بھی تعینات تھی کیونکہ سابقہ دورِ اقتدار میں رہنے والی حکومت جو اِس وقت اپوزیشن میں بیٹھی ہوئی ہے، پاک فوج کی duties کی وجہ سے ان لوگوں کی پولنگ سٹیشنز پر من مانی نہیں چل سکی اس لئے آج یہ اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میرے معزز ممبر نے پہاڑی علاقوں کی بات کی تو پچھلی حکومت پہاڑی علاقوں میں بہت زیادہ تبدیلی لائی ہے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق بھی ڈیرہ غازی خان اور اسی پہاڑی علاقے سے ہے۔ جہاں پینے کا پانی ہے، بجلی ہے، سکول ہے، ہسپتال ہے اور نہ ہی سڑکیں ہیں۔ سب کچھ بنے گا لیکن اس حکومت میں انشاء اللہ بنے گا۔ چور کا نعرہ [***] لگتا رہا ہے سابقہ حکومت کے دور میں لیکن انشاء اللہ ہم نے جو نعرے لگائے ہیں تو اپنے نعروں کو سچ کر کے دکھائیں گے۔ انشاء اللہ چور کا نعرہ لگے گا [***] لیکن سابقہ حکومت کے اوپر لگے گا اور موجودہ حکومت کے اوپر نہیں لگے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: [***] کے الفاظ expunge کئے جائیں۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! میری بہن نے کہا کہ اس طرح ملک چلے گا کہ آج ہم چائنا کے پاس گئے ہوئے ہیں اور آج ہم سعودی عرب کے پاس گئے ہوئے ہیں کہ چلو رحیم یار خان میں آپ کو دکھاتی ہوں۔

جناب سپیکر! میری بہن! چلو ڈیرہ غازی خان میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ جہاں پینے کا پانی نہیں ہے۔ میری بہن چلو ڈیرہ غازی خان میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ جہاں سڑکوں پر بچوں کو جنم دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! چلیں ڈیرہ غازی خان میں تو میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ جہاں پر ایک بیڈ پر چار چار بچے علاج کے لئے پڑے ہوئے ہیں۔ پچھلی حکومت میں چند حلقوں اور چند علاقوں کو نوازا گیا ہے۔ ہمارے ڈیرہ غازی خان میں جا کر دیکھیں کہ لوگ پتا نہیں زندگی کیسے گزار رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلے دور حکومت میں رہنے والی جماعت جو کہ آج اپوزیشن میں بیٹھی ہے اور لاء اینڈ آرڈر پر بات کرتی ہے۔ وہ لاء اینڈ آرڈر جس کے زور پر ان لوگوں نے حلقوں میں اپنی من مانیاں کیں اور حلقوں میں اپنی بدمعاشیاں کیں۔ اپنے من پسند ایس ایچ اوز تھانوں میں لگوائے جاتے تھے اور تھانوں کے زور پر حکومت کی جاتی تھی۔ تھانوں کے زور پر حلقوں کو مضبوط کیا جاتا تھا۔ ہم لاء اینڈ آرڈر کی بات کریں تو آج بھی پنجاب میں کالی بھیڑیں موجود ہیں۔ ان کالی بھیڑوں کو باہر نکالا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! wind up کریں۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! مختصر کرتا ہوں۔ ان کالی بھیڑوں کو نکالا جائے اور تھانوں میں جو ایس ایچ اوز لگائے جاتے ہیں تو تھانوں کی حدود میں کوئی جرم ہوتا ہے تو اس کی سزا ایس ایچ او کو بھی دی جائے کہ اس کی موجودگی میں اس کی ناک کے نیچے یہ جرم کیسے ہو رہا ہے اور یہ ڈکیتیاں کیسے ہو رہی ہیں اور یہ چوریاں کیسے ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں اور request کروں گا کہ ہمارے علاقے ڈیرہ غازی خان بلکہ صوبہ پنجاب کے تمام تھانوں کو مضبوط کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید مخدوم عثمان محمود!

سید عثمان محمود:

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں عرض کروں گا کہ آج کا جو موضوع تھا وہ لاء اینڈ آرڈر تھا جس پوائنٹ پر ہمارا خود مختار ملک پاکستان ایک ایسے موڑ پر آن کھڑا ہے جب FATF کی gray list میں ہم 136ویں نمبر پر ہیں۔ اس پوائنٹ پر میں سمجھتا ہوں کہ خواہ وہ پاکستان پیپلز پارٹی ہو، پاکستان مسلم لیگ (ن) ہو یا PTI ہو، انہیں مل کر یکجہتی کے ساتھ اور اتفاق کے ساتھ پاکستان کی بہتری کے فیصلے کرنے چاہئیں جس طرح ٹریژری بنچز کے چند دوستوں نے حوالہ دیا کہ ہمارے معزز ممبر سردار اویس احمد خان لغاری پر انہوں نے desinformation کی تو میں انہیں یاد دلاتا چلوں کہ جس جنرل پرویز مشرف کی وہ بات کرتے ہیں اس جنرل پرویز مشرف کو جناب عمران خان نے بھی ووٹ دیا تھا۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! آپ کا اور میرا حلقہ neighboring ہے اور ہم ایک ہی خطے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم ایک ہی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اور مجھ سے زیادہ، میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو بھی اپنے علاقے کی محرومیوں کا احساس ہے۔ لاء اینڈ آرڈر پر بات کی جائے تو آئے دن ہمارے علاقے میں اور خاص طور پر ہمارے حلقوں میں اغواء برائے تاوان کی وارداتیں ہوتی ہیں مگر اس پر کوئی ایکشن نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ بالخصوص ہماری جو کچے کی بیلٹ ہے جہاں پر اغواء برائے تاوان کے یہ واقعات آئے دن پیش آ رہے ہیں تو آپ اس حوالے سے لاء منسٹر صاحب یا آئی جی پولیس پنجاب کو کہیں کہ کمیٹی بنائیں جس میں تمام جماعتوں کی نمائندگی ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مخدوم صاحب! آپ کے جتنے بھی پوائنٹس ہیں وہ آپ لاء منسٹر کے ساتھ بیٹھ کر discuss کر سکتے ہیں اور یہ مسئلہ وہاں کا genuine مسئلہ ہے۔

Because we belong to the same area.

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کروں کہ ہر حکومت پاکستان کی بہتری چاہتی ہے۔ پچھلے دور میں دہشت گردی سے پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے بہت بہتر طریقے سے اس کو face کیا جس کی بہت بڑی مثال کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ کی جو شہادت ہے، ہم جب اسمبلی کے stairs پر چڑھ کر آ رہے ہوتے ہیں تو سامنے اس فرد واحد کی تصویر لگی ہوئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم ان قربانیوں کو کیسے رائیگاں کر دیں۔ ہم جتنی بھی جماعتیں اس معزز ایوان میں موجود ہیں، پاکستان ہے تو ہم ہیں اور ہمیں مل کر بیٹھ کر ایک دوسرے کو defame کئے بغیر ایک دوسرے کو ماضی کی غلطیاں یاد دلائے بغیر ایک مضبوط پاکستان کے لئے ایک خود مختار پاکستان کے لئے کام کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں اتفاق کرتا ہوں سردار اویس خان لغاری کے ساتھ جو انہوں نے کہا کہ: "white collar crimes investigation" پاکستان میں ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس کی سب سے بڑی مثال یہ ہے کہ "till a person is not convicted he cannot be kept behind bars." اور جتنے بھی یہ ادارے ہیں ان کو خود مختار ہونا چاہئے اور جتنے بھی یہ ادارے ہیں انہیں independent ہونا چاہئے۔ جب تک کوئی بھی چاہے وہ ٹریژری بنچز کا معزز ممبر ہو، اپوزیشن کا ممبر ہو یا کوئی عام آدمی ہو جب تک he is not convicted how can you putting behind bars?

جناب سپیکر! اس پر بھی میں یہی گزارش کروں گا اور میں تائید کروں گا سردار اویس احمد خان لغاری کی بات کی کہ اس پر law reforms ہونی چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور request کرنا چاہوں گا کہ اس وقت جو ہمارا topic law & order تو اس لاء اینڈ آرڈر سے سب سے زیادہ محروم جنوبی پنجاب ہے اور جو PTI کی حکومت ہے اس نے جنوبی پنجاب سرائیکی صوبے کا وعدہ کیا تھا اور ہمیں علیحدہ کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس کی بنائی گئی کمیٹی پر ہم نے اعتراض اٹھایا ہے کہ اس کمیٹی میں اپوزیشن کی کوئی نمائندگی نہیں ہے اور ہمیں جواب یہ دیا گیا ہے کہ انٹرا پارٹی کمیٹی ہے۔

جناب سپیکر! میں عرض کروں کہ 12 کروڑ نفوس کی آبادی کا یہ صوبہ ہے جس کی تقسیم کی اگر آپ بات کریں گے، آپ اس کمیٹی کی کنوینر شپ ہمارے انتہائی قابل احترام ہیں جناب طاہر بشیر چیمہ کو دی گئی ہے مگر

He is not an elected member right now neither in the Provincial Assembly nor in the National Assembly. How can a man of that status convene that committee.

جناب سپیکر! اس پر بھی مہربانی کریں اور نظر ثانی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مخدوم صاحب! وہ کمیٹی PTI نے بنائی ہے if you want پیپلز پارٹی اپنی کمیٹی بنالے اور (ن) لیگ والے بیٹھے ہیں وہ اپنی کمیٹی بنالیں تو this is wholly solely PTI committee میں آپ کو clarify کر دوں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں آپ کو عرض کر دوں کہ Why not take everyone on board ابھی عشرت بی بی بیٹھی ہیں۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: You make consensus with your party and we don’t have any reservations.

SYED USMAN MEHMOOD: Mr Speaker ! I repeat once again my chairman Bilawal Bhutto Zardari, when we address the parliament in his maiden speech in the National Assembly he reiterated that when PTI and if PTI brings that resolution to the Assembly we will support it unanimously.

جناب سپیکر! اگر آپ اس معاملے میں اتنے سنجیدہ ہیں تو میں آپ کو عرض کروں کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے وہ Resolution سینیٹ میں پاس کروایا ہوا ہے۔

You table it in the National Assembly and you table it in the Provincial Assembly and we will be with you and we will stand with you. Thank you.

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ زینب عمیر!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! اس کے بعد آپ۔You can't dictate me سردار اویس احمد خان لغاری مہربانی کریں۔ آپ اس کے بعد بات کر لیں۔

SARDAR AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI: Mr Speaker! I am asking you.

MR DEPUTY SPEAKER: You can't dictate the chair thank you very much.

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! اس ایوان میں آنے کے بعد مجھے پہلی دفعہ شور اور شعور کا پتا چلا، کہتے ہیں ان دونوں الفاظ میں صرف ایک ہی فرق ہے اور وہ ع کا ہے اور اُس ع کا مطلب علم ہے یہاں پر تو بہت واضح طور پر کچھ bifurcations ہو گئی ہے جس میں کچھ ایریا صرف شور کا ہے اور کچھ ایریا باشعور ہو کر اُن باتوں کو سن رہا ہے اور دیکھ رہا ہے آج کے ایوان میں ابھی پتا چلا کہ لاء اینڈ آرڈر کی situation ہے اُس پر بحث ہو گی میں نے اپنا نام اسی حوالے سے دے دیا لیکن اُس کے بعد سے اب تک جتنی بھی اپوزیشن کی سائیڈ سے بات کی گئی اور ابھی ایک میرے چھوٹے بھائی نے تقریر کی ہے جس کو ہم لوگوں نے appreciate بھی کیا ہے اس کے علاوہ جتنے بھی لوگ ہیں خصوصاً ہمارے اپوزیشن میں مسلم لیگ (ن) کے لوگ ہیں اُن سے جب بھی کوئی سوال پوچھا جائے گا سوال (A) جواب Private Limited Company، سوال (B) جواب Private Limited Company، سوال (C) جواب Private Limited Company So, they are here to protect the Private Limited Company اور ان کو ان کے علاقے کے

لوگوں نے ووٹ دے کر بھیجا ہے اُن کے مسائل کے حل کے لئے پورے بجٹ سیشن میں ان لوگوں نے جاکر سیڑھیوں کے اوپر بیٹھ کر نعرے لگائے میاں محمد شہباز شریف کو رہا کرو کسی نے جاکر یہ نہیں کہا کہ غریب مر رہا ہے یہاں ان کو پتا چل رہا ہے کہ غریب مر رہا ہے، یہاں پر ان کو پتا چل رہا ہے کہ یہاں پر عورتیں سڑکوں پر بچے جنم دے رہی ہیں، یہاں پر ان کو سارے درد اس وقت یاد آرہے ہیں تو ان کو یہ درد پچھلے دس سال میں کیوں نہیں یاد آئے؟ سارے درد آج ان کو یہاں پر یاد آرہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم پولیس کی بات کر رہے ہیں پولیس کا جو حشر ان لوگوں نے کیا ہے جس طرح سے انہوں نے پولیس کو train کیا ہم لاء اینڈ آرڈر کی بات کرتے ہیں پی ٹی آئی کی حکومت کو جتنی رفوگری لاء اینڈ آرڈر پر کرنی پڑے گی جس طرح سے انہوں نے اس پاکستان کا حشر کیا ہے، اس پاکستان کی رفوگری ہمیں کرنی پڑے گی، اس پولیس کی رفوگری ہمیں کرنی پڑے گی۔ انہوں نے کیا کیا؟ انہوں نے پولیس کا uniform تبدیل کر دیا پولیس کا جو impression تھا وہ بالکل dilute کر دیا کس لئے، کیوں؟ یہ uniform کہیں ملک سے باہر جانے تھے وہاں reject ہو گئے انہوں نے کہا یہ سارے کا سارا مال پاکستان میں لاؤ اور پولیس کی وردیاں بنا دو جو ایک بارعب وردی ہوا کرتی تھی black shirt ایک رعب کی نشانی ہوتی تھی۔ ان کا مؤقف ہے یہ پبلک اور پولیس فرینڈلی uniform ہے پولیس کبھی بھی پبلک کے لئے فرینڈلی نہیں ہوتی پولیس کو بنایا ہی بدمعاشوں کے لئے، چوروں کے لئے، غنڈوں کے لئے اور ڈاکوؤں کے لئے پولیس کا مقصد اُن لوگوں کو پکڑنا ہوتا ہے تاکہ عوام محفوظ رہیں انہوں نے پکڑ کر سب لوگوں کو گارڈ بنا دیا، میں اپنی حکومت سے بھی پہلی یہی گزارش کروں گی کہ سب سے پہلے جو پہلے والا uniform ہے اُس والے uniform کو دوبارہ سے بحال کیا جائے اور پولیس کی training بہتر طریقے پر کی جائے، ان کا مقصد ایک آئی جی کی ٹرانسفر ہے بہت چھوٹی سوچ ہے یہ بڑا سوچ ہی نہیں رہے انہوں نے بات کرنی ہے ان کو درد ہے آئی جی طاہر کا، ان لوگوں میں سے کسی نے بات کی جو انہوں نے ایک ڈولفن فورس بنائی ہے آپ نام دیکھیں ڈولفن فورس، آپ نام vigilance force رکھتے، کرائم کنٹرول فورس رکھتے، funky سے motorbike اُن کو دے دیئے ہیں tracksuit پہنا دیا ہے۔ وہ کیا کرتے ہیں؟ ادھر سے ادھر بھاگے پھرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان میں بڑی سخت مذمت کرتی ہوں ابھی ان کے پاس اسلحہ کی وجہ سے ایک عام شہری کا قتل ہوا ہے میری یہاں پر ایک اور گزارش ہے کہ ان لوگوں کے پاس جو اسلحہ ہے اُن لوگوں کے ہاتھ میں نہ دیا جائے جن کے پاس proper training نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ wind up کریں۔

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! وہ کون سے لوگ ہیں جن لوگوں نے ان کی training کی ہے؟ ہم نے لوگوں کو دکھانے کے لئے ڈولفن فورس بنا دی، جو سرکس کر رہے ہیں، ہم نے ایلیٹ فورس بنا دی، ہم نے پتا نہیں کون کون سی فورس بنا دی کوئی coordination کسی فورس میں نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا بہت شکریہ۔ جی، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر! میرا نمبر ان ممبرز سے پہلے تھا جنہوں نے بات کر لی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ان کا مائیک on کر دیں جی، بات کریں۔

SARDAR AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI: Mr Speaker! Point of Order. You have given me mike after his speech. I am on a Point of Order.

MR DEPUTY SPEAKER: You can ask him if he can give you his time, I have no issue. His name is over here, that's why. Can you take your time?

ان کو بات کرنے دیں۔ وہ کافی دیر سے کہہ رہے ہیں ان کو بات کرنے دیں۔ سردار صاحب! آپ اس کے بعد۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! آپ نے کہا تھا کہ محترمہ کے بعد بات کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں آپ بات کر لیں۔ only one minute

SARDAR AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI: Mr Speaker! I will take just half a minute thank you.

MR DEPUTY SPEAKER: That's very good.

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! آپ نے خود کہا تھا ان کے بعد آپ کو ٹائم دوں گا۔ اس لئے میں insist کر رہا ہوں آپ کی مہربانی ہے۔ اتنی سخت نیشنل اسمبلی میں چار ٹرم میں کبھی سپیکر شپ نہیں دیکھی جو پہلے بھی ہوئی ہے آپ ماشاء اللہ سختی کرنا شروع ہو چکے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بھی بلوچ ہیں میں بھی بلوچ ہوں سختی تو ہونی چاہئے سختی نہیں ہو گی تو پھر آپ کو پتا ہے حالات خراب ہو جاتے ہیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! بلوچ تو بڑے رحم دل ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن کہیں سختی بھی ہونی چاہئے۔

SARDAR AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI: Mr Speaker! I just wanted to raise the point of order that the statement you just made is factually incorrect and since it is going to be as a part of the record. Chief Minister formed a committee on South Punjab which is not a PTI committee. He formed a governmental committee under the order of Chief Minister of Punjab. So I just want to say the facts be correct that it is government committee.

MR DEPUTY SPEAKER: Let me clarify you, it is not a government committee. I have clarified it. You challenge it? You can challenge it.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ

تینوں ظلم توں ڈکنا نیں
بس اینی گل سمجھانی اے
ویلے دی آواز ویریا ساڈے ہتھ وی آنی اے
اسی تے پاگل دیوانے آں ساڈے نال نہ ویر ودا
ساڈا تے دل تلی تے رہندا اے توں نٹھ نٹھ جان بچانی اے
ویلے دی آواز ویریا ساڈھے ہتھ وی آنی اے

جناب سپیکر! کیسے ٹھیک ہو گا لاء اینڈ آرڈر جہاں پر ایک رات یک جنبش قلم مہنگائی بڑھادیں گے، پٹرول کی قیمت میں -/13روپے تک کا اضافہ کر دیں گے کیسے ٹھیک ہو گا لاء اینڈ آرڈر؟ کیسے ٹھیک ہو گا لاء اینڈ آرڈر جب آپ تمام بھٹے بند کر دیں گے ہر بھٹے پر سے 200 بندے بے روزگار ہو جائیں گے وہ کیا کریں گے، وہ ڈکیتی کرے گا، وہ چوری کرے گا، کیسے لاء اینڈ آرڈر ٹھیک ہو گا؟ اس سے ہٹ کر کیوں کہ لاء اینڈ آرڈر کی بات کر رہے تھے لیکن میں آج ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں وہ ہے victimization، وہ ہے discrimination

جناب سپیکر! نندی پوری کا ریفرنس بابر اعوان کے خلاف بن چکا ہے لیکن بابر اعوان کو گرفتار نہیں کیا جا رہا۔ 30۔ارب روپے کا منصوبہ خیبر پختونخوا کے جو اب 90۔ارب تک چلا گیا ہے اور وہاں کے جو سابقا چیف منسٹر تھے وہ اب قومی اسمبلی میں منسٹر ہیں اب اُن کو گرفتار نہیں کیا جا رہا۔ کل ڈی جی نیب جوان کی زبان بول رہے تھے انہوں نے کہا علیم خان کی دبئی اور لندن میں پراپرٹی ہے اُس کو گرفتار نہیں کیا جا رہا ہے۔ ایک بچھو تحریک چلی تھی اُس میں دس لوگوں کو مارتے تھے دس لوگ اور آجاتے تھے یہ جتنے مرضی بندے جیلوں میں کریں سب کو جیلوں میں کریں اب یہ تحریک نہیں رکے گی۔

جناب سپیکر! آپ کے ساتھ نہایت ادب کے ساتھ انہوں نے کہا تھا ہمیں 100 دن تک نہ پوچھیں تو مجھے وہ بات یاد آگئی کہ واقعی سو دن تک نہیں پوچھنا چاہئے کیوں کہ 100 دن چور کا ایک دن سادھ کا ہے تو ہم نے سوچا کہ یہ اپنے 100 دن پورے کر لیں لیکن جس لیول پر گورنمنٹ اپوزیشن کو لے کر جا رہی ہے سراج الحق صاحب نے 435 افراد کی لسٹ پانامہ کیس میں سپریم کورٹ کو دی لیکن ایک بندے میاں محمد نواز شریف محسن انسانیت کو اُس میں victimize کیا گیا باقی آج تک کسی کا نام نہیں لیا گیا۔ اُس کو الیکشن سے پہلے گرفتار کیا گیا اور 25۔ جولائی کے بعد الیکشن fair رہا پھر free ہو گیا اور اُس کے بعد آپریشن ردوبدل شروع ہوا اور ہمیں اس سائیڈ پر لا کر بیٹھا دیا گیا یہ ہمارے ساتھ دھونس اور دھاندلی کی زبردستی ہے۔

جناب سپیکر! کیسے ٹھیک ہو گا لاء اینڈ آرڈر؟ یہاں پر میرے موصوف منسٹر بیٹھے تھے ان کو ایسی پرسنل بات نہیں کرنی چاہئے تھی لیکن میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ ایک دن آئے گا جب یہ سارا جمہوریت کا بوریا بستر گول کریں گے۔ یہ ایک دن "حاجی نرگس" کہہ دیں تو دوسرے دن "باجی نرگس" کہتے ہیں۔ ان کو پتا چلے گا اور وقت آنے والا ہے۔ گورنمنٹ اس طرح نہیں چلتی، گورنمنٹ ہمیشہ اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلتی ہے۔ کل ہم اُدھر تھے انشاء اللہ بہت جلدی پھر اُدھر

ہوں گے اور آپ پھر اِدھر ہوں گے۔ آپ اِدھر بھی ہوں گے یا نہیں ہوں گے لیکن یہ وقت بدلتا رہتا ہے اس کا کوئی پتا نہیں چلتا۔ جناب عمران خان نے چائنا میں جاکر جو کچھ پاکستان کے بارے میں کہا، جو کچھ سی پیک کے بارے میں کہا، جو کچھ بجلی کے منصوبوں کے بارے میں کہا حالانکہ اس اعلامیہ میں یہ شامل نہیں تھا تو پھر کون سا ایسا سرمایہ دار پاگل ہو گا کہ وہ یہاں آئے۔ آپ جاکر اپنے ملک کی بد تعریفی کریں، آپ وہاں پر جاکر کہیں کہ ہمارے ملک میں چور ہیں، لٹیرے ہیں، کرپٹ ہیں، white collars offence ہیں تو پھر کون سا سرمایہ دار یہاں آکر سرمایہ کاری کرے گا۔

اب وہ سلسلہ ناز رکھ نہیں سکتا
مجھے وہ سچ کہنے سے باز رکھ نہیں سکتا
وہ میرے حالات کو ناساز کر سکتا ہے
وہ میرے حالات ناساز رکھ نہیں سکتا

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ نے "ڈاکو" کا لفظ تین چار بار expunge کروایا حالانکہ یہ ہم نے نہیں کہا۔ یہ جناب عمران خان نے کسی کے بارے میں کہا تھا۔ آپ اس کو منع کریں کہ وہ اپنی بات پر sorry کرے کہ اس نے اُس وقت ڈاکو کیوں کہا اور بعد میں بھائی کیسے بنالیا؟ ہم نے تو نہیں کہا اور نہ ہم ایسی بات کرتے ہیں ہمارا fabric ہی نہیں ہے کہ ہم ایسی بات کریں۔ یہاں پر میرے معزز وزیر چودھری ظہیر الدین نے بات کی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! یہ last one minute ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہاں پر چودھری ظہیر الدین نے سستی روٹی اور تندور کی بات کی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں چیلنج کرتا ہوں اور انہوں نے 9۔ ارب روپے اور 20۔ ارب روپے کی رقم پیش کی ہے۔ میں ان کا چیلنج قبول کرتا ہوں۔ آپ جس دن ٹائم دیں میں تیار ہوں لیکن یہ ٹائم آپ دیں تاکہ ہمیں کم از کم کچھ غیر جانبداری تو نظر آئے۔ اگر ان کی یہ figure درست ہوئی I will quit the Assembly اور اگر ان کی figure غلط ہوئی تو پھر وہ استعفیٰ دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں مجھے سردار اویس احمد خان لغاری نے کہا تھا کہ ذرا "ہتھ ہولا" رکھنا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں صرف یہ شعر کہنا چاہتا ہوں۔

کنوں لے کے لنگیا اَج بازاراں چوں
واج پئی آوے دشمن دی دیواراں چوں
کہیدے ہتھ سرنگی آ گئی ویلے دی
سودے بدل چکا سُنیا تاراں چوں

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کی ٹرانسلیشن بھی کر دیتے تو بہتر ہوتا۔ جناب محمد ندیم قریشی!

جناب محمد ندیم قریشی:

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ چونکہ میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے بڑی مہربانی کی اور سردار اویس احمد خان لغاری کو floor دیا۔ اب میاں صاحب تشریف لے کر جا رہے ہیں اس طرح بات کا مزہ تو ختم ہو جائے گا لیکن چلیں، میرا پیغام ان تک پہنچ جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ چیئر سے بات کریں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! میں سردار اویس احمد خان لغاری سے آپ کے توسط سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک وقت تھا جب سردار فاروق خان لغاری President تھے اور ان کے خلاف impeachment کی تحریک شروع ہونے والی تھی۔ ان کی پریس کانفرنس میں ایک صحافی نے سوال کیا کہ صدر صاحب! کیا وجہ ہے کہ آپ کے خلاف میاں محمد نواز شریف impeachment کی تحریک شروع کرنا چاہتے ہیں؟ سردار فاروق خان لغاری، اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے انہوں نے ایک شعر پڑھا تھا کہ:

رُتوں پہ بس نہ چلا ورنہ یہ وطن والے
فضائیں بیچتے نیلام رنگ و بو کرتے

جناب سپیکر! آج چشم فلک ایک عجیب نظارہ دیکھ رہی ہے کہ سردار اویس احمد خان لغاری defend کرنے چلے ہیں ان لوگوں کو جن کے بارے میں ان کے والد محترم کا یہ فرمان تھا۔

جناب سپیکر! چونکہ آپ کا تعلق بھی ساؤتھ پنجاب سے ہے اور میرا تعلق بھی ملتان سے ہے۔ میں سردار اویس احمد خان لغاری سے آپ کے توسط سے یہ سوال کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے آج تک کبھی یہ نہیں دیکھا کہ نشتر میڈیکل یونیورسٹی جو ساؤتھ پنجاب کا سب سے بڑا ہیلتھ کا ادارہ ہے وہاں 1700 بیڈز پر صرف 470 نرسیں کام کر رہی ہیں؟ وہاں پر 470 نرسیں 1700 لوگوں کو serve کرتی ہیں۔ سردار اویس احمد خان لغاری کی نظر اس بات پر نہیں پڑی کہ جناب یوسف رضا گیلانی نے اپنے دور میں "ملتان فیصل آباد موٹروے" کا منصوبہ شروع کیا تو وہ ایک تعصب کی وجہ سے پانچ سال تک پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکا۔ سردار اویس احمد خان لغاری کی نظر اس پر نہیں پڑی کہ ساؤتھ پنجاب آج بھی صاف پانی سے محروم ہے، ساؤتھ پنجاب کے لوگ آج بھی وہ پانی استعمال کر رہے ہیں جو نہ صرف لوگوں کو بیماریوں میں مبتلا کر رہا ہے بلکہ لوگوں میں عدم تحفظ پیدا کر رہا ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ لوگ جو تین دہائیوں سے انتظار میں ہیں اور یہاں میرے بھائی نے بڑی شاعری کی میں ان سے بھی ایک شعر کے ذریعے پوچھنا چاہتا ہوں۔

ظلم بچے جَن رہا کوچہ و بازار میں
عدل کو بھی صاحب اولاد ہونا چاہئے

جناب سپیکر! جب لوگ اقتدار میں ہوتے ہیں تو اُس وقت یہ بھول جاتے ہیں۔ ابھی یہ فرما رہے تھے کہ "کل ہم یہاں ہوں گے" شاید اب یہ یہاں کبھی نہ ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں پھر سردار اویس احمد خان اویس کو مخاطب کروں گا یہ بہت بڑی political family سے تعلق رکھتے ہیں مجھے ان کا ذاتی طور پر بڑا احترام ہے۔ ان کے بھائی صاحب کے بارے میں ایک ویڈیو وائرل ہوئی تھی کہ جب وہ campaign پر تھے تو کچھ لوگ ان سے question answer کر رہے تھے۔ میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حالات change ہو رہے ہیں، پاکستان change ہو رہا ہے۔ اب جو شخص deliver نہیں کرے گا وہ عوامی ردعمل کو face کرے گا۔ باتوں کی افیون اور لفظوں کے جادو سے جو قوم سوئی ہوئی تھی وہ اب جاگ گئی ہے۔ اب لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان تحریک انصاف، آج یہ جناب عمران خان کا نام تعصب کے ساتھ لیتے ہیں اور ابھی انہوں نے علیمہ خان صاحبہ کا نام لیا حالانکہ علیمہ خان صاحبہ کبھی کسی political

post پر نہیں رہیں اور ان کے پاس کوئی گورنمنٹ آفس نہیں رہا۔ اپنی باری میں تو رانا مشہود احمد خان کو بہت دیر ہوتی ہے میں بڑی عزت واحترام کے ساتھ کہہ رہا ہوں اور میں اپنے اپوزیشن کے دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ دور نہیں رہے گا۔ آج پاکستان کا بچہ بچہ 32 چینلز دیکھتا ہے اور اب یہ awareness کا دور ہے۔ آج آپ جو گندم بو رہے ہیں اس کو آپ نے کاٹنا ہے۔ ابھی تو پچھلی فصلوں کا حساب دینا ہے۔ حضور! آپ آگے کی طرف بڑھیں اب جناب عمران خان کو کام کرنے دیں۔ آپ کے تعصب زدہ لفظوں سے، آپ نہ چیئر کا احترام کرتے ہیں اور نہ Prime Minister of Pakistan کا احترام کرتے ہیں۔ آپ لفظوں کے جادو جگا کر سمجھتے ہیں کہ قوم بے وقوف ہے۔ قوم جاگ چکی ہے، قوم نے آپ کو تینوں صوبوں میں مسترد کر دیا۔ انشاء اللہ جب 2023 آئے گا تو یہ وقت ثابت کرے گا اور میں پورے دعوے سے کہہ رہا ہوں کہ جن کی نیتیں صاف ہوتی ہیں منزلیں ان کی طرف بڑھتی ہیں۔ جنہوں نے سیاست کو پیشہ وری کے لئے استعمال کیا ان لوگوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ سیاسی مجرم ہیں حالانکہ وہ سیاسی مجرم نہیں ہیں وہ نیب کے مجرم ہیں۔ نیب اِن کی بنائی ہوئی ہے اور ادارے اِن کے بنائے ہوئے ہیں۔ آج وہ وقت ہے کہ نشتر میڈیکل یونیورسٹی ملتان میں 32 faculties میں کوئی پروفیسر نہیں ہے اس وقت خادم اعلیٰ کہاں تھے؟ جب ساؤتھ پنجاب کے burn units کو اٹھا کر ملتان لے کر آ رہے تھے اس وقت خادم اعلیٰ کہاں تھے؟ جب ساؤتھ پنجاب کے بچے روتے تھے اور یہ صرف شو بازی کر کے ٹی وی چینل پر پروگرام کر کے دکھاتے تھے کہ ہم بہت کام کر رہے ہیں۔ میں اپنے اپوزیشن کے دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ---

جناب ڈپٹی سپیکر: قریشی صاحب! wind up کریں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! جناب عمران خان کے لوگ پڑھے لکھے ہیں۔ ہم بدتمیزی کا جواب بدتمیزی سے دے سکتے ہیں لیکن میں بتانا چاہوں گا کہ شاعر نے شاید انہی کے بارے میں کہا تھا کہ:

قرض ہو یا قرض کا احساس ہو
کچھ نہ کچھ تو آدمی کے پاس ہو

جناب سپیکر! لیکن شاید یہ ہر چیز سے عاری ہو چکے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ جب ہم باتیں کریں گے تو لوگ یقین کریں گے لیکن لوگ یقین نہیں کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! پہلے آپ کا نام call out کیا تھا but you are not present now?

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! I am sorry جب مجھے پتا چلا تو پھر میں آ گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں میں اب آپ کو floor دے رہا ہوں۔

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! شکریہ

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو رہی ہے اور پورے پنجاب کے لاکھوں مسائل لاء اینڈ آرڈر سے متعلق ہیں۔ اگر ممبران سے گزارش کر کے انہیں پابند کر دیا جائے کہ اپنے اپنے لیڈران کی تعریف کے راگ الاپنے کی بجائے اگر عوام کے مسائل پر بات کر لی جائے تو یہ ہم سب کے لئے بہتر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! ان کے بعد بات کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں تھوڑی دیر بات کروں گا کہ آپ لاء اینڈ آرڈر پر بحث کروا رہے ہیں یہاں نہ لاء منسٹر ہیں نہ آئی جی پنجاب گیلری میں موجود ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری ابھی بنے نہیں ہیں۔ کم از کم یہاں لاء منسٹر صاحب تو ہوں تاکہ جو ممبران اِدھر سے ہوں یا اُدھر سے ہوں وہ اپنے اپنے حوالے سے جو points raise کر رہے ہیں انہیں نوٹ کیا جائے۔ لاء اینڈ آرڈر کی بحث اس وقت تک نامکمل ہے جب تک لاء منسٹر یہاں نہ ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن!

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔**

ہم کل بھی سر داد صداقت کے امیں تھے
ہم آج بھی انکارِ حقیقت نہیں کرتے

جناب سپیکر! اس صوبہ پنجاب میں میاں محمد شہباز شریف نے دس سال تک یہاں کے لوگوں کی جس طرح خدمت کی اور یہاں جو good governances میاں محمد شہباز شریف کے دور میں تھی، آج پنجاب کی لاء اینڈ آرڈر situation دیکھئے، آج موجودہ حکمران جو اس وقت یہاں پر بیٹھے ہیں جو جعلی مینڈیٹ اور جعلی ووٹوں کی پیداوار ہیں، مانگی ہوئی بیسا کھیوں پر کھڑے ہوئے ہیں اور وہ کسی وقت بھی یہ مانگی ہوئی بیساکھیاں ان کے پیروں کے نیچے سے نکل سکتی ہیں۔ آج پنجاب میں جس طرح یہاں پر ایک IG کو change کیا گیا، جو یہاں پر پاکپتن کے DPO کے ساتھ کیا گیا اور جس طرح یہاں پر تھانوں میں جاکر حکمران جماعت کے ممبران بیٹھ کر اپنے حلقوں کے لوگوں کے ساتھ انتقامی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ میاں محمد شہباز شریف وہ شخصیت ہیں جنہوں نے اس صوبہ پنجاب میں ہر سیکٹر میں کام کیا، ایجوکیشن میں، ہیلتھ میں، infrastructure development کے لئے اس کے علاوہ ایگریکلچر اور لائیو سٹاک، کس کس سیکٹر کی بات کریں؟ نہ صرف پنجاب بلکہ آج خصوصاً پاکستان کے 18 کروڑ لوگ یہ دیکھ رہے ہیں کہ ایک شخص جس نے دن رات انتہائی ایمانداری سے کام کیا اور اپنی صحت کا خیال نہ کرتے ہوئے اس صوبے کی خدمت کی۔ آج اس کو جس بھونڈے انداز کے ساتھ جیل کی سلاخوں کے پیچھے نیب نے رکھا ہوا ہے ہم اس کی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کیا اس ملک میں کام کرنے والے لیڈروں کو جو اس ملک کی خدمت کرنے والے لیڈر ہیں۔

جناب سپیکر! میں پوچھتا ہوں کہ اس پاکستان میں جو میگا پراجیکٹس ہیں، اگر موٹروے بنی ہے یا یہ ملک ایٹمی طاقت بنا ہے یا اس ملک میں بڑے جو بھی پراجیکٹس بنے ہیں تو وہ صرف میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی بدولت ہیں۔ کوئی لیڈر ایسا نہیں آیا، یہاں پر بڑے بڑے ڈکٹیٹر آئے، بڑے بڑے لوگ آئے اور وہ جس طرح بیسا کھیوں پر چڑھ کر آئے اور بڑی باتیں، بڑے دعوے اور نعرے لگاتے رہے مگر کام اگر کسی نے کیا ہے اور deliver کیا ہے تو وہ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری قیادت اور ہماری جماعت کے ساتھ انتقامی کارروائیاں ہو رہی ہیں اور political victimization کی جا رہی ہے۔ الیکشن سے پہلے میاں محمد نواز شریف کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھیج دیا گیا اور سب نے دیکھا کہ اسی نیب کی عدالت کے جج نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ میاں محمد نواز شریف پر کرپشن کا کوئی چارج نہیں ہے، اب میاں محمد نواز شریف باہر ہیں اور وہ باعزت طور پر باہر آئے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میاں محمد شہباز شریف کو بلاتے صاف پانی کیس میں ہیں اور آشیانہ میں جو غریبوں کے لئے گھر بن رہے تھے نیب نے ان کو اس میں پابند سلاسل کر لیا ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ انتقامی کارروائیاں نہیں ہونی چاہئیں۔ اگر انہوں نے اس طرح انوسٹی گیشن کرنی ہے تو across the board ہونی چاہئیں جو لوگ ایوان کے اس طرف بیٹھے ہیں جو لوگ PTI کے ساتھ ہیں، جو لوگ (ق) لیگ کے ساتھ ہیں اور جو لوگ حکومت کے ساتھ ہیں ان کے لئے تو نیب نے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں مگر جو لوگ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ساتھ ہیں ان کے ساتھ انتقامی کارروائیاں ہو رہی ہیں اور ہمارے لوگوں کے ساتھ بھی انتقامی کارروائیاں کی جا رہی ہیں مگر یہ political victimization جتنی بھی کر لیں پاکستان کے لوگ دیکھ رہے ہیں، پاکستان کی عوام دیکھ رہے ہیں، پاکستان میں ایک ہی لیڈر ہے ایک ہی قائد ہے جس کے ساتھ پاکستان کے لوگ کھڑے ہوئے ہیں وہ میاں محمد نواز شریف ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جب بھی اس ملک میں free and fair elections ہوں گے تو کوئی PTI نہیں نظر آئے گی یہ لوگ تو establishment کے گھوڑے پر بیٹھ کر ان اسمبلیوں میں پہنچ گئے ہیں مگر عوام کا لیڈر آج بھی میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف ہے۔ ان کے خلاف انتقامی کارروائیاں جتنی کرنی ہیں کر لو جو کرنا ہے کر لو انشاء اللہ تعالیٰ، انشاء اللہ تعالیٰ جب ہم چاہیں، کیونکہ نہ او پر قومی اسمبلی میں اتنی majority ہے اور نہ ہی اس ایوان میں اتنی majority ہے حکومت کو change کیا جا سکتا ہے مگر ہم چاہتے ہیں اور ہم ٹائم دے رہے ہیں ہم کنٹینرز پر نہیں چڑھ رہے ہم ان سے یہ کہنا چاہتے ہیں یہ اپنا ذہن اور دماغ کھولیں یہ ٹھیک ہوں اور یہ اس وقت حکومت میں ہیں سارے لوٹے اور لٹیرے اکٹھے کر کے PTI میں شامل کر لئے گئے۔ یہ لوٹے اور لٹیرے ابھی بھی سمجھتے یہی ہیں کہ کنٹینر پر کھڑے ہو کر بات کر رہے ہیں اب یہاں پر کنٹینر نہیں ہے ہم 100 دن آپ کے دیکھ رہے ہیں کہاں ہیں وہ پچاس ہزار گھر، وہ ایک لاکھ نوکریاں، آج مہنگائی کا طوفان آیا ہوا ہے پٹرول مہنگا کر دیا، بجلی مہنگی کر دی اور گیس مہنگی کر دی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! thank you be seated! محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم جیلوں سے نہیں گھبراتے۔۔۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں نے کوئی تقریر نہیں کرنی۔ آج جو تقریروں کا لب لباب ہے اس کے حوالے سے میں صرف چار لفظ بولوں گی۔ ذرا توجہ فرمائیے گا۔

کردیا جب ضمیر کا سودا
تجھ کو جائز نہیں گلہ کرنا
اپنی مٹی فروخت کرتا ہے
اور کہتا ہے پھر دعا کرنا
شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد اشرف رسول!

جناب محمد اشرف رسول: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جواب دے نہ سکے جس کا دو جہاں ساگر
کسی غریب کے دل کا سوال ہوتا ہے

جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کی بات ہو رہی تھی۔ میں یہ نہیں دہراؤں گا کہ IG کیوں change ہوا۔ میں یہ پوچھتا ہوں اور میں صرف پنجاب کی بات کروں گا کہ جب یہ جلسے جلسوں نکلے، جب لبیک میدان میں آیا اور آپ کا پرائم منسٹر تقریر تو کر گیا کہ کہاں سے گولہ آئے گا اور کہاں لگے گا پھر آپ لوگ چار دن کہاں غائب ہو گئے تھے اور آپ نے پھر کہا کہ یہ چھوٹا طبقہ ہے یہ چھوٹے لوگ ہیں لیکن آپ پھر ان کے سامنے surrender ہوئے اور آج کیوں مہنگائی بڑھ رہی ہے؟ لاء اینڈ آرڈر کیوں خراب ہو رہا ہے کہ آپ لوگ ابھی بھی کنٹینر کے منہ سے باہر نہیں آئے ہیں۔ آپ نے اپنا نام نہاد قد بڑھانے کے لئے نیب کے ساتھ اتحاد آج نہیں کیا مجھے date کا بھی پتا ہے جب اتحاد کیا تھا آپ نے ایسے وزیر اعلیٰ کو بند کیا کہ میں نے ایک آٹھ سالہ بچی سے سنا جب وہ نیب کے دفتر کے آگے سے گزر رہی تھی تو اس کی آنکھوں میں آنسو تھے، جس نے یہ موٹروے بنایا جس نے یہ سڑک بنوائی جس نے دانش سکولز بنوائے جس نے پنجاب کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں

مفت دوائی دی اس کو کس بات کی سزا یہ لوگ دیتے ہیں اور غریب کی خدمت کرنا، غریب کی مدد کرنا اور غریب کا ساتھ دینا میاں محمد شہباز شریف کا گناہ ہے تو (ن) لیگ نہیں بلکہ اس پنجاب کا ہر بچہ ہر بوڑھا اور ہر نوجوان یہ گناہ کرے گا کرے گا۔

جناب سپیکر! چاہئے تو یہ تھا کہ منسٹر صاحب نے ہمارے دوست پر ایک الزام لگایا تھا تو آج وہ بیٹھ کر سنتے میں on the floor of the House یہ کہہ رہا ہوں کہ الیکشن میں آپ کے جن اداروں کے کندھوں پر چڑھ کر آئے ہیں ان کے establishment ظلم دیکھنے ہیں میرا حلقہ فیروزوالا ہے لوگ شیخوپورہ کو سمجھتے تھے کہ یہ کریمنل ایریا ہے۔

جناب سپیکر! میں دس سال سے وہاں سے ایم پی اے ہوں۔ میں نے بتایا ہے کہ یہ شریفوں کا ایریا ہے اور یہ شریف لوگوں کا ہے تو آج وہاں میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے دور میں سات یونیورسٹیوں کے campuses قائم ہوئے۔ جیسے سردار اویس احمد خان لغاری نے کہا کہ expertise احتساب کی بات کرتے ہیں تو کیا آپ کے ڈی جی نیب لاہور جس کی ڈگری کو establishment division نے جعلی قرار نہیں دیا؟ خدا کی قسم میں یہ ایوان چھوڑ کر چلا جاؤں گا یہ میرا کھلا چیلنج ہے اور اس سے پہلے جو ڈی جی نیب تھا جس نے یہ سارا کام شروع کیا تھا آپ نے اس کو ایل ڈی اے کے بورڈ کا ڈائریکٹر لگا دیا ہے یہ کھلا تضاد ہے۔ پی ٹی آئی اور نیب کا ایک ایسا اتحاد بن چکا ہے جو اس ملک کو تباہ کرنا چاہتا ہے انہوں نے معیشت کو ٹھیک کرنے کی بجائے رونا دھونا شروع کرر کھا ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Please wind up

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر!

اس ظلم کو سب نے دیکھ لیا جو تم نے سر بازار کیا
اس جبر کو دنیا کیا جانے جو تم نے پس دیوار کیا

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you. The time is over, the House is prorogued.

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(27)/2018/1873. Dated: 8th November, 2018. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54, read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Parvez Elahi, *Speaker*,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Assembly w.e.f. Thursday, November 8th, 2018 after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Lahore | **PARVEZ ELAHI**
Dated: November 8th, 2018 | ***SPEAKER"***

INDEX

PAGE NO.

A

ABDUL HAYE DASTI, MR. *(Advisor to Chief Minister)*

Resolution REGARDING-

-Condemnation of disgusting statement given by Nehal Hashmi against Pakistan Army 121

ABIDA BIBI, MS.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for 2018-19 179

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-

-16th October, 2018 3

-19th October, 2018 33

-22nd October, 2018 73

-23rd October, 2018 113

-24th October, 2018 161

-25th October, 2018 195

-8th November, 2018 237

AHMAD KHAN, MR.

-Oath of office 11

AHMAD ALI KHAN DARISHAK, SARDAR

DISCUSSION On-

-Annual Budget for 2018-19 106

-Law and order 295

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for 2018-19 186

ANNOUNCEMENT regarding-

-Sitting plan for MPAs 11

AUTHORITIES-

-Of the House 5, 239

AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI, SARDAR

-Oath of office 165

DISCUSSION On-

-Law and order 266

B

BILAL ASGHAR, CHAUDHARY

-Oath of office 77

BILLS-

-The Punjab Finance Bill, 2018 *(Introduced in the House)* 27

	PAGE NO.
-The Punjab Finance Bill, 2018 (Bill No. 27 of 2018) *(Considered and passed by the House)*	227-229
BUDGET-	
-General discussion on Annual Budget for the year 2018-19	51-68,97-109,122-158,168-191
-Speech for financial year 2018-19	12-26

C

CABINET-	
-Of the Punjab	5, 239

	PAGE NO.
D	
Demands for grants for the year 2018-19 REGARDING-	219
-Administration of Justice	209-211
-Agriculture	217
-Charges on account of Motor Vehicles Acts	224
-Civil Defence	222
-Civil Works	221
-Co-Operation	222
-Communications	226
-Development	211-213
-Education	220
-Fisheries	217
-Forests	218
-General Administration	227
-Government Buildings	207-209
-Health Services	213-215
-Housing and Physical Planning	221
-Industries	225
-Investment	218
-Irrigation and Land Reclamation	226
-Irrigation Works	219
-Jails and convicts settlements	216
-Land Revenue	225
-Loans to Government Servants	227
-Loans to Municipalities/Autonomous Bodies etc.	223
-Miscellaneous	221
-Miscellaneous Departments	219
-Museums	215
-Opium	218
-Other Taxes and Duties	223
-Pension	205-207
-Police	216
-Provincial Excise	220
-Public Health	217
-Registration	
	222
-Relief	226
-Roads and Bridges	216
-Stamps	224
-State trading in food grains and sugar	225
-State trade in medical stores and coal	223
-Stationery and Printing	223

	PAGE NO.
-Subsidies	220
-Veterinary	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for 2018-19	51-68,97-109,122-158,168-191
-Law and order	266-313

F

FAISAL HAYAT, MR. *(Advisor to Chief Minister)*	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for 2018-19	168
FARAH AGHA, MS.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for 2018-19	156
FAROOQ AMANULLAH DRESHAK, SARDAR	
Privilege motion REGARDING-	85
-IMPROPER WORDS OF LEADER OF OPPOSITION ABOUT MR. SPEAKER	
Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-	117
-For martyrs of road accident at Ghazi Ghat Dera Ghazi Khan	
-For the martyred distinguished relegious and political personality Molana Sami-ul-Haq	248
FAWAZ AHMAD, MR.	
-OATH OF OFFICE	77
FAYAZ-UL-HASAN CHOHAN, MR. *(Minister for Information & Culture)*	
DISCUSSION On-	
-LAW AND ORDER	283
point of order REGARDING-	42
-CONDEMNATION OF ATTACK UPON MR. SPEAKER AND ASSEMBLY STAFF BY OPPOSITION MEMBER IN THE HOUSE	91
Privilege motion REGARDING-	
-Improper words of Leader of Opposition about Mr. Speaker	

G

GHAZANFAR ABBAS SHAH, MR.	

PAGE NO.

DISCUSSION On-
-Annual Budget for 2018-19 103

H

HASHIM JAWAN BAKHT, MAKHDOOM *(Minister for Finance)*
BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Finance Bill, 2018 27, 217
BUDGET-
-Speech for financial year 2018-19 12-26
DISCUSSION On-
-Annual Budget for 2018-19 188
SCHEDULE OF-
-Annual Budget for the year 2018-19 *(Presented in the House)* 27
-Authorized expenditures for the year 2018-19 *(Presented in the House)* 229
HASSAN MURTAZA, SYED

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-
-For the martyred distinguished relegious and political personality Molana Sami-ul-Haq 253

I

IFTIKHAR AHMED KHAN, MR.
-Oath of office 165
IRFAN AQEEL DAULTANA, MIAN
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 22nd October, 2018 103
ISHRAT ASHRAF, MS.
DISCUSSION On-
-Law and order 287

J

JAFFAR ALI, MR.
-Oath of office 165
JALIL AHMED, MIAN

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-
-For the martyred distinguished relegious and political personality Molana Sami-ul-Haq 254
JAVED KAUSAR, MR.

PAGE NO.

DISCUSSION On-
-Annual Budget for 2018-19 178

K

KHADIJA UMER, MS.
DISCUSSION On- 154
-ANNUAL BUDGET FOR 2018-19 89
Privilege motion REGARDING-
-Improper words of Leader of Opposition about Mr. Speaker
KHALIL TAHIR SINDHU, MR.
DISCUSSION On-
-Law and order 303
KHAWAR ALI SHAH, SYED
Privilege motion REGARDING- 97
-Improper words of Leader of Opposition about Mr. Speaker

L

LAW AND ORDER-
-Discussion on 266-313

M

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA
DISCUSSION On- 281
-LAW AND ORDER
Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 252
-For the martyred distinguished relegious and political personality Molana Sami-ul-Haq
MINISTER FOR ENERGY
-See under Muhammad Akhtar, Mr.
MINISTER FOR FINANCE
-See under Hashim Jawan Bakht, Makhdoom
MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian
MINISTER FOR INFORMATION & CULTURE

PAGE NO.

-See under Fayaz-ul-Hasan Chohan, Mr.
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.
MINISTER FOR PUBLIC PROSECUTION
-See under Zaheer Ud Din, Ch.
MOMINA WAHEED, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for 2018-19 182

MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 119
MUHAMMAD AAMIR NAWAZ KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for 2018-19 104
MUHAMMAD AFZAL, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for 2018-19 54
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK
DISCUSSION On-
-Law and order 276
MUHAMMAD AKHTAR, MR. *(Minister for Energy)*

Privilege motion REGARDING- 85
-Improper words of Leader of Opposition about Mr. Speaker
MUHAMMAD ASHRAF KHAN RIND, MR
DISCUSSION On-
-Annual Budget for 2018-19 63
MUHAMMAD ASHRAF RASOOL, MR.
DISCUSSION On-
-Law and order 312
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*
DISCUSSION On-
-Law and order 273
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 119

points of order REGARDING-
-Condemnation of attack upon Mr. Speaker and Assembly Staff by Opposition Member in the House 46
50

PAGE NO.

-Demand to recall the Members of Opposition in the House 92

Privilege motion REGARDING-

-Improper words of Leader of Opposition about Mr. Speaker 256

Resolution REGARDING-

-Expression of deep grief and sorrow on murder of the distinguished religious and political personality Molana Sami-ul-Haq 117

SPECIAL COMMITTEES-

-Constitution of special committee for looking into the matter of Privilege motion moved by Mr. Sajid Ahmed Khan 165

-Constitution of special committee No. 2 for inquiry into the irregularities in development projects started in 2007-08 245

SUSPENSION OF RULES-

-Motion for suspension of rules for presentation of a resolution

MUHAMMAD LATASUB SATTI, MR.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for 2018-19 135

MUHAMMAD MOAVIA, MR.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for 2018-19 129

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-

-For the martyred distinguished relegious and political personality 248

MOLANA SAMI-UL-HAQ 49

point of order REGARDING-

-Demand to recall the Members of Opposition in the House

MUHAMMAD NADEEM QURESHI, MR.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for 2018-19 145

-Law and order 306

MUHAMMAD RAZA HUSSAIN BUKHARI, MR.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for 2018-19 65

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-19th October, 2018 37, 66

-22nd October, 2018 105

-23rd October, 2018 153

MUJTABA SHUJA UR REHMAN, MR.

PAGE NO.

DISCUSSION On-
-Law and order 310
MUMTAZ ALI, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for 2018-19 51
MUNAWAR HUSSAIN, RANA

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-
-For the martyred distinguished relegious and political personality Molana Sami-ul-Haq 248
MUSSARAT JAMSHED, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for 2018-19 171

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-16th October, 2018 10
-19th October, 2018 36
-22nd October, 2018 76
-23rd October, 2018 116
-24th October, 2018 164
-25th October, 2018 204
-8th November, 2018 244
NABEEL AHMAD, RAIS
DISCUSSION On-
-Annual Budget for 2018-19 185
NASIR MAHMOOD, MR.
-Oath of office 165
NAZIR AHMAD CHOHAN, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for 2018-19 124
NEELUM HAYAT MALIK, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for 2018-19 176
NOTIFICATIONS of-
-Acting Speaker 31 ,71
-Appointment of time and date for presentation of Annual Budget for the year 2018-19 1

PAGE NO.

-Prorogation of 3rd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 16th October, 2018 232
-Prorogation of 4th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 8th November, 2018 314
-Summoning of 3rd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 16th October, 2018 1
-Summoning of 4th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 8th November, 2018 235

O

OATH OF OFFICE by-

-Ahmad Khan, Mr. (PP-87)
-Awais Ahmad Khan Laghari, Sardar (PP-292) 11
-Bilal Asghar, Chaudhary (PP-118) 165
-Fawaz Ahmad, Mr. (PP-261) 77
-Iftikhar Ahmed Khan, Mr. (PP-3) 77
-Jaffar Ali, Mr. (PP-103) 165
-Nasir Mahmood, Mr. (PP-27) 165
-Qasim Abbas Khan, Mr. (PP-222) 165
-Saif Ul Malook Khokhar, Malik (PP-165) 165
-Sohail Shoukat Butt, Mr. (PP-164) 77
-Sumsam Ali Shah Bukhari, Syed (PP-201) 165
-Zahara Batool, Ms. (PP-272) 165
37
37

OFFICERS-

-Of the House

7, 241

PAGE NO.

P

Panel of Chairmen-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 3rd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 16th October, 2018 11
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 4th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 8th November, 2018 245

points of order REGARDING-
-Condemnation of attack upon Mr. Speaker and Assembly Staff by Opposition Member in the House 38
-Demand to recall the Members of Opposition in the House 49
-Disgusting statement of Ex-Senator Nehal Hashmi about Pakistan Army 79

Privilege motion REGARDING- 77
-IMPROPER WORDS OF LEADER OF OPPOSITION ABOUT MR. SPEAKER

Prorogation-
-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 3RD SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY of the Punjab commenced on 16th October, 2018 232
-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 4TH SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY of the Punjab commenced on 8th November, 2018 314

Q

Qasim Abbas Khan, Mr. 77
-Oath of office
QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-19th October, 2018 37,66
-22nd October, 2018 103,105
-23rd October, 2018 153

PAGE NO.

R

RASHIDA KHANAM, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for 2018-19 150

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-16th October, 2018 9
-19th October, 2018 35
-22nd October, 2018 75
-23rd October, 2018 115
-24th October, 2018 163
-25th October, 2018 203
-8th November, 2018 243

Resolutions REGARDING-
-Condemnation of disgusting statement given by Nehal Hashmi against Pakistan Army 120
-Expression of deep grief and sorrow on murder of the distinguished religious and political personality Molana Sami-ul-Haq 246

S

SABEEN GUL KHAN, MS.

Privilege motion REGARDING- 88
-Improper words of Leader of Opposition about Mr. Speaker

SABRINA JAVAID, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for 2018-19 66

SAEED AKBAR KHAN, MR.

point of order REGARDING-
-Condemnation of attack upon Mr. Speaker and Assembly Staff by Opposition Member in the House 45

Privilege motion REGARDING- 82
-Improper words of Leader of Opposition about Mr. Speaker

SAIF UL MALOOK KHOKHAR, MALIK
-Oath of office 165

PAGE NO.

SAJID AHMED KHAN, MR.
Privilege motion REGARDING- 77, 80
-Improper words of Leader of Opposition about Mr. Speaker
SAMI ULLAH KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-Law and order 292
SCHEDULE OF-
-Annual Budget for the year 2018-19 *(Presented in the House)* 27
-Authorized expenditures for the year 2018-19 *(Presented in the House)* 229
SHAFI MUHAMMAD, MIAN
Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 117
-For martyrs of road accident at Ghazi Ghat Dera Ghazi Khan
SHAHAB-UD-DIN KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR 2018-19 98
-Law and order 290
Privilege motion REGARDING- 81
-Improper words of Leader of Opposition about Mr. Speaker
SHAHBAZ AHMAD, MR. (PP-130)
DISCUSSION On-
-Annual Budget for 2018-19 153
SHAHEEN RAZA, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for 2018-19 142
SHAHIDA AHMED, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for 2018-19 122
SHAZIA ABID, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for 2018-19 157
SOHAIL SHOUKAT BUTT, MR.
-Oath of office 165
SPECIAL COMMITTEES-
-Constitution of special committee for looking into the matter of Privilege motion moved by Mr. Sajid Ahmed Khan 117
-Constitution of special committee No. 2 for inquiry into the irregularities in development projects started in 2007-08 165
SUMMONING-
-Notification of summoning of 3rd session of 17th Provincial Assembly

PAGE NO.

of the Punjab commenced on 16th October, 2018
-Notification of summoning of 4th session of 17th Provincial Assembly 1
of the Punjab commenced on 8th November, 2018
235

SUMSAM ALI SHAH BUKHARI, SYED
-Oath of office
37

SUSPENSION OF RULES-
-Motion for suspension of rules for presentation of a resolution
245

U

UMAR FAROOQ, MR. *(Special Assistant to Chief Minister)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for 2018-19
127

UMER TANVEER, MR.

Privilege motion REGARDING-
-Improper words of Leader of Opposition about Mr. Speaker
87

USMAN MEHMOOD, SYED
DISCUSSION On-
-Law and order
297

UZMA KARDAR, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for 2018-19
59

W

WASEEM KHAN BADOZAI, NAWABZADA
DISCUSSION On-
-Annual Budget for 2018-19
149

PAGE NO.

Y

YAWAR ABBAS BUKHARI, SYED

Privilege motion REGARDING-

-Improper words of Leader of Opposition about Mr. Speaker 83

YAWAR KAMAL KHAN, RAJA

DISCUSSION On-

-Annual Budget for 2018-19 174

Z

ZAHARA BATOOL, MS.

-Oath of office 37

ZAHEER UD DIN, CH. *(Minister for Public Prosecution)*

DISCUSSION On-

-ANNUAL BUDGET FOR 2018-19 145, 278

-Law and order 38

points of order REGARDING-

-CONDEMNATION OF ATTACK UPON MR. SPEAKER AND ASSEMBLY STAFF BY OPPOSITION MEMBER IN THE HOUSE 79

-Disgusting statement of Ex-Senator Nehal Hashmi about Pakistan Army 120

Resolution REGARDING-

-Condemnation of disgusting statement given by Nehal Hashmi against Pakistan Army

ZAHOOR AHMAD, RAI

DISCUSSION On-

-Annual Budget for 2018-19 97

ZAINAB UMAIR, MS.

DISCUSSION On-

-Law and order 300